مختلف کیٹیگریز میں ڈھیر سارے مکمل ناول پڑھنے کیلئے ہمارا یہ واٹس ایپ چینل جوائن کیجئے

👇 👇 👇 👇

[Classic Urdu Material WhatsApp Channel](#)

ڈیئر ریڈرز اگر آپ سے لنکس اوپن نہیں ہو رہے تو آپ ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر جا کر ان تمام لنکس کو ڈاؤنلوڈ کر سکتے ہیں۔

آپ کو ہماری ویب سائٹ کلاسک اردو میٹریل پر ہر قسم کے ناولز مل جائیں گے ویب سائٹ لنک نیچے ہے کلک کیجیے

https://classicurdumaterial.com/

ایف بی کے کچھ ایشوز کی وجہ سے بعض اوقات ایف بی پر لنکس اوپن نہیں ہوتے۔ یہ تمام لنکس آپ کو ہمارے کلاسک وٹس ایپ چینل پر مل جائیں گے۔ چینل کا لنک اوپر دیا گیا ہے آپ اُس پر کلک کریں اور چینل کو فالو کریں اور ڈھیر سارے ناولز ڈاؤنلوڈ کریں

اور اگر آپ آڈیو ناول سننا پسند کرتے ہیں تو ہمارے آڈیو ناول یوٹیوب چینل کو سبسکرائب کیجیے لنک نیچے ہے

Classic Urdu Novels

کلاسک اردو میٹریل کارپوریشن

ویران زندگی

جمیلہ نواب

"رابعہ ؟؟؟؟؟"

"ارے اٹھو بھی.....میں بازار جا رہی ہوں تمہارے ابو اور بھائی آتے ہی ہونگے فیکٹری سے۔۔۔۔ کھانا پوچھ لینا ان کو۔۔۔۔پکا کر رکھ دیا ہے۔۔۔"

پروین بیگم بڑی سی چادر اوڑھ کر بٹوے میں رقم کا اطمینان کرتی ہوئیں جلدی میں بولی تھیں

"اچھا۔۔۔آپ جائیں۔۔۔۔"

رابعہ کی نیند میں ڈوبی ہوئی آواز کمفرٹر کے اندر سے آئی تھی

"اور اے۔سی بند کر دیا کرو ساری ساری رات بھی چلتا ہے ابھی دن میں پھر فل لگا کر لیٹ گئی ہو"

پروین بیگم ریموٹ سے اے۔سی بند کرتے ہوئے غصے سے بولی تھیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"توبہ ہے امی۔۔۔۔۔ مجال ہے جو بیٹی کو آرام کرتا دیکھ خوشی مل جائے آپ کو۔۔۔میں سوچتی ہوں میری ساس کیا کرے گی۔۔۔ آپ نے تو کچھ ان کے لئے چھوڑا ہی نہیں۔۔۔"

رابعہ کمفرٹر اپنے ارد گرد گھما کر سیدھا اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

"چلیں جائیں اب۔۔۔میں ابو اور بھائی کو دیکھ لوں گی۔۔۔ آپ جائیں اپنی دوست بشری کے پاس اور کریں شاپنگ۔۔۔۔ایک تو مجھے یہ سمجھ نہیں آتا اب کدو دال لینے کون دوستوں کے ساتھ جاتا ہے ۔۔۔۔"

رابعہ نے ماں کو دروازہ تک ہاتھ سے پکڑ کر لے جاتے ہوئے تنک کر کہا تھا۔۔۔

"جب تیرا اپنا گھر ہو گا نا پھر پوچھوں گی۔۔بچت کتنی ضروری ہے۔۔"

پروین بیگم نے جوابی حملہ کیا تھا

"امی۔۔۔اگر میرا شوہر فیکٹری کا مالک ہوا نا آپ کی طرح میں تو دس کی جگہ سودے کر آؤں گی۔۔ بیچارے سبزی والے کو جیسے آپ پانچ پانچ کے لئے ذلیل کرتی ہیں"

رابعہ نے اپنی دونوں چوٹیاں آگے کرتے ہوئے مزے سے کہا تھا

"ابھی میں جلدی میں ہوں بشری میری راہ دیکھ رہی ہے آکر زبان کاٹتی ہوں میں تمہاری۔۔۔۔رابی جوا ییییییییی لمبی ہو گئی ہے"

پروین بیگم نے باقاعدہ ہاتھ سے ناپ کر کہا تھا

آآآآآآں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

رابی نے زبان نکال کر دیکھائی تھی۔۔۔

"میرا خیال ہے پہلے یہ کام زیادہ ضروری ہے"

پروین بیگم نے دوپٹہ سر سے اتارا اور دروازہ بند کرتے ہوئے کہا تھا

"ارے۔۔۔۔۔ارے نہیں امو۔۔۔۔ چلیں سوری۔۔۔"

رابی نے ان کو دوبارہ باہر کی طرف دھکیلا تھا

پروین بیگم بیٹی کو پیار کرتی ہوئی ہنستی ہوئی چلی گئی تھیں۔۔

گھر کا ہر کام پروین بیگم خود کیا کرتی تھیں آج بھی رابی کے پاس میوزک سننے کے علاوہ کچھ کرنے کو نہیں تھا وہ دونوں کانوں میں ہینڈ فری لگا کر چھت پر آگئی تھی اب وہ گانے سنتے ہوئے مزے سے واک کر رہی تھی۔۔۔

موسم اچھا تھا فلحال دھوپ نہیں تھی بادلوں نے سورج کے آگے دھرنا دے رکھا تھا۔۔۔۔

بامشکل دس منٹ گزرے ہوں گے جب ایک پتھر رابی کی بازو کے ساتھ ٹکڑایا تھا

رابی نے نے گھبر اکر گھر کے دروازے کی طرف دیکھا تھا جہاں ایک خوبصورت نوجوان جس کی عمر لگ بھگ 35 سال ہوگی۔۔۔اس نے رابی کو نیچے آنے کا اشارہ کیا تھا

رابی نے ہینڈ فری نکال کر دوپٹہ سر پر لے کر نیچے کا رخ کیا تھا وہ دروازہ کھول کر اب سامنے کھڑی تھی اس نے فقط سر ہلا کر اور آنکھوں سے آنے والے سے سوال کیا تھا

"السلام علیکم۔۔۔۔گڑیا۔۔۔"

اس پر رابی نے اپنے ارد گرد دیکھ کر گڑیا کو ڈھونڈھ تھا سامنے کھڑا شخص اس کی معصومیت پر مسکرایا تھا

"میرا نام زوہیب ہے میں آپ کے تایا ابو کا اکلوتا بیٹا ہوں۔۔۔۔دو دن ہوئے دوبئ سے آیا ہوں ۔۔۔چاچو نے کہا میرے گھر کے ہوتے تم کسی ہوٹل میں نہیں روکوں گے۔۔۔تم رابی ہو نا؟؟؟"

"وعلیکم السلام۔۔۔جی۔۔۔"

رابعہ نے فوراجواب دیا تھا

"کیا میں اندر۔۔آسکتا۔۔۔۔۔۔۔ہوں۔۔۔"

زوہیب کا جملہ مکمل ہونے سے پہلے ہی رابی نے پیچھے ہٹ کر پورادروازہ کھول دیا تھا

وہ اسے ٹی۔وی لاؤنج میں بیٹھا کر فریج سے ٹھنڈی بوتل نکال کر لائی تھی۔۔۔

بنا کسی گلاس کے بوتل دیکھ کر زوہیب نے حیرت سے رابی کی طرف دیکھا تھا جو آرام سے سامنے پڑے صوفے پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ چکی تھی

زوہیب خود سے کچن سے گلاس اٹھا لایا تھا اسے کچن ڈھونڈنے میں کسی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا

"تم آج بھی بلکل نہیں بدلی گڑیا، وہ ہی لاپروائی"

وہ ایک سپ لے کر اسے سر تا پیر بچوں کی طرح پر سکون سا بیٹھا دیکھ کر بولا تھا

"لاپروائی کا تمغہ لے کر رابی گویا ہوش میں آئی تھی، ارے۔۔۔باپ رے یہ میں نے کیا کر دیا۔۔ چلیں اٹھیں۔۔۔۔۔آپ کے پاس آخر کیا ثبوت ہے کہ آپ میرے تایا صفدر کے اکلوتے سپوت ہیں؟؟؟ جو منہ اٹھا کر میں نے آپ کو بیٹھا دیا ہے۔۔۔واہ واہ۔۔۔اپ کے بھی کیا کہنے اور آپ بیٹھ بھی گئے۔۔۔اور تو اور کچن سے گلاس نکال کر بوتل بھی پی رہیں ہیں۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر اپنی عقل پر ماتم کرنے لگی تھی

"امی نے کہا تھا ابو اور بھائی کے علاوہ کبھی بھی کسی میل کو گھر میں نا اندر آنے دینا۔۔۔اور وہ بھی اکیلے میں خاص طور پر"

"ارے یہ کیا کر دیا۔۔۔رابی۔،۔۔تو تو گئی آج۔۔۔امی نہیں بخشنے والی آج مجھے۔۔۔"

وہ تیزی سے اٹھی اور زوہیب کے ہاتھ سے گلاس رکھ کر اسے جانے کا اشارہ کیا

وہ اپنا ایک مختصر سا بیگ اٹھا کر گھر سے باہر آ گیا تھا رابی نے کھٹاک سے دروازہ بند کیا تھا وہ ہینڈ فری لگا کر دوبارہ اوپر جانے کو تھی جب دروازے پر گاڑی رکنے کی آواز آئی تھی ساتھ ہی دروازے پر دستک ہوئی تھی

وہ دوپٹہ ٹھیک کرتی وہاں آئی تھی

"جی کون ؟؟؟ کوئی نہیں گھر پر میرے علاوہ آپ جو بھی ہیں"

اپنی سمجھداری پر وہ دل ہی دل میں نہال ہوئی تھی

"دروازہ کھولیں آپی ہم ہیں"

رابی سے پانچ سال چھوٹے وقار کی آواز آئی تھی جو عمر میں 18 کے لگ بھگ تھا اس نے ایف۔اے کے امتحانات کے بعد تعلیم چھوڑ کر باپ کے ساتھ فیکٹری جانا شروع کر دیا تھا

رابی نے مزید اچھے سے دوپٹہ لے کر نہایت ادب سے دروازہ کھولا تھا ہینڈ فری چھپا کر اب وہ بہت شریفانہ انداز اپنائے ہوئے تھی

"آپی آ لینے دیں اج اموں کو آپ کی ٹیونگ تو آج میں کرواؤں گا نا"

وقار باپ اور زوہیب کے ہمراہ اندر آیا تھا باپ نے شفقت سے سر پر ہاتھ رکھا تھا جبکہ زوہیب نے اس کا پیلا پڑتا چہرہ دیکھ کر اپنے چہرے پر ہاتھ سے مسکرانے کا سائن بنایا تھا وہ تینوں اندر جا چکے تھے رابی بھی دروازہ بند کر کے اندر آگئی تھی اب وہ سب کے لئے کھانا گرم کر رہی تھی

سالن اون میں رکھ کر وہ روٹی توے پر گرم کر رہی تھی جب وقار وہاں آیا تھا

"آپی یہ زوہیب بھائی ہیں اپنی سعدیہ باجی کے شوہر۔۔۔ایک ہفتہ یہی گزارے گے"

وقار نے فریج سے پانی نکال کر پیتے پیتے گویا خبر دی تھی

"تو میں کیا کروں؟؟؟"میری بلا سے"

رابی نے غصے سے کہا تھا

"اور اموں کو تم کیا بتاؤ گے؟؟؟یاد رکھنا میں منہ توڑ دوں گی تمہارا وقار۔۔۔اموکو تو ویسے ہی میرے ساتھ چھتیس کا آکڑا ہے"

وہ اداس ہوئی تھی

"وہ تو وہ آتی ہیں تو وووو۔۔۔۔عدالت لگواتا ہوں میں"

وقار دو انگلیاں اپنی آنکھوں سے اس کی آنکھوں کی طرف بڑھا کر دیکھ لوں گا کا سائن بنا کر باہر نکلا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ارے۔۔۔کہیں۔۔۔زوہیب بھائی نے یہ تو نہیں بتا دیا میں نے ان کو اندر بیٹھا دیا تھا؟؟ضرور ان کی ہی کرتوت ہے یہ۔۔۔چل بچو۔۔۔اس انکل جی کا بھی کچھ کرتی ہوں میں۔۔۔بس ثابت ہو جائے ان پر یہ الزام۔۔۔"

وہ حتمی فیصلہ کرتی اب کھانا لگا رہی تھی خاموشی سے کھانا کھایا گیا تھا وہ برتن سمیٹ رہی تھی اتنے میں پروین بیگم ایک ہاتھ میں شاپر پکڑے گرمی سے ہانپتے ہوئے اندر آئی تھیں زوہیب کو دیکھ کر وہ خوشی سے پھولی نہیں سما رہی تھیں وہ بہت گرم جوشی سے ملی تھیں۔۔

"ارے میرا بچہ۔۔۔میری نائلہ کی آخری نشانی"

پروین بیگم اپنی مرحومہ بہن جو کہ رشتے میں ان کی جیٹھانی بھی تھیں ان کے ذکر پر آبدیدہ ہو گئی تھیں۔۔۔

زوہیب نے ان کو اپنے ساتھ ہی بیٹھا لیا تھا رابی دونوں چوٹیاں گھوماتی ماں کے لئے ٹھنڈہ پانی لے کر آئی تھی

"بیٹا سعدیہ کی سناؤ اس سے مل لیا؟؟؟کیسی ہے وہ ماشاء اللہ بہت سعادت مند بچی ہے۔۔۔بہت صابر۔۔۔مجال ہے جو بھائی بھابھیوں کو ذرا بھی شکایت کا موقع دیتی ہو جب بھی جاتی ہوں کبھی بچوں کو پڑھا رہی ہوتی ہے کبھی گھر کا کوئی کام۔۔۔۔آئے ہائے....بن ماں باپ کی بچی ہے۔۔۔بیٹا ہو سکے تو ساتھ

لے جاؤ اس بار۔۔۔۔۔بہت چپ چپ رہتی ہے۔۔۔ساتھ لے چلو اب تو پانچ سال ہونے کو ہیں تمہارے نکاح کو۔۔۔ہاں نہیں تو زوہیب بیٹا؟؟؟؟"

پروین بیگم نے رابی کو لایا ہوا سامان لے کر جانے کا اشارہ کر کے زوہیب کو دیکھا تھا

"جی چاچی۔۔۔۔بس اسی سلسلے میں پہلے آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔۔۔۔میرے بڑے تو آپ ہی ہیں۔۔۔میں چاہتا ہوں آپ کل میرے ساتھ چلیں بات شات کر کے سعدیہ کی رخصتی کروا دیں ۔۔۔اس کے کاغذ بنوا چکا ہوں۔۔۔دو سال سے بس کچھ نیا نیا کاروبار تھا، تب سارا وقت اس کو دینا ہی مناسب لگا تھا۔۔۔مگر اب سب سیٹ ہے۔۔۔الحمدللہ"

اس دوران رابی منہ پر ہاتھ پھیر پھیر کر وقار کو دھمکا رہی تھی وقار بدلے میں ابھی بتاؤں ابھی بتاؤں کر رہا تھا

"کل بیٹا ہم چلتے ہیں آپ کے ساتھ پھر۔۔۔اپنی بہو کو لے کر آتے ہیں پروین تم زرہ تیاری دیکھ لو کپڑے وغیرہ۔۔۔۔ابھی ریسٹ کر لو کھانا کھا لو پھر رابی کو ساتھ لے جاؤ۔۔۔اپنی بھابھی کے لئے اپنی پسند کا کچھ اچھا لے لے گی۔۔۔لڑکیوں کو ایک دوسرے کی پسند کا پتہ ہوتا ہے"

شفیق صاحب نے بیوی کو تاکید کی تھی جس پر انہوں نے خوشی خوشی اثبات میں سر ہلا دیا تھا

"بیٹا ماں کو کھانا کھلا دو"

شفیق صاحب نے جنگلی بلی بنی رابی کا تسلسل توڑا تھا

"اچھا ابو"

وہ جلدی سے کچن میں گئی تھی پروین بیگم ہاتھ دھو کر کھانا کھانے بیٹھ گئی تھیں کھانا کھا کر سب کچھ دیر ستانے لیٹے تھے زوہیب و قار کے کمرے میں سو گیا تھا دو بجنے کو تھے جب رابی ان کو اٹھانے دروازہ میں کھڑی تھی وہ سادہ شرٹ اور ٹروزر پہنے جمائی روکتا باہر آیا تھا

"کیا بات ہے گڑیا؟؟"

"انکل۔۔۔۔۔"

"جی گڑیا؟"

"بھئی بچی تھوڑی ہوں میں جو ہر وقت بس گڑیا گڑیا۔۔۔۔رابعہ نام ہے میرا۔۔۔ آپ رابی بھی کہہ سکتے ہیں انکل"

وہ شرارتی سے انداز میں دونوں ہاتھوں سے چٹیاں ہلاتی بولی تھی

"اصل میں جب تم پیدا ہوئی تھیں ناتب میں دس سال کا تھا تم جب بھی روتی تھی میں چاچی سے لے کر تمہیں پورے گھر میں گھماتا اور تم میرے پاس آتے ہی چپ کر جاتی۔۔۔ تبھی امی کو میں نے کہہ دیا تھا یہ میری گڑیا ہے"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ محبت سے بتا رہا تھا

"مطلب میں آپ کا کھلونا تھی انکل؟؟"

اس نے طنز کیا تھا

"نہیں گڑیا ایسا نہیں کہتے۔۔۔سانس لیتا انسان کھلونا کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔۔مجھے بھی گڑیا جیسی بہن چاہئیے تھی۔۔۔مگر میرے بعد ھمارے گھر میں دوبارا کوئی خوشی ہی نہی آئی۔۔۔بس پھر اللہ نے مجھے تمہیں دے دیا۔۔۔"

وہ مسکرایا تھا

اس کی خالص سی مسکراہٹ نے ایک دم رابی کی دل کی دھڑکن تیز کر دی تھی۔۔۔

وہ بنا کوئی جواب دیئے بس ماں کا بازار جانے کا پیغام دے کر خود بھی عبایا پہن کر گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

۔۔۔

وہ چینج کر کے عینک ٹھیک کرتا ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا کیوں کہ وقار نے یہ کام آج انکو سونپا تھا

ویسے شفیق صاحب ہی گاڑی چلاتے تھے مگر وقار بھی کبھی کبھی اپنا شوق پورا کر لیا کرتا تھا

شفیق صاحب گھر پر ہی رک گئے تھے

"تو چلیں گڑیا؟؟"

وہ پیچھے رابی کو دیکھ کر محبت سے پوچھ رہا تھا

وہ محض ہوں کہہ کر کھڑکی کے باہر دیکھنے لگی تھی

"چلو بیٹا۔۔۔میں اپنی بہو کے لئے اپنے سارے ارمان نکالوں گی آج"

پروین بیگم حسب عادت بٹوہ نکال کر بول رہی تھیں

"یہ رکھ لیں چاچی"

زوہیب نے اپنا کریڈٹ کارڈ پروین بیگم کو دیتے ہوئے کہا تھا

"ارے نہیں بیٹا۔۔۔۔میری بہو ہے تو میں جانوں اور وہ یہ کارڈ واپس رکھو تم اپنے پاس"

وہ براماں کر بولی تھیں

"زوہیب بھائی۔۔۔مجھے اور آپی کو آپ کروانا شاپنگ۔۔۔آخر ہمارے بڑے بھائی کی شادی ہے"

وقار نے رابی کی طرف دیکھا تھا جس نے نفی میں سر ہلایا تھا

"گڑیا۔۔۔۔رکھو اسے"

وہ ناں ناں کرتی بھی ماں کے کہنے پر انکار نہیں کر پائی تھی وہ کارڈ ہاتھ میں پکڑ کر دل ہی دل میں خوش ہوئی تھی

*************** ـ

"ماں۔۔۔۔"

ہادی ماں کے کمرے میں آیا تھا

"جی بیٹا کوئی کام تھا آپ کو؟؟"

"جی وہ کچھ چیکس پر اپ کے سائنز کی ضرورت تھی نیو پروجیکٹ پر کام شروع کرنا ہے"

یہ محل نما کمرہ جدید طرز کے سامان سے مزیّن اپنی مثال آپ تھا۔۔۔ ہر چیز قیمتی اور نایاب تھی

"ہادی بیٹا جو بھی ہے سب اپ کا ہی تو ہے پھر آپ کیوں سب کچھ اپنے نام کروا کر مجھے سائن کرنے کے اس جھنجھٹ سے آزاد نہیں کرتے"

صبیحہ بیگم ساڑھی کا پلو پکڑ کر اٹھ کر بیٹھ گئی تھیں

"نہیں ماں یہ پورا بزنس ایمپائر آپ نے ڈیڈ کے بعد اکیلے ہی کھڑا رکھا ہے اللّٰہ آپ کو میرے سر پر ہمیشہ رکھے۔۔۔ مجھے بہت اچھا لگتا ہے اسی بہانے آپ بزنس کے سارے معاملات سے باخبر رہتی ہیں"

"یہ تو آپ کی محبت ہے ہادی بیٹا۔۔۔۔"

وہ محبت سے ہادی کے چہرے پر پیار کرتے ہوئے بولی تھیں

صبیحہ بیگم نہایت ہی شفیق خاتون تھیں بہت پیار و محبت کرنے والی انسان۔۔۔ہادی کی جان اپنی ماں میں بستی تھی۔۔۔وہ گھر آتے ہی ماں کا ہاتھ چوم کر سلام کرتا اور جاتے ہوئے بھی یہی معمول ہوتا۔۔۔

اس وقت دوپہر کے ایک بج رہے تھے وہ خاص ان سائنز کے لئے گھر آیا تھا اب وہ دوبارہ آفس کے لئے سڑک پر تھا

وہ سگرٹ دانتوں میں دبا کر اب لائٹر کی تلاش میں ڈیش بورڈ کی طرف متوجہ ہوا تھا جانے کہاں سے ایک لڑکی بڑی سی چادر لیے اس کی گاڑی کے آگے آکر رک گئی تھی اس نے تیزی سے سٹیرنگ کو گھوما کر اسے ٹکر لگنے سے بچایا تھا وہ اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہلی تھی

"ارے مرنا ہی ہے تو کہیں اور جا کر مریں نا میری ہی گاڑی ملی تھی اس سعادت کے لئے؟؟؟"

وہ چپ چاپ کھڑی ہاتھ میں فائل پکڑے غائب دماغی سے اسے دیکھ رہی تھی اس کی موٹی موٹی آنکھیں لال ہو رہی تھیں

"گونگی ہیں آپ؟؟؟"

ہادی پاس ہو کر برہم ہوتا ہوا بولا تھا

"نہیں۔۔۔۔ نہیں تو۔۔۔۔ مجھے آج بھی جاب پر نہیں رکھا انہوں نے۔۔۔۔ ماما می۔۔۔۔ مجھے گھر نہیں گھسنے دے گے۔۔۔"

وہ خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر خود کلامی میں بولی تھی

"کیا؟؟؟؟؟"

"جاب؟؟؟؟"

"جاب چاہیے؟؟؟؟"

"بس جاب کے لئے یہ قدم اٹھانے والی تھیں آپ محترمہ؟؟؟"

"ہا۔۔۔۔ہاں۔۔۔۔"

آنسو زور وقطار اس کے نرم گالوں کو بھگو گئے تھے

"پلیز رونا بند کریں۔۔۔۔ چلیں بیٹھیں میرے ساتھ۔۔۔ میں جاب دیتا ہوں آپ کو۔۔۔۔"

ہادی کالا چشمہ آنکھوں پہ لگاتا ہوا تیزی سے گاڑی کی طرف بڑھ گیا تھا وہ آنسو صاف کرتی پیچھے پیچھے آئی تھی۔۔۔

ـ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻

ہادی اپنے آفس میں اس لڑکی کو اپنے ساتھ اندر لے کر آیا تھا اس نے آتے ہی اپنا لیپ ٹاپ بیگ ٹیبل پر رکھا اپنا کورٹ اتار کر سائیڈ پر ہینگ کیا اور بیٹھ گیا

"آپ بھی بیٹھ جائیں"

وہ لڑکی کو اشارہ کر کے بولا تھا وہ پُر سکون سی فوراً بیٹھ گئی تھی

"اپنے بارے میں بتائیے، یہ آپ کا جاب انٹرویو ہے"

اس نے ہاتھ میں پکڑی فائل ہادی کی طرف بڑھائی تھی جسے اس نے لے کر رکھ دیا تھا

"میرا نام ام ہانی ہے۔۔۔ماسٹرز کیا ہوا ہے۔۔۔۔اماں ابا خالہ کی طرف گئے تھے۔۔۔۔ مگر ۔۔۔۔اب تک واپس نہیں آئے........روڈ ایکسیڈنٹ۔۔۔۔"

ایک آنسو گال پر آیا تھا اس کی آواز میں بلا کا اعتماد تھا ہادی اسے دیکھ نا رہا ہوتا تو وہ کبھی یہ جان نا پاتا کہ وہ رو رہی تھی

"دو سال ہونے والے ہیں۔۔۔ماموں کی طرف ہوں۔۔۔ وہ مزدور ہیں۔۔۔گھر نہیں چلتا ان کی کمائی سے میں بچوں کو گھر میں پڑھا کر ان کی مدد کرتی ہوں مگر زیادہ تر بچے اچھے گھروں سے نہیں ۔۔۔۔میں پھر ان سے فیس نہیں لیتی۔۔۔۔کافی عرصہ تک یہ بات مامی نہیں جانتی تھیں۔۔۔۔ایک

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

بچے کی ماں مجھے میری اس نیکی پر دعا دے رہی تھیں مامی نے سن لیا۔۔وہ تب سے میرے پیچھے پڑ گئی ہیں سارے بچے ہٹا دیے ہیں۔۔۔ کہتی ہیں زیادہ پیسے کما کر لاؤ اگر اس گھر میں رہنا ہے تو۔۔۔۔"

"جہاں بھی جاتی ہوں۔۔۔۔ عزت غیر محفوظ لگتی ہے۔۔۔۔ ضمیر اجازت نہیں دیتا۔۔۔ایک ماہ سے ٹال رہی تھی۔۔۔ کل ماموں سے کہلوا دیا۔۔ہانی گھر نا آئے جب تک جاب نہیں ملتی ۔۔۔کل۔۔۔ کھانا بھی نہیں دیا۔۔۔۔۔ کچن کو تالا لگا دیا تھا۔۔۔بات۔۔۔۔ بھوک کی نہیں تھی سر۔۔۔بات۔۔۔۔۔۔۔بے بسی کی تھی۔۔۔ آج بھی ہم ایک اسلامی ملک میں رہ کر بھی آزاد نہیں ہیں۔۔۔ہماری عزت آج بھی اتنی ہی غیر محفوظ ہے جتنی پاکستان بننے سے پہلے تھی۔۔۔"

"اگر ہاں بولو تو عورت مر جاتی ہے اور انکار کرنے کی صورت اسے قتل کر کے کسی کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا جاتا ہے، عورت ٹیچنگ کے علاوہ مانو اور کوئی کام کر ہی نہیں سکتی۔۔۔اور یہ بات سب تعلیمی ادارے جانتے ہیں تبھی لاکھ لاکھ کی ڈگری ہولڈر لڑکیوں کو چند ہزار دے کر ان کی قابلیت کا مذاق بنایا جاتا ہے"

"یہ کوئی نہیں سوچتا استاد کے ساتھ بھی پیٹ لگا ہوتا ہے اور اس کی بھی وہ ہی بنیادی ضروریات ہیں جو کسی بھی شعبہ زندگی سے منسلک شخص کی ہوا کرتی ہیں"

ہانی نے آنسو صاف کر کے صاف گوئی سے کہا تھا

"بس آج میں نے فیصلہ کر لیا کسی کے ہاتھوں جیتے جی ماری جاؤں اس سے بہتر ہے اپنی ہاتھ سے حادثہ بن کر ختم ہو جاؤں "

وہ صاف رنگت والی، موٹی موٹی آنکھوں میں نمی لیئے سامنے بیٹھی لڑکی ہادی کو بہت خاص لگی تھی

"میری پرسنل سیکرٹری کی جاب ہے فلحال آپ کرنا چاہے گی ؟؟"

ہانی اس کی اس آفر پر سوچ میں ڈوبی تھی ہادی اس کا وسوسہ فورا سمجھ گیا تھا

"دیکھیں۔۔۔ جیسے یہ پانچ انگلیاں برابر نہیں ہیں اسی طرح ہر مرد اور پرسنل سیکرٹری کا باس برا انسان نہیں ہوتا۔۔۔ پرسنل سیکرٹری ہونا بہت ذمہ داری کی جاب ہے بس کچھ نام نہاد مردوں اور عورتوں نے اس کو اپنی فطری غلاظت کی ملاوٹ کر کے بدنام کر رکھا ہے۔۔۔۔ مگر فلحال میں آپ کو یہی جاب دے سکتا ہوں۔۔۔ اس کی دو وجوہات ہیں"

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا تھا

پہلی بات آپ میرے ساتھ رہیں گی میری ہر میٹنگ میں اور ہر جگہ جہاں میرا آفیشل وزٹ ہو گا تو آپ محفوظ ہیں میرا ضمیر خوش ہو گا کہ میں کسی کے سکون کی وجہ ہوں۔۔۔ تنخواہ بھی زیادہ ہو گی ٹیچنگ سے۔۔۔۔۔ اور آپ کی حفاظت بھی۔۔۔

دوسری بات۔۔۔۔میں اس جاب کے لئے کوئی سمجھ دار اور باکردار لڑکی چاہتا ہوں کیوں کہ اکثر لڑکیاں فری ہو جاتی ہیں اور میرا امیج بھی خطرے میں ڈال دیتی ہیں۔۔۔۔میں ایک ٹو دا پوائنٹ پرسنل سیکرٹری چاہتا ہوں جیسے کہ آپ ہیں۔۔۔"

"مگر ایک مسئلہ ہے؟؟"

وہ چلتا چلتا ایک دم رکا تھا

ہانی نے چہرے پر آتے بالوں کو سلیقے سے پیچھے کرکے چادر سے سر کو ڈھانپتے ہوئے ہادی کی طرف دیکھا تھا

"ہماری آفس کی گاڑی آپ کو پک اینڈ ڈراپ دے گی اور کبھی کبھی آپ کو میرے ساتھ اوٹ اوف دا سٹی اور شاید کبھی کنٹری بھی جانا پڑ جائے اور گھر جانے میں دیر سویر بھی تو کیا آپ کے ماموں مامی اس بات کی اجازت؟؟؟؟؟؟"

وہ دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھ کر پوچھ رہا تھا

"وہ بہت لالچی ہیں سر۔۔۔۔۔ان کو بس میری بولی کی زیادہ قیمت سے مطلب ہے"

"پے کتنی ہو گی سر؟؟"

ایک بار پھر وہ نم آنکھوں سے پوچھ رہی تھی

"سٹارٹ ہم چالیس سے لیتے ہیں مگر آپ کے ساتھ جانے کیوں ھمدردی ہے تو آپ کو فلحال پینتالیس دے گے۔۔۔آپ فلحال گھر جائیں اور صبح سات بجے میرا ڈرائیور آپ کو لینے آجایا کرے گا۔۔۔یہ میرا کارڈ۔۔۔آپ رکھیں۔۔"

اب اس نے کال ملائی تھی

"عابد۔۔۔اندر آییے"

تھوڑی ہی دیر میں ایک آدمی اندر آیا تھا

"عابد یہ مس ام ہانی ہیں میری پرسنل سیکرٹری ان کو آفس کا موبائل دیں

"اور ابھی ان کے ساتھ ڈرائیور کو بھیج کر گھر چھوڑ آییۓ،اس طرح ڈرائیور گھر بھی دیکھ آۓ گا پھر صبح لانے میں آسانی ہو گی، آپ جائیں میں ان کو بھیجتا ہوں"

عابد جا چکا تھا ام ہانی اٹھ کر جانے کو تھیں جب ہادی نے ان کو مخاطب کیا تھا

"مس ہانی؟؟"

ہانی نے فقط سوالیہ نظروں سے دیکھا تھا

"یہ کچھ پیسے رکھ لیں"

ہادی نے پانچ ہزار کے تین نوٹ والٹ سے نکال کر اس کی طرف بڑھاۓ تھے

"شکریہ سر۔۔۔میں مجبور ضرور ہوں مگر میرا ضمیر ابھی بھی آزاد ہے"

حضرت علی رضہ کا قول تو آپ نے سن رکھا ہو گا

" کبھی بھی مجبوری میں کسی کا احسان مت لو، مشکل وقت گزر جائے گا مگر وہ احسان پوری عمر کے لئے آپ کو مقروض کر دے گا"

"جزاک اللہ۔۔۔۔۔۔۔صبح ملتے ہیں۔۔۔اللہ حافظ"

وہ کہہ کر ایک لمحے کے لئے بھی رکی نہیں تھی اور سامنے کھڑا ارب پتی شخص ایک دم خود کو دو ٹکے کا سمجھنے لگا تھا۔۔۔

وہ پیسے ہاتھ میں پکڑے محض ان کو دیکھتا رہا اور پھر گلاس وال سے نظر آتی اس ضرورت مند خوددار لڑکی کو۔۔۔۔

کچھ تو تھا جو وہ ساتھ لے گئی تھی۔۔۔شاید اس کو "چین" کہتے ہیں۔۔۔

ہادی بے چین سا پیسے ٹیبل پر رکھ کر سوچ رہا تھا کہ آج کے دور میں کوئی اتنی رقم لینے سے انکار کیسے کر سکتا ہے؟؟؟وہ بھی جو زمانے کا ستایا ہوا ہو۔۔۔۔۔۔

"She is a real girl"

(یہ ایک اصلی لڑکی ہے مطلب لڑکی کو ایسا ہی ہونا چاہیئے)

"She is a real human being"

(یہ ایک اصلی انسان ہے مطلب جو صحیح معنوں میں انسان کہلوانے کے قابل ہوتا ہے وہ کبھی اپنی خودداری پر سمجھوتہ نہیں کرتا)

وہ زیرِلب بڑبڑایا تھا

۔*****************

رابی نے سعدیہ کی ساری شاپنگ اپنی پسند سے کی تھی اب وہ سامان سے لدے پدھے گاڑی کی طرف جا رہے تھے

زوہیب نے سامان کار کی ڈگی میں رکھ دیا تھا سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے رابی کے علاوہ۔۔۔۔۔وہ منہ بنا کر گاڑی کے بونٹ سے ٹیک لگا کر کھڑی تھی

"رابی اندر آکر بیٹھو ادھر کیوں کھڑی ہو گئی ہو؟؟"

پروین بیگم بٹوے میں پیسے گنتے بولی تھیں

وہ ایک نظر ماں پر ڈال کر ان سنی کر گئی تھی وقار جلدی سے باہر نکلا تھا

"آپی کیوں اموں کو جلال دلا رہی ہو اس وقت؟؟؟اندر آکر کیوں نہیں بیٹھ رہی؟؟؟"

وقار آہستہ آہستہ کان کے پاس ہو کر پوچھ رہا تھا زوہیب سٹیر نگ پر دونوں ہاتھ جمائے مسکرا کر دونوں کی کاروائی سے لطف اندوز ہو رہا تھا

"زیادہ بچے نا بنو وقار پتہ تو ہے تمہیں جب تک میں وہ چاچا پھجے کی چاٹ نہیں کھا لیتی میں کبھی پہلے گھر گئی ہوں جو آج جاؤں گی ؟؟؟؟؟"

وہ دبی دبی آواز میں ماں کو دیکھتے ہوئے بول رہی تھی

"وہ گندی چاٹ جو اموں کہتی ہے کینسر اسی چاٹ کی وجہ سے تیزی سے بڑھ رہا ہے وہ والی ؟؟؟"

وقار نے رازداری سے پوچھا تھا وہ سنتے ہی خوش ہوئی تھی

"ہاں وہ ہی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔چٹااا۔۔۔۔خ خ"

وہ چٹخارہ لیتی بولی تھی

"آخ خ خ خ خخخخ۔۔۔۔۔۔گندی۔۔۔۔۔"

وقار نے ابقائی کی ایکٹنگ کی تھی

"زیادہ بکواس نا کرو میں زوہیب بھائی کو ساتھ لے کر جاتی ہوں تم بیٹھو ادھر ڈاکٹر اموں کے ساتھ بڑی آئی کینسر کی ماہر ڈاکٹر ہہنہہ۔۔۔۔۔"

رابی نے ناک سے مکھی اڑائی تھی پروین بیگم جو باہر نکل آئی تھیں اس کی ساری بات سن چکی تھیں اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتیں زوہیب تیزی سے باہر آیا تھا

"چاچی مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھاتے ہیں چلیں۔۔۔ چلو آجاؤ میں گاڑی لاک کرتا ہوں"

زوہیب نے بات کا رخ بدلا تھا

"ارے نہیں بیٹا میں نہیں کھاتی یہ بازار کا جراثیمی کھانا اس ندیدی کو کھلاؤ یہ نا ہو مر جائے اور میں لوگوں کو وجہ بھی نا بتا پاؤں کہ جراثیم نا کھانے پر موت واقعہ ہو گئی ہے بیچاری کی"

پروین بیگم نے اپنا سارا غصہ اس جملے میں نکالا تھا وہ خونخوار نظر رابی پر ڈال کر اندر بیٹھ گئی تھیں جبکہ رابی نے اللہ اور زوہیب کا دل ہی دل میں شکر ادا کیا تھا

"اموں میں بھی جا رہا ہوں کوئی جوس شوس پی لوں گا"

وقار نے سعادت مندی سے کہا تھا

"کوئی ضرورت نہیں اب۔۔۔ اپنی بات پر قائم رہو جوس میں لیتی آؤں گی"

رابی نے وقار کو کار میں زبردستی بیٹھاتے ہوئے طنزیہ کہا تھا

"میرا پُتر تم بیٹھو ماں کے پاس میں جا کر گھر کا تازہ اور خالص جوس بنا کر دوں گی اپنے بیٹے کو، کوئی ضرورت نہیں آلودہ جوس لانے کی"

وقار کا منہ لٹک گیا تھا

پروین بیگم نے رابی کو گھورا تھا زوہیب اور رابی فوڈ ایریا میں جا کر بیٹھ گئے تھے چاٹ کا آرڈر دے دیا گیا تھا

"بہت بہت شکریہ زوہیب بھائی۔۔۔ پتہ ہے میں بڑی ہی تنگ ہوں اموں سے کوئی بھی کام مجھے اپنی مرضی سے نہیں کرنے دیتیں۔۔۔ بات بات پر ٹوکتی ہیں۔۔۔"

وہ چادر ٹھیک کرتی ہوئی بچوں کی طرح بولی تھی

"گڑیا ماں سے بڑھ کر کوئی بھی آپ کا اپنا، سگا اور ھمدرد نہیں ہو سکتا۔۔۔ وہ بس چاہتی ہے کہ ہماری اولاد نا بیمار ہو اور نہ ہی پریشان۔۔۔ بس اسی لئے اولاد کی نظر میں بُری بن جاتی ہے مگر فکر میں روک ٹوک سے باز نہیں آ سکتیں۔۔۔"

زوہیب نے لڑکے سے چاٹ لے کر ٹیبل پر رکھتے رکھتے کہا تھا

"ارے یہ کیا آپ نہیں کھائیں گے؟؟"بس ایک پلیٹ؟؟"

رابی نے چمچ بھر کر ایک آنکھ بند کرتے ہوئے کہا تھا

"ہائے..... آج لگا زندہ ہو گئی ہوں، اتنی مزے کی چاٹ"

"یا اللہ تیرا شکر"

ایک اور چمچ بھر کر رابی نے کہا تھا

زوہیب اسے دیکھ کر مسکرا کر رہ گیا تھا

"آپ بھی منگوا لیتے کچھ انکل"

چمچ بھرتے ہوئے اس نے مفید مشورہ دیا تھا

"زوہیب نے چائے کا کپ ہاتھ میں اٹھا کر اس کو دیکھایا تھا کہ وہ منگوا چکا ہے

"ایک سیون اپ بھی منگوا دیں انکل"

وہ سی سی کرتی اپنا ہاتھ منہ کے آگے پیچھے کرتے ہوئی بولی تھی

زوہیب نے منگوا دی تھی وہ سب کھا پی کر گھر واپس آئے تھے۔۔۔

۔ ********

"رابی جلدی کرو رکھ دیا سارا سامان گاڑی میں؟؟؟"

"جی امی رکھ دیا خود تیار بھی ہو گئی ہوں کیسی لگ رہی ہوں اموں؟؟؟"

"رابی چلو یہ لپ سٹک ہلکی کرو بیٹا۔۔۔ عورت پر سنگھار شادی کے بعد صرف اپنے شوہر، اپنے محرم کے لئے ہی جچتا ہے"

پروین بیگم نے اپنے دوپٹے سے اس کی لپ سٹک آرام سے کم کرتے ہوئے کہا تھا

"اور آپی پیاری لڑکیوں کو جن چمڑ جاتے ہیں"

وقار نے شکل بگاڑ کر رابی کو ڈرایا تھا

"اموں میں جا ہی نہیں رہی"

رابی ناراض ہو کر اپنے کمرے میں جا چکی تھی

"وقار جن کا کہنے کی کیا ضرورت تھی ؟؟؟"

اس سے پہلے کے وقار کوئی جواب دیتا شفیق صاحب نے سب کو گاڑی میں بیٹھ جانے کا کہا تھا

زوہیب ڈرائیونگ سیٹ پر اور شفیق صاحب ان کے ساتھ فرنٹ پر بیٹھ گئے تھے

"یہ رابعہ کیوں نہیں آئی اب تک ؟؟"

"ابو۔۔۔وہ اموں نے موڈ خراب کیا ہے آپی کا۔۔۔"

وقار منمنایا تھا

"جس پر پروین بیگم نے اس کو گھورا تھا

"چاچو میں لے کر آتا ہوں گڑیا کو"

زوہیب باہر نکلا تھا

رابی دوپٹہ بیڈ پر رکھ کر کوسنے دینے بیٹھی ہوئی تھی ایک ہاتھ میں پانی کا گلاس پکڑے ہوئے تھا

"گڑیا چلو اٹھو دیر ہو رہی ہے"

زوہیب نے پاس رکھا دوپٹہ اس کی طرف بڑھایا تھا

"میں ہر گز نہیں جا رہی زوہیب بھائی، امی نے میرے سارے موڈ کا ستیاناس مار دیا ہے"

وہ ناراض ہوتی بولی تھی

"گڑیا فلحال میں کوئی بات نہیں سنوں گا چلو اٹھو"

زوہیب نے ہم رنگ جوڑے کا دوپٹہ اس کے سر پر دے کر جلدی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے کھڑا کیا تھا وہ سینڈل پہلے ہی پہنے ہوئے تھی

زوہیب کا یہ عمل بہت عام سا تھا مگر رابی کو اپنے ہاتھ پر اس کا لمس اندر تک سرشار کر گیا تھا

وہ کھوئی کھوئی سی محض اس کو دیکھ کر رہ گئی تھی ہوش اسے تب آئی جب اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر اس کو اندر بیٹھنے کا اشارہ کر کے اس کا ہاتھ چھوڑا تھا

گاڑی چل پڑی تھی رابی کبھی اپنی کلائی کو دیکھتی جس پر زوہیب کے ہاتھ کی گرفت کی وجہ سے چوڑیوں کا پارہ پوری کلائی پر پھیل چکا تھا۔۔۔اور کبھی گاڑی چلاتے شفیق صاحب کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف بیٹھے زوہیب کو دیکھتی۔۔۔

کچھ تو تھا جو بلکل بھی معمولی نہیں تھا۔۔۔

اس کا لمس ہاتھ سے زیادہ دل پر محسوس ہو رہا تھا۔۔

"""" ۔ ٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭٭

ہانی کو ڈرائیور ایک پرانے محلے میں چھوڑ کر چلا گیا تھا گلی میں موجود کچھ لوگوں نے ہانی کو اتنی خوبصورت گاڑی سے اترتا دیکھ ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھا تھا ان کی نظروں میں فقط کھوج تھی جو ہانی کو سر تا پیر دیکھ کر وہ کر رہے تھے۔۔

ہانی نے دوپٹہ اور اچھے سے اپنے گرد لپیٹ کر اپنے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا تھا تقریباً دس منٹ بعد دروازہ اس کے ماموں نے کھولا تھا انہوں نے ناگواری سے اسے دیکھ کر اندر آنے کا راستہ دیا تھا

"ارے اندر کدھر آ رہی ہیں میڈم جی ؟؟؟؟ جاب ملی ؟؟؟؟؟"

مامی نے ہانی کو آڑے ہاتھوں لیا تھا

"جی۔۔۔۔۔مامی۔۔۔۔۔۔کل سے سات بجے جاؤں گی"

اس کے ساتھ ہی ہانی نے ہادی کے ساتھ ہوئی جاب کی نوعیت کے حوالے سے ساری باتیں دونوں کے گوش گزار کر دی تھیں جیسے سنتے ہی دونوں کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی تھی

"ارے واہ۔۔۔۔میری بیٹی۔۔۔۔چلو تم منہ ہاتھ دھو لو میں کھانا گرم کرتی ہوں۔۔۔۔پنتالیس ہزار ۔۔۔۔ہائے اور با۔۔۔۔۔۔"

مامی خوشی سے ہانی کے سر پر ہاتھ رکھتی کچن کا تالا کھولنے گئی تھیں

ہانی نے لمبی سانس کھینچ کر ماموں کی طرف دیکھا تھا جو شرمندہ سے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھ رہے تھے

"اتنا بھی کافی ہے ماموں"

ہانی نے دل میں سوچا تھا وہ اپنی فائل لیے اپنے کمرہ کم, اسٹور زیادہ نما کمرے میں گئی تھی اب وہ وضو کر کے نماز پڑھنے بیٹھ گئی تھی

"یا اللہ تو تو جانتا ہے۔۔۔۔ میں کتنی مجبور ہوں اس جاب کے لئے۔۔۔۔۔ وہ شخص جیسا بھی ہے اسے میرے حق میں اچھا ثابت کرنا۔۔۔۔ یا اللہ میں اپنی عزت تیرے حوالے کرتی ہوں ۔۔۔۔ میری عزت کی حفاظت کرنا۔۔۔۔ یا اللہ۔۔۔۔ بس تیرا ہی آسرا ہے۔۔۔۔۔ یا اللہ عزت اور پردے کی زندگی کے علاوہ تجھ سے کچھ نہیں چاہتی۔۔۔۔ یا اللہ۔۔۔۔ میری مدد فرما۔۔۔۔"

وہ چہرے پر ہاتھ پھیر کر جائے نماز اٹھا کر باہر آئی تھی

جہاں مامی ایک چھابی میں ایک روٹی کے ساتھ تھوڑا سا اچار ڈال کر اس کی منتظر تھی ہانی رات کی بھوکی تھی اس نے جلدی سے مامی کے ہاتھ سے کھانا لے کر بسمہ اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا تھا

روٹی اس کی بھوک سے بہت کم تھی وہ ہر نوالے کے ساتھ پانی کا ایک گھونٹ بھرتی تا کہ پیٹ بھر سکے ۔۔۔

"اچھا ہانی۔۔۔ کھانا کھا کر تم تھوڑا ریسٹ کر کے پھر سونی اور راجو کو پڑھا دینا آج کل امتحانات ہونے والے ہیں ان کے۔۔۔۔ ہیں۔۔۔ میں زرا کام دیکھ لوں"

مامی کہہ کر اٹھ چکی تھیں وہ کھانا کھا کر کچھ دیر ستانے لیٹ گئی تھی۔۔۔

۔ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻ ✻

"دیکھیں۔۔۔ سعدیہ آپ لوگوں کی امانت ہے۔ پانچ سال ہو گئے ہمیں آپ کی امانت سنبھالتے سنبھالتے اب جا کر اگر آپ لوگوں کو خیال آ ہی گیا ہے تو بس دیر نا کریں آج ہی اس کو اپنے ساتھ لے جائیں بھئی ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں"

بڑی بھابھی نے تابوت پر گویا آخری کیل ٹھونکا تھا ان کی بات ہی حرف آخر سمجھی جاتی تھی۔ سعدیہ دو بھائیوں کی اکلوتی بہن تھی ان کی سعدیہ سے محبت میں کوئی کمی یا شک نہیں تھا مگر نند کتنی بھی اچھی ہو وہ بھابیوں کو اپنی پر سکون زندگی میں ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ ازلی نفرت اپنی عروج پر تھی ماں باپ کی موت کے بعد سے اس کے لبوں پر خاموشی کا جو قفل لگ چکا تھا وہ بھابیوں کے روز روز کے ہتھکنڈوں سے بھی نہیں ٹوٹا تھا وہ چپ چاپ ہر بتایا جانے والا کام کرتی اور اپنے کمرے میں قران پاک لے کر بیٹھ

جاتی۔زوہیب سے اس کی کوئی دلی وابستگی نہیں تھی ہوتی بھی کیسے؟جو شخص منکوحہ کے نام پر ہر ماہ ہزاروں اس کے بھائیوں کو بھیج کر اپنا فرض ادا کر رہا تھا اس کے لئے بھی وہ ایک ان چاہا بوجھ ۔۔۔۔ان چاہی ذمہ داری ہے،وہ یہ بات مان چکی تھی۔

وہ گھر کے پرانے کپڑے پہنے ہوئے تھی جو کہ اپنی معیاد کب کی پوری کر چکے تھے گھر میں سعدیہ کے علاوہ ہر فرد آج زوہیب اور اس کے چاچا چاچی کی آمد سے واقف تھا اگر کوئی بے خبر تھا تو وہ سعدیہ تھی جسے آج فجر کے بعد سے گھر کے ہر کام میں الجھا دیا گیا تھا وہ اس وقت بھی کچن میں ابتر حلیہ میں کھڑی سارا کھانا تیار کر کے بریانی کو دم لگا کر اب کچن صاف کر کے برتن دھو رہی تھی جب اس کی چھوٹی بھابھی کی پندرہ سالہ بیٹی جو کے کافی اچھے سے تیار ہوئی تھی اس کے پاس آئی تھی

"امی کہہ رہی ہیں جا کر نہالو،اور جو جوڑا وہ نکال کر رکھ آئی ہیں وہ پہن کر تیار بھی ہو جاؤ"

سچ کہا ہے کسی نے کس سے کیسا رویہ رکھنا ہے بچہ اس بات کا فیصلہ اپنے بڑوں کو دیکھ کر کرتا ہے،سعدیہ کے ساتھ ہر کسی کا رویہ نوکروں والا تھا بچے بھی اپنی اکلوتی پھپھو کو گھر کا فقط نوکر سمجھتے تھے جس سے جیسا بھی رویہ رکھا جا سکتا تھا

شروع شروع میں بھائیوں کو اعتراض ہوا تھا مگر پھر آہستہ آہستہ گھر کا سکون بنا رہے اور سعدیہ کو کم سے کم ذلیل کیا جائے وہ یہ سوچ کر چپ کر گئے تھے سعدیہ نے اپنے بھائیوں کو بیویوں کے آگے مجبور مان کر اپنے دل سے امید اور توقعات کا ہر صفحہ اکھاڑ پھینکا تھا

وہ پر سکون تھی، ہر بار امید کی موت انسان کو نا امید نہیں کرتی، شاید انسان بھول گیا ہے خدا کی ذات سے نا امیدی کفر ہے اس کی بنائی مخلوق سے نا امیدی تو صحیح معنوں میں زندگی کا نام ہے"

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو جاؤ"

بھائی کی بیٹی بدمزہ سی بولی تھی

سعدیہ نے آخری برتن کو دھو کر رکھا تھا وہ ماتھے پر آیا پسینہ دوپٹے سے صاف کرتی کچن سے باہر آئی تھی وہ کمرے میں آئی تھی جہاں ایک کام والا جوڑا بیڈ پر پڑا تھا وہ اس کی ماں نے اس کی بری کے لئے بہت پہلے بنا کر رکھا تھا جو ماں کے انتقال کے بعد سے اس کی ماں کے باقی ماندہ سامان کے ساتھ بڑی بھابھی کی تحویل میں تھا

ایک آنسو بہہ کر اس کے ہاتھ میں پکڑے جوڑے پر آ کر گرا تھا

اتنے میں دروازہ ناک ہوا تھا

"ارے ناک کیا کرنا بھئی شریعی منکوحہ ہے تمہاری چلو اندر کرلو بات جو بھی کرنی ہے میں تب تک کھانا دیکھ لوں"

چھوٹی بھابھی زوہیب کو اندر بھیج کر دروازہ بند کر کے جا چکی تھیں

"السلام علیکم"

زوہیب عینک ٹھیک کرتا بولا تھا

"وعلیکم السلام"

سعدیہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا تھا

"آیئں بیٹھیے"

وہ کرسی کھینچ کر بولی تھی

"سعدیہ میں آپ کو اپنے ساتھ لے کر جانے آیا ہوں،مجھے امید ہے کہ آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا"

زوہیب نے اس شکستہ حال لڑکی کو بغور دیکھ کر کہا تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی وہ اٹھ کر اس کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گیا تھا

"سعدیہ میں ہر ماہ پچاس ہزار بھیج رہا ہوں صرف آپ کی ضروریات کی خاطر، میری بیوی پھر بھی مجھے اس حلیے میں ملی گی وہ بھی آج کے دن میں۔۔۔۔۔میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا"

وہ کمزور سی، پریشان حال لڑکی جس کی صحت کو گھر کے افراد کی زبانوں نے نگل لیا تھا وہ سپاٹ چہرہ لیے اسے دیکھ رہی تھی

زوہیب نے سعدیہ کا کمزور ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام کر دکھ سے کہا تھا

"اپنی چیز کی کسی اور کے سونپ کر اس کی حفاظت کی امید رکھنا بیوقوفی ہے زوہیب"

وہ خلاء میں دیکھ کر بولی تھی

"میں۔۔۔میرا ارادہ تمہیں کچھ رسومات کر کے لے کر جانے کا تھا مگر اب مزید تمہیں رسوا نہیں کروں گا میں بہت کچھ لایا ہوں، تم وہ سب پہن کر آج میری دلہن بن کر میرے ساتھ جاؤ گی، میں سب لے کر آتا ہوں"

وہ تیزی سے باہر گیا تھا اور سامان سے بھرا ہوا بیگ اس کے پاس لا کر رکھا تھا تم نہالو میں گڑیا کو بھیجتا ہوں وہ تمہیں تیار کر دے گی"

وہ کہہ کر ایک بار پھر لمبے لمبے ڈاگ بھرتا جا چکا تھا

رابی ڈرائنگ روم میں سب میں گم سم سی اپنی کلائی پر ہاتھ رکھ کر پر سکون سی بیٹھی ہوئی تھی

"گڑیا ادھر آؤ"

زوہیب نے اسے آواز دی تھی وہ ماں کے مثبت اشارے پر اٹھ کر اس کے پاس آئی تھی

"جی زوہیب۔۔۔۔۔۔۔۔بھائی"

"وہ سائیڈ والا کمرہ تمہاری سعدیہ بھابھی کا ہے ادھر جا کر بیٹھ جاؤ وہ نہا کر نکلتی ہیں تو ان کو میری دلہن بنا دو"

زوہیب اپنے مخصوص انداز میں عینک ٹھیک کر کے مسکرا کر بولے تھے

رابی کا دل نا جانے کیوں اس بات سے خوش نہیں ہوا تھا وہ بدلے میں مسکرا نہیں سکی تھی زوہیب دوبارہ سب کے ساتھ جا کر بیٹھ گیا تھا رابی کبھی کمرے کو دیکھتی کبھی جاتے ہوئے زوہیب کو اور کبھی اپنی پارہ لگی کلائی کو، وہ بے چین سی سعدیہ کے کمرے میں جا کر بیٹھ گئی تھی اپنے ہاتھ سے خریدہ ہوا سامان وہ بیگ سے نکال کر باہر رکھ رہی تھی جب سعدیہ تولیے میں بال لپیٹے باہر آئی تھی

"السلام علیکم سعدیہ آپی"

رابی محبت سے اس کمزور دبلی پتلی لڑکی سے گلے مل کر بولی تھی

"وعلیکم السلام رابعہ کیسی ہو؟؟"

"میں بلکل ٹھیک ہوں آپی چلیں آج میں اپنے ہاتھ سے آپ کو مسز زوہیب بناؤں گی"

رابی نے دل سے سعدیہ کو کل کی شاپنگ والے کپڑے پہنا کر سولہ سنگھار کر کے دلہن بنایا تھا وہ بہت پیاری لگنے لگی تھی آج اسے غلامی سے آزادی ملی تھی ساری خوشی شاید اسی کی تھی۔۔۔

"آپ یہاں بیٹھیں میں اموں سے پوچھ کر آپ کو پھر باہر لے کر جاتی ہوں"

سعدیہ نے مسکرا کر رابی کی بات پر سر ہلایا تھا

"رابی بیٹا سعدیہ کو کہو کھانا لگا دے"

بڑی بھابھی نے تن کر کہا تھا

"بیگم آج وہ اس گھر سے جا رہی ہے آخری لمحے چل رہے ہیں کم از کم ابھی تو اس کو بخش دو"

بڑے بھائی نے قریب ہو کر ہمت دکھائی تھی جس پر بڑی بھابھی کا موڈ بگڑا تھا مگر وہ پی گئی تھیں

"زلفی اپنی بیوی کو بولو کھانا لگوا دیں"

بڑی بھابھی نے دیور کے کوٹ میں گیند ڈالی تھی جس پر اس کی بیوی کا بھی موڈ بگڑا تھا

بڑے بھائی نے اپنی بیوی، بھائی اور بھابھی کو اشارے سے باہر بلایا تھا

"شرم نہیں آتی تم دونوں کو زرہ بھی؟؟؟؟خود بھی اللّٰہ نے بیٹیاں دے رکھی ہیں، ہر کام میری یتیم بہن سے ایسے لیتے رہے جیسے بس اس نے چٹکی بجا کر، کر دینا تھا۔ پھر بھی کبھی اس کا احسان ماننا تو دور

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کبھی اس گھر کے فرد ہونے تک کا مان اور عزت نہیں دی اور آج جب وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس گھر سے جا رہی ہے تو آج بھی؟"

"تم دونوں اس کا پکایا ہوا کھانا تک میز پر نہیں سجا سکتیں؟؟؟"

دونوں خواتین کے لئے بڑے بھائی کا یہ حملہ بلکل غیر متوقعہ تھا وہ ایک دوسرے کو تھوک نگل کر دیکھ رہی تھیں

"تم دونوں عورتیں ہی ہو نا؟؟؟؟؟"

وہ غصے سے دھاڑے تھے

"میں صرف اپنی بہن کے سکون کے لئے آج تک چپ تھا۔ مجھے ڈر تھا کہ تم دونوں میری حمایت کی وجہ سے اس کا جینا مزید ناحرام کر دو، اب جیسے کہ وہ اپنے گھر۔۔۔۔۔ یہ گھر کیا یہ ملک چھوڑ کر جا رہی ہے تو اب۔۔۔۔۔۔ اس پر کیئے ایک ایک ظلم کا بدلہ تم دونوں کو دینا پڑے گا تیار رہنا"

بڑے بھائی نے چھوٹے بھائی کو ساتھ آنے کا اشارہ کیا تھا

دونوں خواتین کی ٹانگیں کانپنے لگی تھیں بھائی صاحب کا یہ روپ ان دونوں کے لئے بلکل نیا تھا وہ مزید کوئی بات کیئے تیزی سے کچن کی طرف بڑھ گئی تھیں

دروازے میں کھڑی سعدیہ نے اپنے بھائی کی اس محبت پر اپنا چہرہ بھیگا ہوا پایا تھا وہ مسکرا کر آنسو صاف کر کے کمرے میں آکر بیٹھ گئی تھی

خاموشی سے کھانا کھایا گیا تھا رابی اپنا اور سعدیہ کا کھانا کمرے میں ہی لے آئی تھی

اب سعدیہ کی رخصتی کا وقت آن پہنچا تھا

"یہ اماں جان کی میرے پاس تمہاری امانت ہے سعدیہ بیٹا، یہ رکھ لو"

بڑے بھائی نے دس لاکھ کا چیک ایک ہاتھ سعدیہ کے سر پر ہاتھ رکھ کر دوسرے ہاتھ سے سعدیہ کے ہاتھ میں تھمایا تھا

"بھائی۔۔۔۔۔۔اس کی ضرورت نہیں ہے مجھے آپ نے اتنا عرصہ اپنے گھر میں رہنے دیا، یہ احسان ہی بہت ہے آپ۔۔۔۔یہ پاس رکھیں۔"

سعدیہ نے سپاٹ چہرے لئے دونوں بھابھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا تھا

وہ نظریں چرا گئی تھیں

بڑے بھائی نے زبردستی چیک سعدیہ کو تھما دیا تھا اب وہ دونوں بھائی بہن کے سر پر ہاتھ رکھے رو رہے تھے جبکہ دونوں بھابھیاں شرمندگی اور غصے کے ملے جلے تاثرات لئے ساری صورت حال خاموشی سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

زوہیب نے سعدیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے گاڑی میں بیٹھایا تھا رابی کو سعدیہ کی قسمت پر جانے کیوں رشک آیا تھا۔۔۔

زوہیب، سعدیہ اور رابی گھر کی کار میں جبکہ شفیق صاحب، پروین بیگم اور وقار نے گھر جانے کے لئے گاڑی منگوائی تھی

گھر پہنچ کر پروین بیگم نے فوری طور پر گیسٹ روم کو پھول منگوا کر اسے وقار کی مدد سے سجایا تھا جبکہ زوہیب شفیق صاحب کے پاس ڈرائنگ روم میں بیٹھے یہاں وہاں کی باتیں کر رہے تھے سعدیہ رابی کے کمرے میں بیٹھی رابی کی نا ختم ہونے والی کھانے پینے کی باتیں مسکرا مسکرا کر سن رہی تھی

"سعدیہ باجی آپ کو پتہ ہے مجھے کھانے میں بہت کچھ پسند ہے مگر مجھے خود سے کچھ بھی پکانا نہیں آتا"

"ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔دے تالی"

رابی خوش دلی سے قہقہ لگا کر سعدیہ کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر بولی تھی

"ھاھاھاھاھا۔۔۔بس کر دو پاگل لڑکی میں اور نہیں ہنس سکتی۔۔۔مار ڈالو گی کیا؟؟"

سعدیہ اس کی ہٹ دھرمی پر لوٹ پوٹ ہو کر بولی تھی

"ارے آپ کیوں مرنے لگیں؟؟؟ابھی ابھی تو ہم نے جینا شروع کیا ہے"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

زوہیب جو کچھ دیر سے دونوں کی باتوں پر دروازے میں کھڑا محض مسکرا رہا تھا اب اندر آتے ہوئے بولا تھا

زوہیب کی نظروں کا مکمل محور سعدیہ تھی جو شرما کر اپنا عروسی دوپٹہ سنبھالنے لگی تھی رابی کی ہنسی اڑن چھو ہوئی تھی وہ زوہیب کو سعدیہ میں مگن دیکھ کر وہاں سے باہر نکل گئی تھی

"آپ بھی ناں بچی کے سامنے تو تھوڑا لحاظ کر لیتے۔۔۔وہ کیا سوچتی ہو گی؟"

سعدیہ نے نظریں مزید جھکا کر آہستہ سے کہا تھا

"سعدیہ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ تم کتنی خاص، کتنی اہم ہو میرے لئے، میں تمہاری ساری محرومیوں کو ختم کر دینا چاہتا ہوں"

"میرا بس چلے تو پوری دنیا کہ آگے چیخ چیخ کر اپنا اظہار محبت ریکارڈ کرواؤں"

زوہیب قریب آکر بولا تھا اس سے پہلے کے وہ سعدیہ کا ہاتھ تھامتا پروین بیگم کمرے میں ناک کر کے داخل ہوئی تھیں

"ماشاءاللہ، ماشاءاللہ۔۔۔میری بہو تو چاند کا ٹکڑا لگ رہی ہے، چلو بیٹا آپ کا کمرہ تیار ہے، کچھ رسم بھی ہے سب آپ دونوں کے منتظر ہیں"

وہ سعدیہ کا ہاتھ زوہیب کے ہاتھ میں دے کر ساتھ چلنے کا اشارہ کر کے باہر نکلی تھیں

وہ دونوں گیسٹ روم کے پاس پہنچ کر رک گئے تھے وہاں وقار اور رابی دوپٹے کا ایک ایک سرا پکڑے اندر جانے کے لئے رقم مانگ رہے تھے

"انکل مجھے پورے پانچ ہزار چاہیے، پھر اندر جانے دوں گی سعدیہ باجی کے ساتھ"

رابی اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر چہک کر بولی تھی

"ارے ایسے کیسے؟؟ بیٹا بس ہزار ہزار دے دو جان چھوڑواؤ ان سے"

شفیق صاحب زوہیب کو محبت سے دیکھ کر بولے تھے

"کیوں بھئی؟؟؟ میں تو نہیں لیتی ایک ہزار"

رابی ناراض ہوتے ہوئے بولی تھی

"یہ لیں جناب آدھے آدھے کر لیں بس ہماری بیگم صاحبہ کو ہمیں اندر لے جانے دیں"

زوہیب نے اپنا والٹ نکال کر رابی کے ہاتھ میں دونوں ہاتھوں سے ادب سے تھمایا تھا

سعدیہ کا رنگ شرم سے لال ہوا تھا وہ خدا کا شکر دل ہی دل میں ادا کرتی ہوئی زوہیب کو دیکھ رہی تھی

رابی کچھ لمحے زوہیب اور سعدیہ کو دیکھتی رہی

"نہیں اس کی ضرورت نہیں"

والٹ واپس دے کر تیزی سے اپنے کمرے کی طرف بھاگ گئی تھی

"پوری افلاطون ہے یہ لڑکی، کب کیا کرے گی کچھ سمجھ نہیں پاتی میں، چلو بیٹا آپ لوگ اندر چلو میں دیکھتی ہوں اس نیم پاگل کو"

پروین بیگم دروازہ اندر کی طرف کھول کر بولی تھیں

"اور میرے پیسے؟؟؟"

وقار نے منہ بسور کر کہا تھا

"یہ والٹ لے لو اپنا حصہ لے کر باقی گڑیا کو دے دینا"

زوہیب نے والٹ آگے کرتے ہوئے پیار سے کہا تھا

"ارے کوئی ضرورت نہیں چل میں تجھے دیتی ہوں ایک ایک ہزار دونوں کا آپ لوگ اندر چلو سعدیہ تھک گئی ہوگی"

پروین بیگم نے والٹ واپس زوہیب کو تھما کر کہا تھا

زوہیب سعدیہ کو لے کر اندر چلا گیا تھا جبکہ پروین بیگم وقار کے ساتھ رابی کے کمرے میں آئی تھیں وہ واش روم میں تھی نل چلنے کی مسلسل آواز آرہی تھی

"لگتا ہے پاگل لڑکی اس وقت نہانے گھس گئی ہے، چلو تم بھی چلو اپنے کمرے میں میں بھی زرا عشاء پڑھ لوں، بہت درد ہے آج ٹانگوں میں سوچا تھا آج رابی سے مالش کرواؤں گی مگر۔۔۔۔۔۔"

پروین بیگم تھکاوٹ کا اظہار کرتی ہوئی بولی تھیں

"اموں۔۔۔۔پ پ پ۔۔پیسے۔۔۔۔۔۔۔"

"دے دوں گی صبح دونوں کو رابی مت بنو وقار۔۔"

پروین بیگم جھنجھلا کر بولی تھیں

وہ دونوں رابی کے کمرے کا دروازہ بند کر کے جا چکے تھے

رابی شاور کے نیچے اسی جوڑے میں گم سم بیٹھی تھی

"زوہیب بھائی ایک عرصے سے سعدیہ باجی کے نکاح میں ہیں پھر آج تو یہ ہونا ہی تھا پھر مجھے یہ بے چینی کیوں ہو رہی ہے آخر؟؟؟؟"

"زوہیب بھائی تو مجھے اپنی چھوٹی بہن، گڑیا کہتے ہیں بچپن میں مجھے گود میں کھلایا ہے تبھی ان کا لمس تھوڑا بے چین کر گیا مجھے۔۔۔۔۔شاید یہی وجہ ہو گی۔۔۔۔۔ہممممم۔۔۔۔۔شاید۔۔۔۔۔۔مگر سعدیہ باجی مجھے ان کے ساتھ کیوں اچھی نہیں لگ رہیں؟؟؟؟"

"میں ان سے کم عمر اور زیادہ خوبصورت ہوں کم از کم یہ حسد تو نہیں ہے۔۔۔پھر؟؟؟؟"!

"یا اللہ۔۔۔۔یہ کیا ہو رہا ہے مجھے سعدیہ باجی تو پہلے بہت دکھی زندگی گزار چکی ہیں یہ زوہیب بھائی ان کی زندگی کی پہلی اور آخری

خوشی ہیں۔۔۔۔میں بس اب ان کا بہت سارا خیال رکھوں گی۔۔۔سعدیہ باجی کا بھی اور انکل کا بھی ۔۔۔۔"

"میں اب بلکل فضول نہیں سوچوں گی، مجھے کوئی مسئلہ نہیں ان دونوں کے ہاتھ پکڑنے سے بس ہاں ۔۔۔یہی فائنل ہے اب"

وہ تیزی سے اٹھی تھی شاور بند کر کے نائٹ سوٹ پہنے وہ پر سکون سی سونے لیٹی تھی۔۔۔مگر دھیان بار بار گیسٹ روم کی طرف چلا جاتا

"آخر مجھے اعتراض کس بات پر ہے ؟؟؟؟؟؟" میاں بیوی ہیں وہ تو اس میں عجیب کیا ہے ؟؟؟؟میں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں ؟؟؟؟"

وہ بالوں میں ہاتھ پھنسا کر بے بسی سے اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

وہ سلیپنگ پل کھا کر دوبارہ سونے لیٹی تھی جس سے وہ جلد ہی اس اذیت سے آزادی پا کر سو گئی تھی

۔*****************

"مامی سات بج گئے ہیں میری گاڑی آگئی ہو گی میں نکل رہی ہوں، دروازہ بند کر لیں"

ہانی چادر میں خود کو اچھے سے چھپاتے ہوئے جاتے جاتے بولی تھی

"اچھا ہانی بات سن میری ؟"

"جی مامی؟؟؟"

"جتنی دیر بھی تیرا ابا اس تجھے روکے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں بس میری بیٹی تم نے دن رات محنت کرنی ہے، بس اس کی ہاں میں ہاں ملانی ہے اس کی خوشی میں کوئی کسر نہیں رکھنی، نئ نئ نوکری ہے ابھی سے خوش رکھنا تاکہ تنخواہ بڑھا دے تیری اچھا؟؟ تم سمجھ رہی ہو نا میری بات ہانی؟؟؟"

مامی رازداری سے اپنا دوپٹہ کان کے پیچھے کرتی مخصوص زنانہ انداز میں پوچھ رہی تھی

"ج۔۔۔۔ج۔۔۔جی۔۔۔۔۔اچھا"

ہانی مامی کی باتوں کا مفہوم سمجھ کر چکراتے چکراتے بچی تھی وہ گھٹی آواز میں گلے میں آنسوؤں کا گولہ دبا کر بمشکل بول پائی تھی

اتنے میں باہر کھڑی آفس کی گاڑی نے اپنی آمد کی خبر ہارن دے کر دی تھی

ہانی اس میں آکر بیٹھ گئی تھی

لگ بھگ آدھ گھنٹے میں وہ آفس پہنچی تھی پرسنل سیکرٹری کے کیبن میں وہ آکر بیٹھ گئی تھی اسے کرنا کیا ہے وہ سمجھنے سے قاصر تھی وہ بال پوائنٹ ہاتھ میں پکڑ کر گھما رہی تھی جب ٹیبل پر پڑا پی۔ٹی۔سی۔ایل بجا تھا اس نے ریسیور اٹھا کر السلام علیکم بولا تھا دوسری طرف ہادی تھا جس نے اسے اپنے آفس میں بلایا تھا

وہ فوراً اندر آئی تھی

"السلام علیکم سر۔۔۔۔"

"وعلیکم السلام مس ہانی گڈ مارننگ"

ہادی نے مسکرا کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا تھا اب وہ کسی کو کال ملا رہے تھے کچھ دیر میں عابد صاحب ایک لڑکی کے ہمراہ اندر آئے تھے جس نے ہاتھ میں کچھ پکڑا ہوا تھا

"مس ہانی یہ آپ ان سے لے لیں یہ آپ کے لئے ہیں ابھی بھی ان میں سے کوئی آپ پہن کر اپنا پہلا آفس کا دن سٹارٹ کر سکتی ہیں"

ہانی نے اٹھ کر اس لڑکی کے ہاتھ سے وہ خوبصورت، عمدہ اور جدید مگر سادہ عبائے لیئے تھے وہ مختلف رنگوں کے دس عبائے تھے

"اور باقی آپ آفس کی چھوٹی چھوٹی لوازمات خود ہی سمجھ جائے گی کچھ مس طوبہ آپ کو سیکھا دیں گی، آپ ان کے ساتھ جائیں، آج ہماری دس بجے ایک جگہ میٹنگ ہے پھر وہاں آپ کو میرے ساتھ جانا ہے ایک ہفتہ آپ کو بس سب دیکھنا اور سیکھنا ہے اس کے بعد میری ہر میٹنگ کی سر دردی صرف آپ کی ہو گی کلیئر مس ام ہانی؟؟؟"

"جی سر"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہانی پرجوش سی بولی تھی

وہ مس طوبہ کے ساتھ آئی تھی جس نے اسے کچھ چیزیں بتائی تھیں ایک گھنٹہ وہ ادھر کام سمجھ کر دوبارہ اپنے کیبن میں آکر بیٹھی تھی وہ عبایا بھی پہن چکی تھی

"یااللہ میں روز کے سوٹ بدلنے سے کتنی پریشان تھی اس تیرے بندے نے میرا مسئلہ حل کر دیا"

وہ خوبصورت سٹالر سے حجاب کیے پر سکون سی بیٹھ گئ تھی

"سر دس بجے سے پہلے کافی پیتے ہیں بھجوا دینا"

طوبہ کی بات یاد آئی تھی اس نے اس کی دی ہوئی ڈائری سے نمبر ملایا تھا

"لڑکا کچھ دیر پہلے ہی گیا ہے اس کے باپ کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے"

دوسری طرف سے کچن میں موجود بندے نے اسے مطلع کیا تھا

"باس کو خوش رکھنا"

مامی کی آواز کانوں میں گونجی تھی

وہ جلدی سے اٹھ کر تھوڑی آگے جا کر سائیڈ پر موجود چھوٹے سے کچن میں آئی تھی جہاں ہر سامان موجود تھا وہ کافی بنا کر خود ہی ہادی کے آفس آئی تھی

"سر آپ کی کافی"

"بہت اچھے وقت پر لائی ہیں ابھی جو میٹنگ ہے اس کا بہت پریشر ہے مجھ پر سر پھٹ رہا تھا"

ہادی نے فوراً کافی کا مگ منہ کو لگایا تھا

"ارے واہ کیا کافی بنائی آج تبریز نے، ساری تھکاوٹ کھینچ لی میری مزہ آ گیا"

"سر وہ۔۔۔۔یہ۔۔۔"

اس سے پہلے کہ ہانی بات مکمل کرتی ہادی نے اسے میٹنگ کی فائل دے کر اسے پڑھنے کو کہا تھا

ہانی ادھر ہی موجود صوفہ پر بیٹھ کر آج کی میٹنگ کے پوائنٹس سمجھنے کی کوشش کرنے لگی تھی جو کچھ سمجھ آ رہے تھے کچھ اوپر سے گزر رہے تھے وہ پریشان سی ہادی کو دیکھ رہی تھی جو وائٹ ڈریس شرٹ پہنے کرسی پر نیم دراز سا کافی پی رہا تھا اور چیر بھی گھما رہا تھا

"چلیں مس ہانی؟؟؟"

وہ تیزی سے اٹھا اور اپنا کوٹ پہن کر اب گلاسز لگاتا ہوا ہانی سے مخاطب تھا

"جی سر"

وہ بھی اٹھی تھی

وہ دونوں ساتھ ہی نیچے آئے تھے

"میری شروع سے عادت ہے میں نے ہر کام کے لئے ورکر رکھا ہے مگر اپنی گاڑی میں خود ہی ڈرائیو کرتا ہوں"

وہ اپنی گاڑی کی طرف اشارہ کرکے بولا تھا اس نے آگے کا دروازہ ہانی کے کھولا تھا

ہانی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی ہادی نے حسب عادت تھوڑی دیر بعد سگریٹ دانتوں میں دبا کر لائٹر نکالا تھا

ہانی کو شروع سے ہی سگریٹ سے شدید مسئلہ تھا مگر وہ خاموش رہی ہادی مزے سے کش لیتا ہوا اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا

"سر گاڑی روک دیں"

ہادی نے فوری اس بات پر عمل کیا تھا

ہانی نے تیزی سے اتر کر قے کی تھی

ہادی پریشان سا اسے دیکھ رہا تھا

"آپ ٹھیک ہیں کسی ہسپتال لے چلوں؟؟؟"

"نہیں۔۔۔بس۔۔۔مجھے سگریٹ سے ایسا ہو جاتا ہے اب ٹھیک ہوں"

ہادی شرمندہ سا اب گاڑی کے چاروں دروازے کھول کر ائیر فریشنر کر رہا تھا

"آپ پہلے بتا دیتیں ہانی"

وہ اندر بیٹھنے کا اشارہ کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا

باقی کا سفر خاموشی سے گزرا تھا

میٹنگ کی جگہ پر پہنچتے پہنچتے اور واپسی تک رات کے آٹھ بج چکے تھے میٹنگ شہر سے دور ایک ہوٹل میں تھی

"میں آپ کو گھر چھوڑ آؤں گا آج"

ہادی نے رِسٹ واچ پر نظر ڈال کر کہا تھا

"کچھ کھائیں؟؟"

وہ اتر کر پیک کھانا گاڑی میں ہی لایا تھا کھانا کھا کر وہ جلدی سے باہر گیا تھا

ہانی آرام آرام سے کھانا کھاتی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر ہادی پر پڑی تھی جو گاڑی سے دور ایک چیئر پر بیٹھا سگریٹ پی رہا تھا ہانی کو اس احترام پر عجیب سی خوشی ہوئی تھی اس کے لب بے سبب مسکرا دیئے تھے

ـ*****************

ـ**************

صبح کا وقت تھا سب ناشتے کی ٹیبل پر موجود تھے سعدیہ حسب عادت ہر کام میں ہاتھ بٹا رہی تھی مگر پروین بیگم نے اس کی ایک بھی نا مانی تھی وہ اسے اچھے سے تیار کروا کر میز پر لے کر آئی تھیں زوہیب بھی ہمراہ تھا

"ارے رابی اب تک کیوں نہیں اٹھی۔۔۔۔ جاؤ قارزرا لے کر آؤ اسے "

پروین بیگم نے سعدیہ کو پراٹھا اور آملیٹ دیتے ہوئے کہا تھا

اتنے میں رابی جمائی روکتی سب میں آکر بیٹھی تھی

"اموں بہت بھوک لگی ہے جلدی سے ناشتے دیں مجھے "

رابی نے بنا کسی کو بھی دیکھے کہا تھا

زوہیب نے پروین بیگم سے پہلے اپنی پلیٹ رابی کے آگے رکھی تھی

"یہ لو میری گڑیا"

وہ خلوص سے بولا تھا

رابی نے ایک نظر سب پر ڈال کر چپ چاپ ناشتہ کرنا شروع کیا تھا

"واہ آپی یہ تم ہی ہو ؟؟؟ اتنی چپ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں ؟؟؟"

وقار نے رابی کو چٹکی کاٹ کر آہستہ سے کہا تھا اس پر بھی وہ خاموش رہی۔۔۔۔ناشتہ اٹھایا جا چکا تھا اب پروین بیگم ٹی۔وی لاؤنج میں سب میں آکر بیٹھی تھیں جہاں رابی کے علاوہ سب موجود تھے وہ ہینڈ فری لگا کر چھت پر جا چکی تھی آج موسم اچھا تھا بادل گھرے تھے ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی

"بیٹا پھر کیا ارادے ہیں کہاں لے کر جا رہے ہو سعدیہ کو گھمانے؟؟؟"

"چچی دبئی سے صبح ہی کال آئی تھی کچھ مسئلے چل رہے ہیں بس کل کی ٹکٹ کروا کر واپسی کا ارادہ ہے، سعدیہ تم اپنی تیاری دیکھ لو وہاں بہت گرمی ہے تم ایسا کرو کچھ دیر تک میرے ساتھ چلو تھوڑی گرمی کی شاپنگ کروا دوں"

اس نے یک مشت دونوں کو مخاطب کیا تھا

"جی کپڑے ہیں میرے۔۔۔۔۔۔۔۔۔پاس"

سعدیہ یہ بولنا چاہتی تھی مگر جھوٹ بولنے میں نقصان اس کا اپنا تھا کیوں کہ عرصہ ہوا تھا اسے لان کے کپڑے لئے اس نے خاموشی سے سر ہلایا تھا

"ٹھیک ہے بیٹا تم سعدیہ کو دبئی میں ضرور گھمانا پھرانا، کاروبار کے چکر میں سعدیہ کو نظر انداز نہ کرنا، میں رابی کو کہتی ہوں آپ دونوں کے ساتھ چلنے کو اسے ساری اچھی مارکیٹس کا پتہ ہے"

"آنٹی میں خود کہہ دیتی ہوں کدھر ہے وہ؟؟؟"

سعدیہ نے اٹھتے اٹھتے پوچھا تھا

"بیٹا اوپر گئی ہے وہ چھت پر، میں زرا کام دیکھ لوں"

سعدیہ کو اوپر واک کرتی مزے سے میوزک سنتی رابی نیچے سے نظر آ گئی تھی وہ اس کے پاس اوپر آئی تھی رابی نے ہینڈ فری نکال کر سعدیہ کی طرف مسکرا کر دیکھا تھا

"سعدیہ آپی دیکھیں کتنا مزے کا موسم ہو رہا ہے، پتہ ہے ایسے موسم میں میرا دل کرتا ہے مجھے پنکھ لگ جائیں اور میں اڑڑڑڑڑ۔۔۔۔۔۔ جاؤں"

رابی دوپٹہ پھیلا کر جھوم کر بولی تھی

"رابی اللہ تمہیں سچ میں پھنکھ لگا دے، تم بہت خوش نصیب ہو"

سعدیہ اداس سی بولی تھی

"میں کہاں سے خوش نصیب ہوں جب سے ہوش سنبھالا ہے اموں کی باتیں سن رہی ہوں، میری ہر خوشی میں نقص نظر آتا ہے ان کو"

"بہت ہی تنگ ہوں میں قسم سے، مگر میرا گزارا بھی نہیں اموں کے بغیر جس دن دو نقط نا سنائیں کھانا نہیں ہضم ہوتا مجھے اتنا ڈھیٹ کر دیا ہے"

"ھاھاھاھاھا"

وہ ایک بار پھر دل سے ہنسی تھی

"یہی خوش نصیبی ہے تمہاری گڑیا"

"آپ بھی گڑیا کہیں گی مجھے ؟؟"

وہ ایک دم سنجیدہ ہوئی تھی

"جی۔۔۔۔زوہیب کی گڑیا میری گڑیا"

ھوہ رابی کا ہاتھ محبت سے پکڑ کر بولی تھی

"ماں باپ کی ڈانٹ کتنی بھی سخت ہو رات کی نیندیں نہیں اڑاتی، تکیہ نہیں بھگوتی، کیوں کہ اس میں محبت ہوتی ہے۔۔۔۔۔غیروں کی اونچی آواز بھی جینے کا حق چھین لیتی ہے"

"یتیمی اور مسکینی وہ گناہ ہے جس کی سزا ہر انسان دینا اپنا حق سمجھتا ہے، گھڑی کی ٹک ٹک بھی کسی کوڑے۔۔۔کسی چابک کی مانند لگتی ہے"

سعدیہ آبدیدہ ہوئی تھی

"ارے سعدیہ باجی اب تو بدل گیا نا سب زوہیب بھائی جیسے ذمہ دار اور محبت کرنے والے انسان آپ کے همسفر بن گئے ہیں"

رابی نے اسے پیار سے پچکارا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"چلو میں تمہیں لینے آئی تھی کل ہم دبئی جا رہے ہیں، میرے پاس گرمی کے کپڑے بہت کم ہیں وہ لینے کے لئے جا رہے ہیں میں اور زوہیب اور تم میرے ساتھ چلو گی"

سعدیہ نے آنسو صاف کرتے ہوئے مسکرا کر کہا تھا

"دبئی؟؟؟؟؟؟؟؟ مگر ایسے کیسے؟؟؟"

سعدیہ نے رابی کے ردعمل پر حیرانگی سے دیکھا تھا

"میرا مطلب ہے کل رات تک تو ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا بتایا زوہیب بھائی نے؟؟؟ اور ابھی دن ہی کتنے ہوئے ان کو پاکستان میں آئے ہوئے؟؟؟"

رابی نے ہونٹوں پر زبان پھیر کر بات کو بمشکل سنبھالا تھا

"وہ کچھ مسئلہ ہو گیا ہے کاروبار میں ان کا وہاں ہونا ضروری ہے، چلو نیچے چلتے ہیں تم تیار ہو جاؤ"

سعدیہ نے نیچے جاتے ہوئے اسے کہا تھا

جانے کی بات پر رابی کا دل بجھ سا گیا تھا وہ بے دم سی چلتی ہوئی نیچے آئی تھی بے دلی سے تیار ہو کر وہ گاڑی میں آ کر بیٹھی تھی

مختلف دوکانوں سے زوہیب نے سعدیہ کو ہزاروں کی خریداری کروائی تھی اب اس نے گاڑی ایک جگہ روک دی تھی رابی جو اپنی سوچوں میں غرق تھی گاڑی رک جانے پر حال میں واپس آئی تھی

"سب لے لیا ہے میں نے زوہیب اب کچھ نہیں رہتا"

سعدیہ جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی وہ فورن مسکرا کر بولی تھی

"ہاں مگر ہماری گڑیا کی چاٹ تو رہتی ہے نا؟؟؟"

وہ رابی کی طرف پیچھے دیکھ کر بولا تھا

"جی۔۔۔زوہیب بھائی"

وہ پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ اتنا ہی بول پائی تھی

موسم جو صبح کا ہی خراب تھا اب بوندا باندی شروع ہو چکی تھی

"بارش۔۔۔۔۔۔۔"

رابی فورن باہر نکلی تھی وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر بارش کے ننھے قطرے مٹھی میں بھر رہی تھی

"سعدیہ اندر بیٹھی ہاتھ باہر نکال کر موسم کا مزہ لے رہی تھی جبکہ زوہیب بھی باہر نکلا تھا

بارش تھوڑی تیز ہوئی تھی

رابی بارش میں مگن کھڑی تھی جبکہ زوہیب اپنے گیلے بالوں میں ہاتھ پھیرتا اس کے پاس آیا تھا

"آج تو پکوڑے کھانا بھی بنتے ہیں نا گڑیا؟؟؟وہ گھر جا کر کھلاؤ گی یا یہی کھالیں؟؟؟"

رابی نے اپنے گیلے چہرے سے زوہیب کی طرف دیکھا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"آپ کل مت جائیں زوہیب۔۔۔۔بھائی پلیز۔۔۔۔میں۔۔۔میں ابھی مینٹلی تیار نہیں ہوں"

وہ اپنی اس اچانک کی بے تکی فرمائش پر خود بھی حیران ہوئی تھی

زوہیب نے حیرانگی سے اس کی آنکھوں میں دیکھا تھا وہ رو رہی تھی اس کے چہرے پر ساری نمی بارش کی بوندوں کی نہیں تھی۔۔۔۔جو اس کی آنکھوں میں وہ پڑھ چکا تھا اس کا مطلب شاید رابی ابھی خود بھی نہیں جانتی تھی

"زوہیب؟"

سعدیہ کی آواز نے وہ سکتہ توڑا تھا

"جی؟؟؟۔۔۔۔۔جی۔۔۔زوہیب کی جان؟؟"

وہ جواب سعدیہ کو دے رہا تھا مگر نظریں ہنوز رابی کی لال ہوتی آنکھوں پر تھیں

"پتہ ہے جب بھی بارش ہوتی تھی میں یہ خواہش کرتی تھی کاش کبھی ایسی بارش بھی ہو جب ہم ساتھ ہو اور آج یہ وقت آگیا میں بہت خوش ہوں"

"چلو باہر آجاؤ اس لمحے کو یادگار بناتے ہیں ہماری محبت کی پہلی بارش"

زوہیب نے رابی کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے دروازہ کھول کر سعدیہ کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا تھا وہ نحیف وجود گویا جینے لگا تھا وہ بھی اپنی زندگی کا مطلب جاننے لگی تھی

"چلو گڑیا چاٹ کا مزہ لیتے ہیں"

وہ رابی کو مخاطب کرتے ہوئے فوڈ ایریا میں اندر کی طرف بڑھ گیا تھا جہاں لوگوں کا رش آج موسم کی مناسبت سے کافی زیادہ تھا رنگ رنگ کی خوشبوئیں ہوا میں گھل رہی تھیں جس سے بھوک کو اور اشتعال آرہا تھا

وہ تینوں ایک سائیڈ ٹیبل پر بیٹھ چکے تھے رابی خود کو بمشکل نارمل کیئے ہوئے تھی وہ اب سی سی کرتی چاٹ کھا رہی تھی جبکہ اس کا ساتھ سعدیہ نے بھی دیا تھا

زوہیب سعدیہ کو خوش دیکھ کر دل سے خوش نظر آرہا تھا سعدیہ کے لئے یہ سب بلکل کسی خواب کی مانند تھا

زوہیب کو سعدیہ میں اتنا مگن دیکھ کر حسد تو بلکل نہیں ہوا تھا وہ دونوں کی خوشی سے ناخوش نہیں تھی مگر سچ تو یہ ہے وہ خوش بھی نہیں تھی۔۔۔۔۔۔۔کچھ تھا جو اس کی بے چینی کی وجہ تھا دماغ مسلسل اس رویے کی تردید کر رہا تھا مگر دل تھا کہ دھرنا دے کر بیٹھا تھا۔۔۔

بارش تیز ہوگئی تھی لوگ بہت خوش تھے کیوں کہ ابرِ رحمت کافی ہفتوں بعد کھل کر برسا تھا۔۔۔

مٹی کی بھینی بھینی خوشبو ہر طرف پھیل چکی تھی جَل تَھل کا سماں تھا باہر بھی اور ان تینوں نفوس کے دلوں میں بھی۔۔۔۔۔۔

شروعات ہو یا اختتام دل بے چین ہی ہوا کرتا ہے۔۔۔۔ سعدیہ اور زوہیب کا دل اس خوبصورت رشتہ سے خود کو مکمل ہونے پر بے چینی کی حد تک پر سکون محسوس کر رہا تھا جبکہ رابی کا دل آج شاید پہلی بار اپنے دھڑکنے کا ثبوت دے کر شدت سے بے چین ہوا تھا۔۔۔

ــ"**********"**

"مامی آج تو موسم خراب ہے دل کر رہا ہے چھٹی کر لوں، گھر بیٹھ کر کچھ پکا کر کھاتی ہوں"

ہانی یہ بات صرف سوچ سکتی تھی اتنے میں آفس کی گاڑی نے اپنے مقررہ وقت پر ہارن دیا تھا وہ عبایہ پہنے تیار کھڑی تھی وہ مامی کو بتا کر جلدی سے گاڑی میں بیٹھی تھی

کچھ دیر میں اب وہ آفس میں تھی آج اس کو آفس میں ایک ہفتہ ہو چکا تھا اب کچھ کچھ کام اس کو سمجھ آنے لگا تھا اور ہادی نے اس پر کچھ ذمہ داریاں بھی ڈالی تھیں آج ان دونوں کو لاہور سے اسلام آباد ایک ضروری میٹنگ کے لئے شام تک پہنچنا تھا

"السلام علیکم سر گڈ مارننگ"

"وعلیکم السلام"

ہادی نے فون پر کسی سے بات کرتے ہوئے مختصر کہا تھا اب وہ کال کاٹ کر بیٹھ گیا تھا آج اس خاص میٹنگ کے لئے ہادی کی تیاری بھی خاص تھی وہ روز سے زیادہ جاذبِ نظر لگ رہا تھا

"سر آج بارہ بجے ہماری اسلام آباد کی فلائٹ ہے اس سے پہلے آپ کو تاج بلڈرز سے ٹینڈر کے بارے میں ڈیل فائنل کرنی ہے اس کے بعد آپ کو اپنی مام کو کال کرنی ہے دوائی کا پوچھنا ہے اور اس کے بعد آپ کا فی۔۔۔۔"

"مس ہانی مام اب ٹھیک ہیں اب دن والی دوائی اسٹاپ کروادی ہے ڈاکٹر نے صبح ان کو دوائی دے کر آ رہا ہوں، آپ بہت پیار سے میری مام کی دوائی ڈیلی مجھے یاد کرواتی ہیں آئی لائک اٹ ویری مچ"

وہ چیر گھماتا ہوا اپنے خاص انداز میں بولا تھا

"اِٹس مائی ڈیوٹی سر"

وہ کندھے اُچکا کر بولی تھی

مسٹر عابد ناک کر کے اندر آئے تھے

"سر اسلام آباد میں تیز بارش اور طوفانی موسم کی وجہ سے فلحال تمام فلائٹ ڈیلے ہیں، آپ کو ویٹ کرنا پڑے گا یا پھر آپ اگر ابھی بائے روڈ جاتے ہیں تو یہاں سے آپ کو ابھی نکلنا ہو گا"

عابد صاحب نے اپنی ڈیوٹی پوری کی تھی

"یہ میٹنگ پہلے ہی مام کی طبیعت کی وجہ سے ایک بار کینسل کروا چکا ہوں اگین ان کو انکار نہیں کر سکتا ہم ابھی نکلتے ہیں"

وہ اپنا ضروری سامان لے کر نیچے گاڑی کی طرف آیا تھا ہانی بھی کچھ فائلز کے ہمراہ پیچھے آئی تھی

"ہانی وہاں کا موسم ایسے ہی خراب رہا تو یا تو ہمیں اگین بائے روڈ آنا ہو گا یا رات وہی رکنا پڑے گا دونوں صورتوں میں آپ گھر صبح ہی جا پائیں گیں"

ہادی گاڑی کا دروازہ کھلنے کے لئے ہاتھ رکھ کر بولا تھا

"میں گھر بتا دیتی ہوں سر"

ہانی پیچھے کا دروازہ کھول کر بولی تھی

"مس ہانی آپ بھی آگے ہی بیٹھیں ورنہ لوگ مجھے آپ کا ڈرائیور سمجھیں گے"

"جی سر"

ہانی بے دلی سے آگے بیٹھ گئی تھی

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ابھی بارش آئی نہیں تھی کالے بادل ڈیرہ جما کر بیٹھ گئے تھے لاہور جیسے گنجان آباد شہر میں یہ موسم کسی خوبصورت خواب جیسا ہی تھا

سفر شروع ہوا تھا ہانی نے ماموں کو فون کر کے آگاہ کر دیا تھا اب وہ پُر سکون سی آنکھیں بند کیئے سر سیٹ پر رکھ کر لیٹ گئی تھی

باہر بوندا باندی شروع ہو چکی تھی گاڑی موٹروے پر چڑھ گئی تھی اب موسم اور بھی حسین لگ رہا تھا ہادی نے گاڑی چلاتے ہوئے بے دھیانی میں آنکھیں بند کیئے اس مجبور لڑکی کو دیکھا تھا جو اس کی آج تک کی ہر سیکرٹری سے الگ تھی صرف کام کی بات کرنے والی، مخصوص پیشہ وارنہ لہجہ اپنائے ہوئے وہ لڑکی بہت معصوم سی لگی تھی ہادی کو اس کے اندر کی بے بسی اور اداسی اس کے چہرے پر ہر وقت موجود نظر آتی تھی

کسی بھی قسم کے مصنوعی آرائش سے وہ پاک چہرہ بہت حسین تھا اس کی کالی موٹی آنکھیں، مناسب خوبصورت ہونٹ اور اس کا گورے اور سانولے کے درمیان والا صاف اور پر کشش رنگ کسی طرح سے بھی معمولی نہیں تھا اس کی مجبوری ضرور عام تھی مگر وہ خود اس عبائے اور سادگی میں بھی بہت خاص تھی۔۔۔

ایک پل کے لئے ہادی کا دل دھڑکنا بھول گیا تھا باہر کا موسم اس منظر کو اور بھی بے چین بنا رہا تھا ہانی نے اپنے چہرے پر کسی کی آنکھوں کی تپش محسوس کی تھی اس نے گھبرا کر آنکھیں کھول دی تھیں ہادی نے فوراً اپنی نظر کا زاویہ بدلا تھا

وہ آنکھیں ملستی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی اب وہ فائل کھول کر آج کی میٹنگ کے پوائنٹس دیکھ رہی تھی ساتھ ساتھ وہ ہادی سے ڈسکس بھی کر رہی تھی ہادی تو بس ہاں ناں میں جواب دے کر اس کا پاکیزہ چہرہ دیکھنے کا بہانے ڈھونڈ رہا تھا

ہانی کی وہ حِس جو اللہ نے خاص عورت کو اپنے بارے میں مرد کی سوچ پرکھنے کے لئے دی ہے وہ خاص سینسر اس کے دل و دماغ میں بجنے لگا تھا وہ فورا بولی تھی

"اس نے فائل بند کر دی تھی سر اگر آپ کو برا نا لگے تو میں پیچھے بیٹھ جاؤں ذرا آبادی میں میرا مطلب ہے مین سٹی میں جائیں گے تو میں آگے بیٹھ جاؤں گی"

"Yeah sure"

وہ دل کے ناں ناں کرنے کے باوجود گاڑی روک کر بولا تھا

ہانی بارش میں جلدی سے پیچھے کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی تھی اب وہ قدرے پر سکون تھی

ہادی نے کلر کہار پہنچ کر وہاں کی مشہور طعام گاہ میں گاڑی روک دی تھی جیسے جیسے اسلام آباد کے قریب کا ایریا آ رہا تھا بارش زور پکڑ رہی تھی

"ہانی باہر ئیں کھانا کھاتے ہیں"

ہادی نے گاڑی روک کر نرمی سے کہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہانی نے صبح ناشتہ بھی ٹھیک سے نہیں کیا تھا اب ٹھنڈے موسم کی وجہ سے بھوک نے اور بھی زور پکڑا تھا وہ بھی جلدی سے باہر آئی تھی

بارش کا اندازہ اندر بیٹھ کر نہیں ہو رہا تھا مگر باہر نکلنے پر اس کی تیزی کا پتہ چلا تھا

وہ روڈ سے مین ایریا کا جتنا فاصلہ تھا وہ دونوں تقریبا بھیگنے کو تھے دونوں کپڑے جھاڑتے چیئرز پر بیٹھے تھے کھانے کا آرڈر دے دیا گیا تھا

"سر کچھ اور لیں گے آپ؟؟"

ویٹر نے کھانا اٹھاتے پوچھا تھا

"نہیں۔۔۔ہانی آپ کچھ لیں گی؟؟"

ہادی نے ٹشو سے منہ صاف کرتے پوچھا تھا

"چائے"

بے اختیار ایسے موسم میں ہر لڑکی کی زبان پر آیا ورد گونجا تھا

"ایک کافی،ایک چائے"

اب دونوں چسکیاں بھرتے موسم سے لطف اندوز ہو رہے تھے

"میں آتا ہوں"

ہادی،ہانی سے دور جاکر اب ایسے موسم میں اکثر لڑکوں کا پسندیدہ کام۔۔۔۔ تمباکو نوشی

۔۔۔۔ سگریٹ سلگا رہا تھا

اب وہ ہانی کے پاس آیا تھا ہانی چائے پی چکی تھی دونوں گاڑی کی طرف تیزی سے گئے تھے ہانی آگے بیٹھی تھی

اسلام آباد جاکر میٹنگ اٹنڈ کرنے کے بعد وہ دو کمرے بک کر کے سونے لیٹ گئے تھے

ہانی دن بھر کی تھکی تھی اس مہنگے ہوٹل کا نرم بستر اسے گویا لوری سنا رہا تھا وہ جلدی سو گئی تھی

جبکہ ہادی اپنے کمرے میں لیٹا نیوز دیکھ رہا تھا مگر دل و دماغ ہانی میں الجھا ہوا تھا

دل اسے دیکھنے کی بے وقت فرمائش کر رہا تھا

رابی جب سے مارکیٹ سے آئی تھی اپنے کمرے میں لیٹی ہوئی تھی بارش شام تک رک گئی تھی مگر مون سون بارش کا سپیل کسی بھی وقت دوبارہ شروع ہو سکتا تھا

موسم کی مناسبت اور زوہیب اور سعدیہ کی جانے کی وجہ سے رات کا کھانا خاص اہتمام سے بنایا گیا تھا

پروین بیگم نے وقار کی مدد سے کافی ڈشز بنالی تھیں یہی وجہ تھی کھانا آج ڈائینگ کی بجائے نیچے چٹائی بچھا کر لگایا گیا تھا سب ہاتھ دھو کر دستر خوان پر بیٹھ رہے تھے پورا گھر مزے دار طرح طرح کے کھانوں کی باس سے مہک رہا تھا رابی غائب تھی

پروین بیگم اس کو بلانے کمرے میں آئی تو وہ چادر اوڑھے سو رہی تھی

"بیٹا آج زوہیب کی شادی کی اور انکے جانے کی دعوت کا اہتمام کیا ھے میں نے اپنے بیٹے اور بہو کے لیئے۔۔۔۔سب اکیلے پکالیا تم خود نہیں آئی تو میں نے بھی نہیں بلایا کچن میں مگر اب کم از کم سب کے ساتھ دستر خوان پر تو بیٹھ کے میزبان ہونے کا فرض پورا کرلو، تم اتنی بد لحاظ تو نہیں تھی یہ تربیت تو نہیں دی میں نے تمہیں؟؟؟؟"

پروین بیگم کی بات پر رابی کو اپنی غلطی کا شدت سے احساس ہوا تھا

"بس اموں سر درد اور باڈی پین ہے بخار ہو گیا ہے شاید،"

وہ شرمندہ سی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

"میرا بچہ عورت ہو تم، عورت سب سے آگے اپنی ذمہ داری، اپنا فرض اور دوسروں کی تکلیف رکھتی ہے اور پھر جب گھر میں مہمان ہو تو اسے سستی اور بستر توڑنا زیب نہیں دیتا، کل اگلے گھر جانا ہے تم نے یہ سر درد جسم درد بخار یہ تو بہانے سمجھے جاتے ہیں سسرال میں لہذا ابھی سے ان کو نظر انداز کر کے چلتی پھرتی نظر آؤ، اللہ تمہارے نصیب اچھے کرے اچھا گھر اور شوہر دے تمہیں مگر میری جان ہم والدین کتنا بھی دیکھ بھال لیں ہم بیٹی کے نصیب سے نہیں لڑ سکتے۔۔۔۔"

پروین بیگم سمجھ گئی تھیں اب وہ تھوڑا سا بھی کچھ کہیں گی تو وہ خود کو رونے سے روک نہیں سکے گی وہ جلدی سے اٹھ گئی تھیں

"امی میں منہ دھو کر بس دو منٹ میں آتی ہوں"

رابی چادر ہٹا کر بیٹھ گئی تھی پروین بیگم جا چکی تھیں

"میں سعدیہ باجی اور زوہیب بھائی کو خوشی خوشی الوداع کروں گی اللہ ان کو ہمیشہ ساتھ میں آباد اور خوش رکھے امین، زوہیب بھائی صرف سعدیہ باجی کے لئے بنے ہیں"

ایک آنسو اس کے گال پر آیا تھا جسے اس نے مسکرا کر صاف کر لیا تھا وہ تیزی سے منہ دھو کر پونی ٹیل کر کے دل سے سب کو سلام کر کے دستر خوان پر آکر بیٹھی تھی

بہت اچھے ماحول میں کھانا کھایا گیا تھا

اب سب چھت پر ٹھنڈی ہوا میں چارپائیوں پر آکر بیٹھ گئے تھے سب کی چائے پروین بیگم نے رابی اور وقار کے ہاتھ اوپر ہی بھیجی تھی سب خوشگوار موسم میں چسکیاں بھرتے گپ شپ لگا رہے تھے

"بیٹا صبح کب کی فلائٹ ہے؟؟؟"

شفیق صاحب نے زوہیب سے پوچھا تھا

"چچا جی کل دن دس بجے تک ایئر پورٹ پہنچنا ضروری ہے فلائٹ گیارہ بجے کی ہے"

"چلو میں چھوڑ آؤں گا فیکٹری بعد میں چلا جاؤں گا"

شفیق صاحب نے چسکی لے کر کہا تھا

"ارے میں بھی جاؤں گی اپنی بہو کے ساتھ"

پروین بیگم نے بڑا گھونٹ بھر کر کہا تھا

"اموں مجھے بچپن سے ایئرپورٹ اور جہاز دیکھنے کا بڑا شوق ہے میں بھی جاؤں گا"

وقار نے بھی لقمہ دیا تھا

"یار بہت تنگ ہو کر جانا پڑے گا پھر سب کو"

شفیق صاحب نے سواریوں کی تعداد سوچ کر کہا تھا

"تین لوگ آرام سے بیٹھ جائیں گے پیچھے ابو جی، آپی ویسے بھی نہیں جا رہیں"

وقار نے گویا تابوت پر آخری کیل ٹھوکا تھا

رابی نے مسکرا کر سب کی طرف دیکھا تھا وہ واقعی نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"آپ سب چلے جانا میں سکون سے نیند پوری کروں گی"

نارمل لگنے کے چکر میں اس نے بے تکی بات کی تھی زوہیب کو گزشتہ دن کے بعد اس کی آنکھوں میں نظر آتی بغاوت سے خوف آنے لگا تھا

کچھ دیر بعد سب سونے اپنے اپنے کمروں میں گئے تھے

رابی کا دل بہت اداس تھا یہ رات آج بہت بھاری تھی آج پھر اسے سونے کے لئے گولی کا سہارا لینا پڑا۔۔۔

صبح کے نو بج رہے تھے جب اس کی آنکھ کھلی تھی کچھ وقت دن اور رات میں فرق کرنے میں گزرا۔۔۔ جیسے ہی دماغ جاگا وہ بھاگ کر منہ پر پانی ڈال کر باہر آئی تھی جہاں گیٹ کے پاس چار بیگ رکھے ہوئے تھے

بس آخری آخری کام نپٹائے جا رہے تھے وہ سعدیہ کے پاس آکر بیٹھ گئی تھی

"پتہ ہے رابی کافی عرصے بعد مجھے لگا میں بھی زندہ ہوں، میں لاوارث نہیں ہوں، میرے اپنے بھی ہیں"

میں آپ سب کی اس محبت اس اپنائیت کو بہت یاد کروں گی"

اب سعدیہ باقاعدہ رونے لگی تھی

"میں بھی"

رابی کا تو ویسے ہی کھل کر رونے کا بہانہ چاہیے تھا وہ خود بھی سعدیہ کے گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی گھر کے سب افراد ان کے گرد جمع ہو گئے تھے سب آبدیدہ تھے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

دس بجنے کو تھے اب سامان گاڑی میں رکھا جارہا تھا آہستہ آہستہ سب گاڑی میں بیٹھ چکے تھے رابی دروازے میں کھڑی ہاتھ ہلا کر بظاہر سعدیہ کو جبکہ دل زوہیب کو نم آنکھوں سے الوداع کر رہا تھا بادل زور سے گرجے تھے

ساتھ ہی موٹے موٹے قطرے گرنا شروع ہوئے تھے مون سون کی بارش نے پھر سے اس رخصتی میں دخل اندازی کی تھی جب زخم تازہ اور گہرا ہو پھر بارش کا پانی بھی اس میں جلن پیدا کر دیتا ہے

۔۔۔آگ دل میں لگی ہو تو بارش اس آگ کو بجھانے کی بجائے اکثر سلگانے کا کام دیتی ہے۔۔۔

گاڑی روانہ ہو چکی تھی رابی دروازے میں کھڑی کبھی روتے آسمان کو دیکھتی کبھی چلتی گاڑی کو۔۔۔۔

بارش تیز ہوئی تھی وہ چھت پر جا کر دھاڑیں مار مار کر روئی تھی

اس معصوم محبت پر جس میں اس کے دماغ کا کوئی قصور نہیں تھا یہ جرم تو جانتے بوجھتے فقط دل کی جرأت تھا مگر اب پورا جسم اس کی تکلیف کی لپیٹ میں آ چکا تھا۔۔

محبت بہت بے باک اور من موجی فطرت کی ہوا کرتی ہے، نا ہو تو۔۔۔۔۔شادی کے نام پر ہر حد پار کر کے بھی اپنے ھمسفر سے نہیں ہوتی۔۔۔۔۔اور کبھی فقط ایک نگاہ ہی بنا جسم کی محتاجی کے سید ھا دل پر اثر کر جاتی ہے۔۔۔

محبت ایک احساس کا نام ہے کبھی ساتھ موجود شخص کے ساتھ ساری عمر گزار کر بھی یہ جنم نہیں لے پاتا اور کبھی میلوں دور بیٹھا وجود اپنے لمس سے آپ کو ہر پل بے چین رکھتا ہے۔۔۔

محبت تو رب کی خوبی ہے۔۔۔ یہ اپنے مطلب کی پاکیزگی کو جانتے ہوئے ہو جائے تو انسان زندگی کا مطلب سمجھ جائے۔۔۔

محبت تو کسی تیسری چیز کی محتاج ہوا ہی نہیں کرتی۔۔۔ سچ تو یہ ہے جو محبت جسم کی محتاج ہو وہ محبت کی "میم" سے بھی محروم ہیں۔۔۔ پورا لفظ محبت تو میرے رب کی خاص عطاء ہے۔۔۔

رابی کسی بن پانی مچھلی کی طرح اس بارش میں تڑپ رہی تھی اس کی ہر تکلیف بے سدھ تھی کیوں کہ وہ شخص کسی اور کا ھمسفر بن چکا تھا وہ اب کسی کا شوہر تھا مگر دل بنا اسے پانے کی ضد کے بس اس کے چلے جانے پر ہر حد پار کیئے بس رو رہا تھا۔۔۔

ایک شادی شدہ انسان سے محبت وہ بھی اتنی آسانی سے ؟؟؟ یک طرفہ ؟؟؟؟

محبت اندھی ہوا کرتی ہے۔۔۔۔۔ اور دل واقعی دیوانہ۔۔۔۔۔

آج یہی تو ثابت ہوا تھا۔۔۔۔

۔*****************

ہانی اور ہادی واپس لاہور بائے ایئر آ چکے تھے دونوں نے آج دن کی آف لی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہانی جا کر دوبارہ سے سو گئی تھی جبکہ ہادی ماں کے پاس آ کر بیٹھا تھا

"بیٹا آج کچھ بدلے بدلے لگ رہے ہو کیا بات ہے؟؟؟"

صبیحہ بیگم اس محل نما گھر میں بیٹھی بارش کا لطف لیتی ہادی کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھیں جس پر ہادی حیران ہوا تھا

"نہیں ماں بس ہر میٹنگ میری توقع سے زیادہ کامیاب جا رہی ہے جب سے ہانی آئی ہے بس اسی لئے پُر سکون ہوں، خوش بھی"

ہادی کے دل نے بلا ضرورت ہانی کا نام لے کر اپنی تسکین کی تھی

"ہانی؟؟؟؟"

صبیحہ بیگم پوری طرح بیٹے کی طرف متوجہ ہوئی تھیں

"جی ماں نئی پرسنل سیکرٹری ہائر کی ہیں بہت نیک بہت ایمان دار بہت محنتی لڑکی ہیں"

ہادی جتنی عقیدت اور محبت سے ہانی کا ذکر کر رہا تھا ماں اس کا مطلب جان رہی تھیں وہ بے سکون ہوئی تھیں

"کب؟؟؟ آپ تو مجھے بزنس میں ہونے والی ہر اونچ نیچ بتا دیتے ہیں نا ہادی پھر یہ مجھے آج کیوں پتہ چل رہا ہے؟؟؟؟"

صبیحہ بیگم نے اچھا خاصا برا مانا تھا

"ایسی بات نہیں ہے ماں بس ان دنوں آپ کی طبیعت کافی خراب تھی بس اسی لئے۔۔۔۔اپ کو بتانا یاد نہیں رہا آپ کل میرے ساتھ آفس چلیں ملوادوں گا وہ بہت اچھی ہیں آپ کو دلی خوشی ہو گی ان سے مل کر"

ہادی ماں کے پیروں میں محبت سے ان کا ہاتھ پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

"کل نہیں مگر جلد ہی میں ضرور چکر لگاؤں گی"

صبیحہ بیگم نے آج سے پہلے ہادی کو ایسے کسی لڑکی کے لئے بے چین نہیں دیکھا تھا ان کا ماتھا ٹھنکا تھا وہ کم از کم اپنے ارب پتی بیٹے کو ایک معمولی سیکرٹری میں انوولو ہوتا برداشت نہیں تھی کر سکتیں۔۔۔

"اچھا بیٹا آپ جا کر ریسٹ کریں، پھر شام کی چائے پر ہوتی ہے بات"

ہادی ماں کا ہاتھ چوم کر اپنے کمرے میں آ گیا تھا

اگلی صبح ہادی آفس معمول سے لیٹ گیا تھا چونکہ آج کوئی خاص میٹنگ نہیں تھا وہ آج سے پہلے ایسے موقعے پر گھر پر ہی ماں کے ساتھ وقت گزارا کرتا تھا آفس کی معلومات عابد صاحب سے بس فون پر لے لیا کرتا تھا مگر آج تو دل نے گزشتہ دن اور رات بھی بمشکل گھر پر گزارا تھا وہ آیا تو ہانی ٹشو ہاتھ میں پکڑے سر پر ہاتھ رکھ کر بیزار سی بیٹھی تھی

وہ اپنے آفس میں جانے کی بجائے سیدھا اس کے پاس آیا تھا

"کیا ہوا مس ہانی آپ ٹھیک ہیں ؟؟؟"

"جی سر بس فلو ہے ساتھ ہلکا سا بخار۔۔۔۔۔ ٹیبلٹ لی ہے میں نے کچھ دیر میں ہو جاؤں گی

ٹھیک، آپ آفس میں جائیں میں آج کے ٹاسکس کی ڈیٹیل آکر دیتی ہوں"

اس کی آواز میں مسلسل کھانسنے کی وجہ سے کھر دراپن تھا

"نہیں آپ آرام کریں ریسٹ روم میں جا کر فائل مجھے دے دیں میں دیکھ لوں گا، چلیں اٹھیں"

"نو سر۔۔۔ میں ٹھیک ہوں بس ہلکا سا فلو ہی تو ہے"

ہانی کو اتنی کیئر پر شرمندگی نے آگھیرا تھا

"نہیں بس میں نے کہہ دیا نا اٹس مائی آرڈر"

ہادی کہہ کر چلا گیا تھا ہانی بخار میں تپ رہی تھی اسے واقعی ریسٹ کی اشد ضرورت تھی وہ ریسٹ روم میں

جا کر فورا سو گئی تھی

دن کے دو بج رہے تھے جب کوئی اس کے کمرے میں آیا تھا ہانی چونکہ گھر سے نزلاز کام کی دوا کھا کر آئی تھی یہی وجہ تھی کہ اس نے کافی لمبی نیند لی تھی وہ آنکھیں ملتی اٹھ کر بیٹھی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہادی دروازے میں کھڑا اسے دیکھنے آیا تھا

"میں گھر جارہا تھا سوچا آپ کو دیکھتا ہوا جاؤں"

"میں اب ٹھیک ہوں سر، میں بھی اب گھر جانا چاہتی ہوں"

وہ کہہ کر فوراا ٹھی تھی جس سے وہ چکرا کر گرتے گرتے بچی تھی

"آپ ٹھیک ہیں ؟؟؟"

ہادی فوراپاس آیا تھا گھبراہٹ میں ہادی نے ہانی کا ہاتھ پکڑ لیا تھا ہانی کی دل کی دھڑکن یک دم تیز ہوئی تھی اس نے فورا اپنا ہاتھ چھڑا یا تھا

"سر یہ آپ کیا کر رہیں ہیں ؟؟؟"

"آخر آپ بھی ؟؟؟؟"

"میں کل سے نہیں آؤں گی آفس"

وہ روتی ہوئی تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی آج اس نے آفس کی گاڑی میں جانے کی بجائے گھر جانے کے لئے رکشہ لیا تھا وہ ساری راستے بچوں کی طرح روتی رہی۔۔۔ جبکہ ہادی حیران پریشان اس کو جاتا دیکھ رہا تھا

گھر آئی تو ایک نیا تماشہ اس کا منتظر تھا

۔✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

"یہ کیا کر دیا میں نے وہ کیا سوچ رہی ہو گی میرے بارے میں ؟؟؟؟میری نیت غلط ؟؟؟؟"

"اللہ یہ کیا کر دیا میں نے ؟؟؟وہ اب کبھی نہیں آئے گی میں نے اپنی پہلی محبت کو اظہار سے پہلے ہی کھو دیا"

وہ سر پکڑ کر اپنے آفس میں بیٹھ گیا تھا ماں کی مسلسل کال پر وہ کوٹ کندھے سے لٹکائے اب گھر کے لئے نکلا تھا

۔✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲✲

زوہیب اور سعدیہ دبئی پہنچ گئے تھے زوہیب نے آتے ہی سعدیہ کو گھر چھوڑ کر اپنے آفس کا رخ کیا تھا جہاں بہت سے مسائل اس کے منتظر تھے

سعدیہ نے ریسٹ کی بجائے اس بے ترتیب گھر کو ترتیب دینا شروع کیا تھا

عورت کو گھر اور شوہر کے علاوہ کچھ بھی نہیں چاہیے ہوتا۔۔۔سعدیہ کو آج یہ دونوں نعمتیں یک مشت مل چکی تھیں اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا

ہانی گھر آئی تو دروازہ پہلے ہی کھلا تھا ایسا لگ رہا تھا بس اسی کا انتظار کیا جا رہا تھا

ممانی سر باندھ کر روتی ہوئی ملی تھی

"ہانی شکر ہے تم آگئی ہو بس جلدی سے اپنے باس سے ایڈوانس تنخواہ لے کر آ، ابھی جاو واپس"

"ویسے بھی مہینہ کچھ دنوں میں پورا ہونے والا ہے"

مامی نے بے بسی سے کہا تھا

"کیا مطلب مامی ہوا کیا ہے؟؟؟ آپ ایسے رو کیوں رہی ہیں؟؟؟"

"ماموں ٹھیک ہیں؟؟؟"

ہانی پریشانی سے بے ہوش ہونے والی تھی وہ بیگ نیچے رکھ کر بے جان سی آہستہ سے بولی تھی

"گڈی دے ماری ہے کسی نے ان میں دونوں ٹانگیں ٹوٹ گئی ہیں میرا بھائی ہسپتال لے کر گیا ہے ان کو"

"مجھے کہا ہے فوری آپریشن ہو گا پیسوں کا بندوبست کر۔۔۔ میں ترے انتظار میں بیٹھی ہوں ہانی کچھ کر ۔۔۔۔ہائے میرے سر داسائیں۔۔۔۔"

وہ اب جاہل عورتوں کی طرح سر میں خاک ڈال کر پیٹ رہی تھی

ہانی جو اپنے حساب سے اپنی عزت کی حفاظت کی جنگ آج فتح کر کے وہاں سے بچ نکلی تھی دوبارہ خود کو قید محسوس کرنے لگی تھی

اس نے بیگ سے آفس کا موبائل نکال کر ہادی کا نمبر ملایا تھا جو پہلی رنگ پر اٹھالیا گیا تھا

"ہاں۔۔۔۔ہانی بولو۔۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔"

ہادی کی سانس پھولی ہوئی تھی ایسا لگ رہا تھا میلوں سے دوڑ کر آیا تھا

"سر۔۔۔۔مجھے آپ سے ملنا ہے آپ مجھے آفس کی گاڑی بھیجوا دیں ابھی"

ہانی کی آواز کسی کنویں سے آئی تھی

"میں خود آتا ہوں"

ہادی جو گھر کے راستے پر تھا اب اس نے ہانی کے گھر کی طرف جانے والی سڑک پر گاڑی ڈالی تھی

کچھ ہی دیر میں دروازے پر دستک ہوئی تھی

ہانی اسی آفس والے حلیے میں گم سم چارپائی پر بیٹھی تھی جبکہ مامی نے بھاگ کر دروازہ کھولا تھا وہ ہادی کو اندر لے آئی تھی

ہانی نے ہنوز نیچے دیکھ رہی تھی مامی نے اندر سے کرسی لا کر ہادی کو بیٹھا کر ساری بات روتے ہوئے خوش آمدی لہجے میں بتائی تھی

ہادی نے اسی وقت پچاس ہزار کا چیک لکھ کر مامی کو تھما دیا تھا

مامی مختلف سستے جملے بول کر ہادی کی مشکور ہو رہی تھی ہانی بنا کوئی بات کیئے چپ چاپ اندر چلی گئی تھی

ہادی بھی گھر آ گیا تھا

اندر جا کر ہانی نے وضو کر کے عصر کی نماز ادا کی تھی اب وہ سجدہ کر کے دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی

"میں بک گئی اللہ" اب میں ہادی سر کا ہاتھ نہیں جھٹک سکتی، وہ مان بھی آج چھن گیا مجھ سے"

بس یہی الفاظ تھے جو وہ درد کی شدت سے ادا کرتی اور اس کے رونے میں تیزی آجاتی۔۔۔

انسان بہت ناشکرا ہے وہ ہمیشہ اپنے شیطانی وسوسوں کی بنیاد پر رب کی رحمت کو جانچتا ہے وہ رب جو اس آسمان اور زمین کو ساتھ ملنے نہیں دیتا الگ رکھے ہوئے ہے تو اس رب کے لئے اس گوشت پوست کے انسان کے مسائل بھلا کیا معنی رکھ سکتے ہیں؟؟؟؟ مگر انسان اپنی عقل ناقص پر انحصار کر کے پریشان رہتا ہے۔۔۔۔

ہانی نہیں جانتی تھی اللہ نے اس کی ہر دکھ پر مرحم کا بندوبست کر دیا ہے۔۔۔

ہاں یہ سچ تھا وہ اب ہادی کا ہاتھ جھٹکنے کا حق کھونے والی تھی۔۔۔

وہ رو دھو کر کچن میں کھانا کھانے آئی تھی مامی اب شاید ہسپتال جا چکی تھی گھر میں راجو اور سونی کے ساتھ کچھ محلے کے بچے کھیل رہے تھے

سالن بنانے کی اجازت ہانی کو نہیں تھی مگر شام ہونے کو تھی جب مامی واپس نا آئی تو بچوں کے بار بار کھانے کے مطالبے سے تنگ آکر اس نے دال چڑھا دی تھی

رات کے دس بج رہے تھے جب مامی ماموں کا ہاتھ پکڑے مسکراتی ہوئی اندر آرہی تھی ماموں کو سر پر پٹی بندھی تھی ایک ٹانگ بلکل ٹھیک تھی جبکہ دوسری میں بھی ایک جگہ پٹی بندھی تھی جس سے صاف پتہ چل رہا تھا ٹانگ ٹوٹی نہیں ہے بس ہلکی سی چوٹ ہے

ہانی ہکی بکی دونوں کو دیکھ رہی تھی اس سے پہلے کہ وہ کچھ پوچھتی مامی خود سے بولی تھی

"وہ دراصل ان کے ساتھ جو بندہ تھا وہ حالت ان کی تھی مجھے غلط بتایا گیا تھا، چل ہانی ماموں کے لئے یخنی چڑھا دے یہ لے دیسی مرغا لائی ہوں"

وہ شاپر پکڑا کر ماموں کے ہمراہ اندر چلی گئی تھی

ایک لمبی سانس کھینچ کر ہانی یخنی چڑھانے کچن میں آئی تھی

وہ سب کام نپٹا کر سونے لیٹی تھی مامی سے رقم کی واپسی کا مطالبہ بلکل فضول تھا کیوں کہ وہ رقم اس ماہ کی تنخواہ سے بس پانچ ہزار زیادہ تھی جو ویسے ہی مامی کو دینی ہی تھی اس نے چند دن تک لہذا۔۔۔کچھ کہنا فضول تھا

وہ جان گئی تھی وہ جتنی بھی کوشش کر لے رب کا لکھا نہیں ٹل سکتا۔۔۔وہ سب اللہ پر چھوڑ کر پُر سکون سی سو گئی تھی

اگلی صبح وہ حسب معمول تیار ہو کر آفس کی گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

آفس میں وہ آج کے دن کی ٹاسک فائل لے کر ہادی کے کمرے میں آئی تھی

"السلام علیکم گڈ مارننگ سر"

"وعلیکم السلام"

"میرے ساتھ آئیں ہانی"

وہ کہہ کر باہر نکل گیا تھا ہانی دھڑکتے دل کے ساتھ اس کے پیچھے نکلی تھی

جب تک وہ نیچے پہنچی وہ گاڑی سٹارٹ کر کے فرنٹ ڈور کھولے اس کا منتظر تھا ہانی چپ چاپ بیٹھ گئی تھی

کافی دیر بے مقصد

گاڑی گھمانے کے بعد اس نے ایک جگہ گاڑی سائیڈ پر لگادی تھی وہ ہانی کی طرف اب بنا کسی آڑ کے دیکھ رہا تھا

ہانی کل والی مامی کی حرکت کے بعد اب بس اپنی قسمت اللہ پر چھوڑ چکی تھی وہ بس اپنے ہاتھ ایک دوسرے میں پھنسائے بظاہر پُر سکون سی بیٹھی تھی مگر دل میں طوفان چل رہا تھا

"ہانی؟؟؟ مجھ سے شادی کرو گی؟؟؟"

سوال اتنی بے قراری سے پوچھا گیا تھا کہ ہانی کی آنکھوں میں آنسو آگئے تھے وہ باقاعدہ رونے لگی تھی

"میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں تمہیں اپنی عزت بنانا چاہتا ہوں"

سوال کی وضاحت کی گئی تھی

ہادی نے ایک بار پھر ہانی کا ہاتھ پکڑا تھا اس بار ہانی نے بنا کوئی مزاحمت کے اپنا دوسرا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ کر اپنا سر ہاں میں ہلا دیا تھا

"میں جلد ہی ماں سے بات کرتا ہوں، میں ایک لمحہ بھی تمہارے بغیر نہیں گزار سکتا"

وہ ہی محبت کے وعدے قسمے۔۔۔جن کے الفاظ ازل سے نہیں بدلے بس ان کا اظہار کرنے والی زبان سچی یا جھوٹی ہوا کرتی ہے۔۔۔ارادے۔۔۔نیت۔۔۔اور جذبات کی تاثیر، مگر ضرور بدلتی ہے۔۔۔

ہادی اب دوبارہ ہانی کو آفس لایا تھا خود وہ واپس گھر آیا تھا

_****************

آج زوہیب کو گئے پانچ مہینے ہو چکے تھے رابی نے خود کو بی_اے کی تیاری میں مصروف کر لیا تھا وقت اپنی ڈگر پر گزر رہا تھا گرمی کی جگہ اب سردی نے لے لی تھی اب شام میں اچھی خاصی ٹھنڈ ہونے لگی تھی

رابی بنا پنکھا لگائے اپنے کمرے میں بیٹھی پڑھ رہی تھی جب پروین بیگم کی گھبرائی آواز اس کے کانوں میں ٹکرائی تھی

"کیا کہتے ہیں ڈاکٹرز؟؟؟ بیٹا یہاں لے آؤ یہاں کروا لے گے علاج تم پریشان مت ہو سعدیہ بلکل ٹھیک ہو جائے گی، ایسا ہو جاتا ہے زچگی میں، گاؤں میں تو آج تک کوئی نہیں مرا اس سے بھلی چنگی پھر رہی ہیں عورتیں"

پروین بیگم کے آنسو مسلسل بہہ رہے تھے مگر وہ زوہیب کو حوصلہ دے رہی تھیں کچھ وقت ایسے ہی گزرا اب پروین بیگم فون بند کر کے باقاعدہ رونے لگی تھیں

"اموں کیا ہوا ہے سعدیہ باجی کو؟؟؟"

رابی نے ماں کو جنجھوڑ کر پوچھا تھا

"حمل تھا۔۔۔۔۔ساتھ چھوٹی سی رسولی بھی بن رہی تھی ڈاکٹر کہتے بچے کے ساتھ ہی نکال دیں گے۔۔۔۔مگر آج وہ پھٹ گئی ہے اس کے زہر سے بچہ بھی مر گیا ہے۔۔۔ساتھ ہی سعدیہ کی حالت بھی خراب۔۔۔۔بے ہوش ہے۔۔۔ڈاکٹر نے آپریشن سے سب باہر نکال دیا ہے مگر جو باقی کی رپورٹس ہیں وہ بھی اچھی نہیں آئی۔۔۔سعدیہ کمزور ہے۔۔۔ڈاکٹر نے بس دعا کا کہا ہے"

پروین بیگم اب منہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر تکلیف سے رونے لگی تھیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رابی کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کی نیچے ٹھہر گئی تھی کاٹو تو چھری پر خون کا ایک قطرہ نا لگے۔۔۔اس کا رنگ سفید ہو چکا تھا وہ الٹے قدم اپنے کمرے میں چلی آئی تھی کنڈی لگا کہ وہ گھبرائی سی یہاں وہاں دیکھ رہی تھی

وہ رونا چاہتی تھی مگر آنسو آج اس پر مہربان نہیں تھے اس کا دل ایسے بھاری تھا مانو پوری دنیا کا بوجھ اس پر رکھ دیا گیا تھا

اس نے خود کو زور سے ہاتھ پر کاٹا تھا وہ تکلیف سے رونا چاہتی تھی مگر اس کو درد محسوس ہی نہیں ہو رہا تھا

اتنے میں ایک بار پھر پروین بیگم کا موبائل بجا تھا جسے فوراً اٹھالیا گیا تھا فون پر جو بھی بتایا گیا تھا اس کا جواب پروین بیگم نے محض چیخ کر دیا تھا

"ہائے میری سعدیہ"

رابی بھاگ کر باہر گئی تھی جہاں پروین بیگم بے ہوش پڑی تھیں رابی نے فون کان کو لگایا تھا

"ہیلو؟؟؟"

"گڑیا میری سعدیہ نہیں رہی"

زوہیب نے بھرائی آواز میں کہا تھا جسے سن کر رابی نے چیخ ماری تھی

"میں نے یہ نہیں چاہا تھا"

وہ پاگلوں کی طرح چیختی اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی اب وہ واش روم کو بھی لاک کر کے ادھر بیٹھ گئی تھی

"اب اللہ کی پولیس آئے گی مجھے پکڑ کر پھانسی دے گی، مگر اللہ آپ تو جانتے ہیں نا میں نے زوہیب بھائی کو کبھی مانگا نہیں تھا پھر سعدیہ باجی کو کچھ ہو جائے ؟؟؟! یہ تو میں نے کبھی نہیں چاہا"

وہ دھاڑے مار مار کر اب رو رہی تھی

"میری بہنوں جیسی سعدیہ باجی ؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"میں آپ کو کیسے واپس لاؤں ؟؟؟؟؟"

"میں اب کبھی زوہیب بھائی کو یاد کر کے نہیں روں گی بس آپ واپس آجائیں"

وہ بری طرح تڑپ رہی تھی کافی وقت ایسے ہی گزرا تھا پھر اسے بیہوش پڑی ماں کا خیال آیا تھا وہ جلدی سے باہر آئی تھی جہاں کوئی نہیں تھا شفیق صاحب انھیں گھر داخل ہوتے ہی اس طرح دیکھ کر فورا ہسپتال لے کر گئے تھے جبکہ وقار کو ٹینٹ والے کے پاس بھیجا تھا کیوں کہ ان کو زوہیب فیکٹری میں مطلع کر چکا تھا

رابی اب برآمدے میں بیٹھ کر درود شریف کا ورد کرنے لگی تھی

"اللہ سب ٹھیک کر دے گا"

وہ خود پر غلط سلط دوپٹہ اڑھتی خود کو تسلی دے رہی تھی

پروین بیگم کا بی_پی بڑھنے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوئی تھیں ڈرپ اور کچھ انجکشن لگا کر ان کو گھر بھیج دیا گیا تھا

میت دو دن تک آنی تھی مگر تمام رشتہ داروں کو آگاہ کر دیا گیا تھا لوگ شام تک شفیق صاحب کے گھر پر جمع ہو چکے تھے

سعدیہ کے بھائی اور بھابھی بھی آ چکے تھے دونوں بھائی ایک دوسرے کو گلے لگا لگا کر تکلیف سے روتے مگر دل کو صبر نا آتا آج دونوں بھابھیاں بھی دل کھول کر رو رہی تھیں

انسان بہت عجیب ہے جب تک ہم زندہ ہوتے ہیں ہم اپنی بے گناہی میں قرآن پر بھی ہاتھ رکھ دے تو کوئی دل سے ہمیں اچھا نہیں مانتا مگر جیسے ہی کوئی مر جاتا ہے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں فقط اس کی اچھائیوں کا ذکر کیا جاتا ہے اچھا کہلوانے کے لئے مرنا بہت ضروری ہو گیا ہے۔۔۔

جب تک سعدیہ زندہ تھی بھابھیاں اسے بھیج کر بھی پر سکون نہیں تھیں بات بات پر اس کے بارے زہر اگلتیں۔۔۔ مگر آج اس کا ہر گناہ دھل گیا تھا ان کی نظر میں۔۔۔

آج وہ دل سے دکھی تھیں۔۔۔

دو دن بعد سعدیہ کو میت گھر کے دروازے پر تھی جنازہ ادھر دبئی میں ہی پڑھا کر کفن پہنایا جا چکا تھا میت کو اب بس فوراً دفنانا مقصود تھا کیوں کہ اب میت کو مزید رکھنا کسی طرح بھی مناسب نہیں تھا سعدیہ کا تابوت اس کے بھائیوں کے بے حد اسرار پر گھر کے صحن میں رکھ دیا گیا تھا دونوں بھائی اس کے چہرے والے شیشے کی جگہ پر ہاتھ پھیر کر چوم چوم کر دیوانہ وار رو رہے تھے

"چلی گئی میری بیٹی جیسی بہن دیکھ لو اچھی طرح پھرنا کہنا تم نے دبئی رقم بھیجی ہے اسے ؟؟؟؟؟ دیکھ لو کر لو تسلی ؟؟؟؟؟؟"

بڑے بھائی اپنے بیوی کا ہاتھ پکڑ کر کہہ رہے تھے جس پر بھابھی بھی زور دے کر رونے لگی تھی

رابی کسی سہمے ہوئے بچے کی طرح دیوار سے لگ کر بیٹھی ہوئی تھی

وقار اس کے پاس آیا تھا آپی آپ بھی دیکھ لو پھر لے کر جانے لگے ہیں سعدیہ باجی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے "

وہ منہ پر بازو رکھ کر رونے لگا تھا

زوہیب ایک طرف سر جھکا کر بے آواز رو رہا تھا رابی نے ان کی طرف دیکھا تھا وہ بجلی کی تیزی سے ان کے پاس آئی تھی ان کے گلے لگ کر وہ اونچی اونچی رونے لگی تھی وہ اس کے سر پر ہاتھ رکھے اب بھی بے آواز رو رہا تھا

"زوہیب بھائی میری سعدیہ آپی چلی گئی آپ نے روکا کیوں نہیں ان کو؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

رابی کی حالت غیر ہو رہی تھی اب سب میت کو لے کر جانے کی بات کر رہے تھے زوہیب رابی کے سر پر دوپٹہ دے کر اٹھ گیا تھا

رابی اب ہاتھ جوڑ جوڑ کر سعدیہ کی میت کے پاس بیٹھی معافی مانگ کر رو رہی تھی اس کو تابوت کھول کر اس کا نیلا پڑتا چہرہ بھی دیکھایا گیا تھا وہ پر سکون سی ابدی نیند سو رہی تھی۔۔۔

شام کا وقت۔۔۔۔

کلمہ شہادت اَللہُ اَکبَر کی صدا شفیق صاحب کے گھر سے گونجتی ہوئی قریبی آبائی قبرستان کی طرف جا رہی تھی۔۔۔

رابی بیہوش ہو چکی تھی اس کے لئے فوری ڈاکٹر کو گھر پر ہی بلایا گیا تھا۔۔۔۔

سعدیہ جیسے چپ چاپ ان کی زندگی میں آئی تھی ویسے ہی خاموشی سے جا چکی تھی۔۔۔۔

ہمارے ساتھ کچھ بھی کسی کی وجہ سے نہیں ہوتا، کیوں کہ سب مقدر کی باتیں ہیں اور جو اس میں لکھا جا چکا ہے وہ بھلا کوئی انسان کیسے چھین سکتا ہے۔۔۔ کوئی قسمت میں نا لکھا ہو تو وہ کسی صورت نہیں ملتا چاہے ہر روکاوٹ ختم ہو جائے۔۔۔

اب یہی ثابت ہونا تھا سعدیہ تو کبھی رابی اور زوہیب میں روکاوٹ تھی ہی نہیں۔۔۔

ساری بات مقدر کی ہے۔۔۔۔وقت کی ہے۔۔۔۔آج وقت نے پھر سے نئی چال چلی تھی۔۔۔
سب کی قسمت بدلنے والی تھی۔۔۔ہم فقط مہرے ہیں۔۔۔یہی ثابت ہونا تھا۔۔۔

_ * * * * * * *

سعدیہ کے قُل کے ختم کے بعد زوہیب واپس چلا گیا تھا وہ بری طرح ٹوٹ چکا تھا یہاں پاکستان میں، جہاں سے سعدیہ کا خمیر اٹھا تھا اس کے لئے یہاں مزید اس کی مختصر یادوں کا بوجھ اٹھانا ناممکن ہو چکا تھا سب نے اسے یہاں رہ کر اس کا غم بانٹنے کا بہت کہا تھا مگر کوئی بھی اس کی ذہنی اور دلی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا

رابی سے سعدیہ کی تدفین کے بعد سے زوہیب کا ایک بار بھی سامنا نہیں ہوا تھا وہ قُل کا ختم ہوتے ہی قبرستان سے ہی چپ چاپ رات کی فلائٹ لے کر دبئی آ گیا تھا

شفیق صاحب اور پروین بیگم کو بھی اس نے ایئرپورٹ پہنچ کر فون پر مطلع کیا تھا گو کہ وہ اپنے جلدی واپسی کے ارادے سے سعدیہ کی تدفین کی شام کو ہی آگاہ کر چکا تھا

پروین بیگم رابی کے پاس ہی بیٹھی ہوئی تھیں جب ان کو زوہیب کے جانے کی خبر ملی تھی رابی نے پُر سکون سا ہو کر یہ سب سنا تھا

سعدیہ باجی کی موت نے رابی کو ہلا کر رکھ دیا تھا زوہیب کے جانے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

انسان کو اللہ نے بہت سخت پیدا کیا ہے کوئی ہمیں کتنا بھی عزیز ہو اس کے ساتھ ہم مرتے نہیں ہیں ۔۔۔۔کم از کم یہ زخم اللہ بہت جلدی بھر دیتا ہے۔۔

سعدیہ مٹی کے ساتھ مٹی ہو گئی تھی مٹی کے اوپر موجود انسان واپس اپنی زندگی میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔

اس سب میں نقصان صرف سعدیہ کا ہی ہوا تھا جو اس ایک بار ملنے والی قیمتی زندگی سے اپنے حصے کی بہت مختصر خوشی لے کر گئی تھی باقی کے سب لوگ کچھ ہفتوں کے سوگ کے بعد اب واپس زندگی کی طرف لوٹ آئے تھے

اسی میں پورا سال گزر چکا تھا۔۔۔

اس ایک سال نے رابی کو مکمل طور بدل کر رکھا تھا وہ بات بات پر رولا ڈالنے والی رابی اب ہر وقت سنجیدہ رہتی وہ اب گھر کا ہر کام ماں کے ساتھ مہارت سے کرتی وہ بہت کم بحث کرتی اگر یہ کہا جائے کہ پورا گھر اسی نے سنبھال رکھا تھا تو یہ کہنا بھی غلط نہیں ہو گا۔۔۔

اسی دوران اس کا بی_اے بھی مکمل ھو چکا تھی

دوبارہ سے مون سون شروع ہو چکا تھا آج پہلی بارش متوقع تھی رات سے ہی موسم میں ٹھنڈک آچکی تھی گہرے بادل آسمان پر ڈیرہ ڈالے بیٹھے تھے

عصر کا وقت تھا رابی ماں کو چائے دے کر چھت پر آئی تھی جب دروازے پر دستک ہوئی تھی ساتھ ہی آندھی شروع ہوئی تھی رابی کی نظر دروازے پر کھڑے شخص پر پڑی تھی جو آنکھوں کو دھول سے بچانے کے لئے اپنا بازو منہ پر رکھے کھڑا تھا

وقت واپس جا چکا تھا رابی نے اس کا لمس اپنے ہاتھ پر محسوس کیا تھا وہ دروازہ کھولنے کی بجائے سیڑھی میں کھڑی اسے دیکھ رہی تھی گویا ایک بار اس کے لئے دل کا دروازہ خود بخود کھلا تھا

"ارے دروازہ کیوں نہیں کھول رہی رابی؟؟؟"

پروین بیگم آندھی میں اپنا دوپٹہ اڑنے سے بچانے کے لئے اپنے سر پر گھوما کر ایک نظر ہوا سے اڑتے ہوئے دوپٹے کے ساتھ کھڑی رابی پر ڈال کر دروازے کھولنے آگے آئی تھیں

ساتھ ہی بارش شروع ہوئی تھی دروازے کھلتے ہی ہوا کا ایک ٹھنڈا جھونکا آنے والے کے ساتھ اندر آیا تھا

"السلام علیکم چاچی"

زوہیب پروین بیگم سے مخاطب ہوا تھا جو اسے دیکھ کر جی اٹھی تھیں

"کیسی ہو گڑیا؟؟"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

زوہیب رابی کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس کا چھوٹا دوپٹہ اس کے سر پر دے کر اندر گیا تھا بارش تیز ہو گئی تھی رابی اندر جانے کی بجائے واپس چھت پر آئی تھی آج کافی عرصے بعد اس کا دل آزادی سے دھڑکا تھا

ایک عجیب سا احساس اسے سرشار کر رہا تھا اللہ نے اسے اس شخص سے نوازا تھا جو آج وہ مکمل طور پر اس کا تھا

صرف اس کا۔۔۔۔وہ بارش میں جھومتی ہوئی کافی دیر اسے پانے کی خوشی کا جشن مناتی رہی۔۔۔

لگ بھگ ایک گھنٹہ ہونے کو تھا وہ نیچے آئی تھی جہاں مکمل خاموشی تھی وہ اپنے کمرے میں جا کر حلیہ درست کر کے کچن میں آئی تھی جہاں اموں رات کا کھانا دیکھ رہی تھیں

"اموں؟؟ کیا بنانا ہے؟؟"

"اچار گوشت اور مٹن پلاؤ"

اموں نے فریج سے گوشت نکالتے ہوئے کہا تھا

"میں دونوں چیزیں بنالوں گی اموں، زوہیب بھائی کدھر ہیں؟؟"

"وہ سونے لیٹ گئے ہیں، پکا اکیلی بنالو گی؟؟؟"

"جی اموں"

وہ آج عرصے بعد چہک کر بولی تھی

"ٹھیک ہے بیٹا بارش تھم گئی ہے میں ذرا گلی کی دوکان سے سلاد کا سامان لے آؤں"

وہ کچن سے نکل گئی تھیں

رابی نے کسی ماہر شیف کی طرح ایک خاص ترتیب سے کھانا بنانا شروع کیا تھا

"یہ واقعی میری گڑیا ہے ؟؟؟"

وہ مگن سی چاول دھو رہی تھی جب زوہیب کی آواز دروازے سے آئی تھی

رابی نے کوئی بھی جواب دیے بغیر "میری گڑیا" پر دل میں گدگدی محسوس کی تھی وہ انہیں دیکھ کر محض مسکرائی تھی

"کیا بن رہا ہے بھئی؟؟ بہت بھوک لگی ہے "

زوہیب ڈائنگ کی چیئر کھینچ کر بیٹھ گیا تھا

"اچار گوشت اور مٹن پلاؤ"

رابی نے چاول دم پر لگاتے ہوئے بتایا تھا

"واوو مزیدار یہ دونوں چیزیں میری مرغوب ہیں"

زوہیب جوش سے کہا تھا

"وہ آپ کو یاد نہیں آتیں؟؟"

رابی نے سامنے بیٹھ کر زوہیب کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا تھا

"تمہیں میں زندہ لگتا ہوں گڑیا؟؟؟میں دفن ہو گیا ہوں اس کے ساتھ ہی،بس اللہ کی دی عمر کاٹ رہا ہوں"

وہ اداس سا بولا تھا

"ایسا مت کہیں ہو سکتا ہے اللہ نے آپ کو یہ سانسیں اسی لئے دے رکھی ہو کیوں کہ کوئی اور آپ کو سوچ کر جی رہا ہو"

رابی بنا پلک جھپکائے نڈر سی بولی تھی

"میرا بچہ زندہ ہوتا تو شاید۔۔۔،۔۔۔تمہاری بات مان لیتا۔۔۔گڑیا"

زوہیب اٹھ کر جانے کے لئے مڑا تھا

"میں۔۔۔آپ سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں بے بس ہوں۔۔۔۔زوہیب"

رابی کہہ کر دوسری طرف منہ کر کے بظاہر کام میں مصروف ہو گئی تھی

رابی کا " زوہیب" کے ساتھ "بھائی" کا لفظ تلف کرنا زوہیب کو کسی بڑے طوفان کا پیش خیمہ لگا تھا وہ جلدی سے اپنے کمرے میں آیا تھا

وہ جو اپنا سارا کاروبار دبئی سے پاکستان شفٹ کر کے اب یہاں کچھ دن رہنے آیا تھا اس انجانی صورت حال سے پریشان حال سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

اسے رابی سے اس قدر بے باک اظہار کی امید بلکل نہیں تھی

رات کا کھانا بہت اچھے ماحول میں کھایا گیا تھا

زوہیب اور وقار ایک ہی کمرے میں سو رہے تھے

شفیق صاحب نے زوہیب کو اب یہیں رہنے کی سختی سے تاکید کی تھی اور اپنی ناراضگی کی دھمکی دی تھی

زوہیب صبح کا ناشتہ کر کے اب بائیک نکال کر اپنے لئے ایک گاڑی دیکھنے شوروم جا رہا تھا جبکہ وقار اور شفیق صاحب فیکٹری جا چکے تھے

"زوہیب بیٹا رابی کو بالوں کی کٹنگ کروانی ہے تھوڑی آگے جا کر ایک پارلر ہے اسے وہاں اتار دینا

زوہیب جتنا اس لڑکی سے دور رہنا چاہتا تھا وقت اتنا ہی اسے نزدیک کر رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا رابی بڑی سی چادر لیے اس کے پیچھے بیٹھ چکی تھی

اموں اندر جا چکی تھیں

"جہاں رکنا ہو ابتانا گڑیا"

زوہیب نے ہمیشہ کی طرح نرمی سے کہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"جی زوہیب۔۔۔۔"

رابی نے اپنا ہاتھ کندھے سے ہٹا کر زوہیب کی کمر پر رکھ کر کہا تھا

زوہیب کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی تھی جا بجا پار لر آ رہے تھے مگر رابی آنکھیں بند کیے پر سکون سی زوہیب کے کندھے پر سر رکھے بیٹھی ہوئی تھی

"کہاں اترنا ہے تم نے گڑیا؟؟؟میں لیٹ ہو رہا ہوں"

زوہیب نے تنگ آ کر بائیک ایک سائیڈ پر لگا کر نسبتاً غصے سے کہا تھا

"جہاں آپ وہاں میں، کہیں نہیں اترنا میں نے زوہیب، ایک بار آپ کو الگ ہونے دے دیا میں نے خود سے اب بس موت ہی مجھے آپ سے الگ کر سکتی ہے، سنا آپ نے زوہیب؟؟؟؟"

رابی اتر کر اس کے روبرو کھڑی ہو کر برھم ہوتے ہوئے بولی تھی

"یہ کیا بکواس ہے رابی؟؟؟؟"

آج شاید پہلی بار زوہیب نے رابی کو گڑیا کی جگہ رابی کہا تھا

"یہ بکواس نہیں ہے، یہ 'محبت' ہے زوہیب جو میرے دل نے صرف آپ سے کی ہے، یہ میرے بس میں نہیں ہے۔۔۔۔مجھے اپنا لیں۔۔۔۔میں نے ٹوٹ کر آپ سے محبت کی ہے۔۔۔۔مجھے اپنے پیروں کی دھول بنا لیں مگر خود سے الگ مت کریں"

وہ قریب آتے ہوئے جنونی انداز میں بولی تھی جس پر زوہیب نے اسے کھڑا چھوڑ کر بائیک سٹارٹ کر کے آگے بڑھالی تھی

رابی نے مسکرا کر جاتے ہوئے زوہیب کو دیکھا تھا جو کچھ دور جا کر بے بس سا واپس آیا تھا اس نے بائیک روک دی تھی رابی نے اس کی کمر کے گرد بازو حائل کرتے ہوئے اسے آئی لو یو کہا تھا

زوہیب نے محض لمبی سانس کھینچ کر بائیک شوروم کی طرف لی تھی

ـ *********************

"السلام علیکم ماں"

ہادی نے ماں کے گرد بازو حمائل کر کے ان کا ماتھا چوما تھا

"وعلیکم السلام بیٹا"

"آج بہت خوش لگ رہا ہے میرا بیٹا؟؟؟" لگتا ہے کوئی ڈیل فائنل ہوئی ہے جو بہت اہم تھی ہادی انڈسٹریز کے لئے"

"نہیں ماں، ایسی ڈیل فائنل ہوئی ہے جو ہادی کے لئے بہت زیادہ اہم تھی"

"ماں ہادی نے جس لڑکی کو دل و جان سے چاہا تھا اس نے ہاں کر دی ہے آپ بس میری شادی کی تیاریاں کریں"

ہادی بنا پنکھ کے بس اُڑ رہا تھا صبیحہ بیگم کا رنگ بھی اسی حساب سے اڑا تھا

"کون؟؟؟"

وہ سنجیدہ ہوئی تھیں

"ماں وہ میری سیکرٹری 'ام ہانی'

آخر وہ ہی ہوا تھا جس کا ڈر تھا صبیحہ بیگم نے آج زندگی میں پہلی بار ہادی کو تھپڑ رسید کیا تھا جو ہادی کے ہر سوال کا جواب تھا

وہ چپ چاپ کمرے سے باہر آ گیا تھا گاڑی بے مقصد سڑکوں پر دوڑاتا ہوا وہ سگریٹ کی دو ڈبیہ پھونک چکا تھا

اس کی ہر پل جان دیتی ماں کو اس کی زندگی کے اتنے اہم انتخاب پر اعتراض ہو گا یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا

وقت دیکھا جو کہ آفس سے چھٹی کا تھا وہ ہانی کو پوری بات بتا کر اپنے ساتھ کی یقین دیہانی کروانا چاہتا تھا

وہ آفس پہنچا تو عابد صاجب نے انھیں ہانی کا استعفیٰ تھما دیا تھا

جبکہ صبیحہ بیگم اپنے آفس میں بیٹھی تمام بزنس کی فائلز منگوا کر ان کی ورق گردانی کر رہی تھیں

یہ سب ہانی سے جبراََن کروایا گیا تھا ہادی یہ جان چکا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہادی کی محبت کی کلی کھلنے سے پہلے ہی مسل کر پھینک دی گئی تھی

آج پورا ہفتہ ہو گیا تھا ہانی کو آفس سے فارغ کیے صبیحہ بیگم نے ایک تجربہ کار چالیس سالہ ایک خاتون کو ہادی کی سیکرٹری مقرر کیا تھا جو اپنے کام میں ماہر تھی وہ تمام امور

ہانی سے بھی زیادہ اچھے انداز سے ادا کر رہی تھیں

آفس کے کسی بھی معاملے پر ہانی کے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا ہاں مگر ہادی کے دل کے معاملات بہت خراب جا رہے تھے

اس نے سگریٹ کا استعمال حد سے زیادہ کر دیا تھا

ہانی کے لالچی گھر والوں کا خیال اسے الگ سے پریشان کیئے رکھتا۔۔۔۔

صبیحہ بیگم کے ساتھ وہ اب بھی پہلے کی طرح محبت سے ہی ملتا وہ ہادی کی اس پسند کو بہت معمولی لے رہی تھیں جو کوئی بھی آنے والی عورت ہو سکتی تھی۔۔۔

ان کے نزدیک ہانی محض ہادی کے کسی کمزور لمحے کی پیداوار تھی جیسے وہ محبت سمجھا تھا انہوں نے ہانی کو ایک لالچی اور بدکردار لڑکی سمجھا تھا جس نے ان کے جوان خوبصورت بیٹے کو اپنی جوانی میں مدہوش کر کے پھنسایا تھا جیسے ہادی بہت جلد بھول جاتا۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وقت تیزی سے گزر رہا تھا آج ہانی کو گئے مہینہ ہوا تھا ہادی کا زخم آج بھی پہلے دن کی طرح تازہ تھا آخر دل کے ہاتھوں تنگ آکر ہادی ہانی کے دروازے پر آیا تھا

دروازہ مامی نے کھولا تھا جو ہادی کو دیکھ کر بہت خوش ہوئی تھی اور اسے فوراً اندر آنے کو کہا تھا ہانی بچوں کو پڑھا کر اب اپنے کمرے میں سستانے لیٹی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی

"راجو سونے دو نہیں ہے تمہاری گیند ادھر"

ہانی نے بنا دیکھے مامی کے بیٹے کی سرزنش کی تھی اب پھر سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی تھی

"ہانی؟؟؟ "

"میری جان؟؟؟"

ہادی ہانی کی چارپائی پر بیٹھ کر اس کے چہرے پر آئی لٹوں کو ہٹا کر بے چین سا بولا تھا

ہانی نے اس کا ہاتھ جھٹک کر دروازے کی طرف دوڑ لگائی تھی جو کہ مامی نے باہر سے بند کر رکھا تھا

"آآآپ؟؟؟؟؟؟ یہاں؟؟؟؟"

ہانی ہانپتی ہوئی اپنے گرد اپنا دوپٹہ گھماتی بولی تھی اس کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں

"پلیز مجھ سے مت ڈرو میرا ایسا ویسا کوئی ارادہ نہیں ہے ہانی میری جان بس تمہیں دیکھنے آیا تھا تمہیں بتانے آیا تھا میرا انتظار کرنا"

"تم گھر سے کہیں کام پر مت جانا تم میری امانت ہو تمہاری مامی سے کہا ہے ہر ماہ ان کو رقم مل جایا کرے گی بس تمہیں گھر پر سکون سے رہنے دیں، اتنی سی گزارش کرنے آیا ہوں"

"مام کو منالوں گا میں، تب تک صرف میری رہنا"

ہادی کسی بچے کی طرح دروازے کو پاس سہمی بیٹھی ہانی کے پاس آلتی پالتی مار کر بھیگے ہوئے لہجے میں بول رہا تھا

"تم سے دستبرداری میرے بس میں نہیں ہی میری جان، میں نے تم سے عشق کیا ہے ہانی"

"صرف میری رہنا"

وہ ہانی کو ایک طرف ہونے کا اشارہ کر کے اب مامی کو دروازہ کھولنے کا کہہ رہا تھا جس نے اس ملاقات کے بیس ہزار لیئے تھے

ہانی حیران پریشان اپنے بے مول ہونے پر مامی کے بارے میں سوچ رہی تھی جسے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑا تھا کہ ہادی اس رقم کے بدلے اس بند کمرے میں اس کے ساتھ کس حد تک جا سکتا تھا تذلیل سے ہانی کی آنکھیں لال ہوئیں تھیں

ہادی اس کے چہرے کو ہلکے سے چھو کر آنکھیں مسلتا کمرے سے باہر آ گیا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

یہ وہ بزنس ٹائیکون ہادی تو بلکل نہیں تھا جیسے پوری دنیا جانتی تھی یہ تو ایک ٹوٹا ہوا انسان تھا جس کا دل بری طرح زخمی تھا جس کی زندگی کا مقصد بس اس کے مرحم کی تلاش تھی۔۔۔

"میڈم، مسز قیصر آئی ہیں"

صبیحہ بیگم بے تابی سے جس ہستی کی منتظر تھیں آخر وہ آگئیں تھیں

"جی فوراً بھیج دیں ان کو"

صبیحہ بیگم نے جلدی سے ساڑھی کا پلو ٹھیک کرتے ہوئے کہا تھا

رسمی سلام دعا کے بعد وہ دونوں مدعے کی بات پر آئیں تھیں

"کوئی ایسا رشتہ ڈھونڈ کر دیں جو حیثیت میں ہم سے تھوڑے کم ہو کھاتے پیتے گھر سے ہو لڑکی، کم عمر، خوبصورت ہو اور تعلیم کم از کم گریجویشن ہو"

"آپ بہت امیر ہیں میم پھر اتنی عام سے ڈیمانڈ کیوں وہ بھی اپنے اکلوتے بیٹے کے لئے؟؟؟"

مسز قیصر نے ٹھیک ٹھاک حیران ہو کر پوچھا تھا

"امیر ہوں تبھی بہو مناسب گھر سے چاہتی ہوں، آپ میرے اپنے سرکل کی لڑکیوں کو نہیں جانتیں دولت نے ان کے دماغ ساتویں آسمان پر پہنچا رکھے ہیں، وہ میرے بیوقوف بیٹے کو فوراً اپنے ساتھ ہمیشہ

ہمیشہ کے لئے سات سمندر پار لے اڑے گی اور میں ہاتھ ملتی رہ جاؤں گی، جو مجھ سے کم ہو گی وہ اس جائیداد کی لالچ میں میرے بیٹے اور میرے ساتھ بنا کر رکھیں گی"

صبیحہ بیگم نے اپنے اندر کے ڈر کی کھل کے وضاحت کی تھی

"اچھا۔۔۔۔اور کب تک شادی کرنا چاہتی ہیں آپ؟؟؟"

مسز قیصر نے اپنی ڈائری میں کچھ لکھتے ہوئے پوچھا تھا

"جتنی جلدی ممکن ہو"

صبیحہ بیگم ہتھیلی میں گویا سرسوں جمانا چاہ رہیں تھیں جو ہر پیسے والا آسانی سے جما سکتا ہے

"چلیں ٹھیک ہے میں آپ کو اپنے آفس آنے کی جلد ہی زحمت دوں گی میم"

وہ اٹھتے ہوئے بولی تھیں

"نہیں۔۔۔مسز قیصر آپ گھر پر ہی تشریف لائیے گا ہادی کو کانوں کان اس بات کی خبر نہیں ہونی چاہیے"

صبیحہ بیگم نے نوٹوں کی ایک گڈی کھڑے ہو کر مسز قیصر کو تھماتے ہوئے رازداری سے کہا تھا

جس کا جواب مسز قیصر نے گہری مسکراہٹ سے دیا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ جاچکی تھیں جبکہ صبیحہ بیگم اب ہادی کو فون ملا رہی تھیں جو میٹنگ کے لئے نئی سیکرٹری کے ساتھ اسلام آباد گیا تھا

*************** ۔

رابی ماں کے ساتھ دوپہر کے کھانے کے برتن سمیٹ کر وقار کے کمرے میں آئی تھی جہاں زوہیب اپنی فائلز کا ڈھیر لیئے کافی مصروف لگ رہا تھا

وقار اور شفیق صاحب فیکٹری میں تھے جبکہ پروین بیگم ظہر پڑھ کر اب سونے لیٹی تھیں

"کیا ہو رہا ہے؟؟ کھانا کیسا بنا تھا؟؟؟"

رابی بے تکلف سی زوہیب کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی اپنی موٹی بھوری آنکھوں میں وہ آج کل ہر وقت مسکارہ لگا کر رکھتی جس سے اس سے نظر ہٹانا ویسے ہی ناممکن سا تھا

زوہیب فوراً کھڑا ہوا تھا

"گڑیا چلو باہر میں بہت اہم کام کر رہا ہوں میرا سارا کاروبار میری آج کی محنت پر منحصر ہے،اپنی کل جمع پونجی پاکستان میں لگا چکا ہوں اب مجھے نئے سرے سے یہاں محنت کرنی پڑے گی،پلیز میں فوکس کیئے بغیر کچھ بھی ٹھیک سے نہیں کر سکتا"

"آپ دبئی سے صرف میری وجہ سے یہاں واپس آئے ہیں نہ زوہیب؟؟؟مان کیوں نہیں لیتے آپ بھی مجھ سے دور نہیں رہنا چاہتے؟؟؟؟ "

وہ زوہیب کا ہاتھ پکڑ کر بے بس سی بولی تھی

"نہیں۔۔۔۔۔۔ایسا نہیں ہے۔۔۔خدا کے لئے مجھے پریشان کرنا بند کرو ورنہ میں یہ گھر چھوڑ کر کسی اور جگہ اپنا مستقل بندوبست کرلوں گا اور چاچو اور چاچی مجھ سے ناراض ہو کر مجھ سے دور ہو جائیں گے کیا تم یہی چاہتی ہو؟؟؟؟"

وہ صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھتے ہوئے سخت تنگ ہو کر بولا تھا

"تو ابو سے کریں نا بات ہماری شادی کی مجھے اپنا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ان کے ساتھ رہیں"

رابی زوہیب کے ساتھ ہی بیٹھ گئی تھی اس سے پہلے کے رابی پھر سے اس کا ہاتھ پکڑتی زوہیب اٹھ کر اس سے دور ہوا تھا

"رابی خدا کا خوف کرو، اگر تم مجھ سے واقعی محبت کرتی بھی ہو تو یہ چھونا کس محبت میں جائز ہے ؟؟؟؟؟؟؟؟"

"تمہارے والدین کے مجھ پر بہت احسانات ہیں میرے اتنے قریب آکر مجھے اپنی ہی نظروں میں رسوا مت کرو، میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ اب باقاعدہ ہاتھ جوڑ رہا تھا

"میں مرد ہوں اور کسی بھی مرد کے اتنے قریب آ کر اس سے پارسائی کی امید رکھنا کسی بھی عورت کی بہت بڑی بیوقوفی ہے"

"چلی جاؤ یہاں سے اور دوبارہ اس طرح میرے قریب آئی تو میں چچا کو سب بتا دونگا آگے کی ذمہ دار تم خود ہو گی"

رابی کو اپنے احساسات سے زیادہ زوہیب کا اس کا ہاتھ پکڑنے پر دھیان دینا اپنی ذات کی تذلیل لگا تھا وہ روہانسی ہوئی تھی

وہ نم آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی تھی

"اور جو تمہیں مجھ سے ہے وہ محبت نہیں ہے گڑیا وہ بس میرا ساتھ ہے جو تمہاری عمر کا تقاضہ ہے، تمہیں شادی کر لینی چاہیے جلد از جلد"

یہ الفاظ نہیں تھے وہ سیسہ تھا جو زوہیب کی آواز کی صورت رابی کے کانوں کے راستے دل پر پگھلا تھا

ان الفاظ نے اس کے پیروں سے زمین سر کا دی تھی وہ روتی ہوئی بھاگ کر اپنے کمرے میں گئی تھی

اب وہ حسب عادت شاور کے نیچے بیٹھی پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

دوسری طرف زوہیب ساری فائلز بند کر کے اب گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھ گیا تھا وہ جانتا تھا

رابی کی محبت خالص اور معصوم تھی اور اس کا بار بار پاس آنا کم از کم ہوس نہیں تھا بلکہ اس کی امیچورٹی اور زوہیب پر اندھا بھروسہ تھا۔۔۔

"اس کی امید توڑتے توڑتے میں اس کا دل توڑ دوں گا اس کی کردار کی دھجیاں بکھیر دوں گا کبھی میں نے سوچا بھی نہیں تھا، اے میرے رب۔۔۔۔ توں تو میری نیت جانتا ہے میں تو بس اس معصوم لڑکی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔۔ وہ اپنے جیسا خوبصورت اور کم عمر ہم سفر ڈیزرو کرتی ہے"

زوہیب کی آنکھیں کرب سے لال ہو گئی تھیں

کافی وقت ایسے ہی گزر گیا تھا مگر زوہیب کا ضمیر کسی طرح بھی اپنے الفاظ کا بوجھ اٹھانے کی حامی نہیں بھر رہا تھا

وہ تنگ آکر سونے لیٹ گیا تھا اس کی آنکھ دروازے پر دستک سے کھلی تھی پروین بیگم اسے رات کے کھانے کے لئے بلانے آئی تھیں زوہیب منہ ہاتھ دھو کر دستر خوان پر بیٹھ گیا تھا جہاں رابی کے علاوہ سب موجود تھے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آج پہلی بار زوہیب کو رابی کی کمی دل میں محسوس ہوئی تھی مگر وہ خاموشی سے کھانا کھا کر شفیق صاحب کے ساتھ کچھ دیر کل شوروم میں بک کی گئی گاڑی کے متعلق گپ شپ لگا کر وقار کی بائیک لے کر باہر آ گیا تھا

کافی دیر وہ بے مقصد بائیک گھماتا رہا بار بار رابی کا پیلا پڑتا چہرہ اور نم خوبصورت آنکھیں اس کے ذہن پر حاوی ہو رہی تھیں وہ کسی طرح بھی اسے بھول نہیں پا رہا تھا

"تم نے ایک معصوم لڑکی پر الزام لگا کر اس کی ذات کی تذلیل کر کے اچھا نہیں کیا"

ضمیر بار بار اس کا آئینہ بن کر اس کا راستہ روک رہا تھا

"معافی مانگ کر اس کی محبت کو عزت سے قبول کر لو"

ایک راہ چلتا شخص اس کے ضمیر کی آواز بن کر اس کا گمان بن کر اس سے مخاطب ہوا تھا

جمع تفریق کافی دیر ایسے ہی چلتی رہی آخر اسی میں رابی کی بہتری ہے وہ زبردستی خود کو قائل کر کے گھر کی طرف روانہ ہوا تھا

رات کے دو بج رہے تھے سب گہری نیند سو رہے تھے وہ آرام سے وقار کے کمرے میں آ کر لیٹ گیا تھا

دل رابی کو دیکھنے کو بے چین ہو رہا تھا انہی سوچوں میں وہ سو گیا تھا صبح آنکھ کھلی تو دن کے دس بج رہے تھے جو زوہیب کے لئے بہت نئی بات تھی کیوں کہ وہ کبھی اتنی دیر سے اپنے دن کا آغاز نہیں کیا کرتا تھا

وہ شاور لے کر باہر آیا تھا جہاں پروین بیگم بیٹھی سودے سلف کی لسٹ بنا رہی تھیں زوہیب کو دیکھتے ہی وہ پیار سے اس کا ماتھا چیک کر کے اس کی طبیعت کا اندازہ لگا رہی تھیں

"ارے ٹھیک ہوں چاچی بس رات دیر سے سویا تھا تو ابھی آنکھ نہیں کھلی میری"

وہ مسکرا کر بیٹھ گیا تھا

"چلو ٹھیک ہے بیٹا میں ناشتہ لگاتی ہوں بس آدھا گھنٹہ"

پروین بیگم کچن میں جا چکی تھیں جبکہ رابی اب بھی کہیں نظر نہیں آئی تھی

پروین بیگم بتائے ہوئے وقت سے پہلے ہی ناشتہ لے آئیں تھیں مگر وہ اب بھی خود سے رابی کے متعلق کچھ بھی نہیں بول رہی تھیں آخر تنگ آ کر زوہیب نے خود سے پوچھ لیا تھا

"وہ اپنی دوست کی طرف گئی ہے کہہ رہی تھی کوئی ضروری کام ہے"

پروین بیگم نے لسٹ پر سے نظر اٹھا کر جواب دیا تھا

"کیسا کام ؟؟؟"

"اس کی دوست کی شادی ہے اس نے رابی کے ساتھ مل کر خریداری کرنی تھی"

نظر ایک بار پھر لسٹ پر تھی

"میں چھوڑ آتا یا وقار کے ساتھ چلی جاتی، اکیلی کیسے گئی ہے؟؟"

زوہیب کی بے چینی میں اضافہ ہوا تھا

"بیٹا کہہ رہی تھی میں اپنے کام خود کر سکتی ہوں"

"موڈ بگڑا ہوا تھا نہیں چھیڑا میں نے پھر، ضرور وقار نے کچھ کہہ دیا ہو گا مجال ہے جو کوئی دن ان کا صلح صفائی سے بھی گزرے"

پروین بیگم ان کی محبت پر نہال ہوئی تھیں

زوہیب زبردستی مسکرایا تھا

"اچھا چچی کام سے جا رہا ہوں شام تک آؤں گا"

زوہیب بتا کر بائیک پر نکل گیا تھا آج اسے کافی کام نپٹانے تھے کچھ لوگوں سے ملنا تھا مگر وہ بنا گاڑی کے کوئی بھی میٹنگ نہیں کرنا چاہتا تھا یہی وجہ تھی کہ وہ کچھ کام مکمل کر کے اب ایک پارک میں بیٹھ گیا تھا جہاں لوگ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ آئے ہوئے تھے

"یار تھوڑی سی عزت کر لیا کرو میری دس سال بڑا ہوں تم سے"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کسی کی آواز زوہیب کے کانوں سے ٹکرائی تھی اس نے بے اختیار اس طرف دیکھا تھا جہاں ایک کم عمر لڑکی جو چند ماہ کا بچہ اٹھائے ہوئے تھے غصے سے اس عمر میں بڑے اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی

"نوید اپنی اولاد کو پکڑ لیں بہت تنگ ہوں کب سے میں نے ہی اٹھایا ہوا ہے، محبت میں بس محبت کا قانون لاگو ہوتا ہے جو برابری کا ہے عمر میں چھوٹا بڑا ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا، اب پکڑیں اس کو"

وہ زبردستی اس بچے کو اپنے شوہر کو تھما کر اب موبائل میں سیلفیاں بنا رہی تھی

زوہیب کے لب ان کو دیکھ کر مسکرا اٹھے تھے اسے اس مرد میں اپنا آپ اور اس لاپروہ مگر مخلص لڑکی میں رابی نظر آئی تھی

زوہیب کا دل کل کے اپنے الفاظ پر ایک بار پھر بے چین ہوا تھا وہ جلدی سے وہاں سے اٹھ کر اب دوپہر کا کھانا کھانے فوڈ ایریا میں آیا تھا

اس نے کھانا منگوا کر وقت دیکھا تھا جو دن کے تین بتا رہا تھا

"ارے اتنی مزے کی چاٹ۔۔"

"اسسسسسس۔۔۔۔۔۔۔آج یہ چاٹ نا کھاتی تو پکا فوت ہو جاتی"

خوبصورت نسوانی آواز زوہیب کے کانوں سے ٹکرائی تھی"

زوہیب نے اس سمت دیکھا تو اسے اس لڑکی میں پہلے والی ہنستی کھیلتی رابی نظر آئی تھی جس کی خوشی کا قتل اس نے اپنے ہاتھوں سے کیا تھا وہ بنا کچھ کھائے وہاں سے اٹھ کر ایک بار پھر بائیک کو بھگا رہا تھا

"آخر میں اتنا بے سکون کیوں ہوں ؟؟؟ میں یہ نا کرتا تو وہ کسی صورت پیچھے نا ہٹتی پھر مجھے چین کیوں نہیں مل رہا؟؟؟؟؟"

"کیا میں مجھے اپنی نیک نیتی کی گڑیا کو صفائی دینی چاہیے ؟؟؟؟"

"اپنے سخت الفاظ کے پیچھے چھپی اس کی بھلائی کا اس کو اچھے الفاظ میں مفہوم سمجھانا ہو گا"

"شاید تبھی یہ بے سکونی ختم ہو گی"

وہ دل ہی دل میں فیصلہ کر کے گھر کی طرف بڑھ گیا تھا

ـ ✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

"جی ماں آپ نے اتنی جلدی میں بلایا آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ؟؟؟؟؟"

ہادی اکھڑی سانسوں کے ساتھ گاڑی دوڑاتا ہوا اب پارکنگ سے بھاگ کر صبیحہ بیگم کے کمرے میں آیا تھا

"میں ٹھیک ہوں ہادی، بس ایک سوال کا جواب چاہتی تھی تم سے، فوری جواب"

وہ فوری پر زور دے کر اٹھ کر بیٹھ گئی تھیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"جی ماں؟؟؟"

ہادی ماں کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر محبت سے بولا تھا

"مجھ سے محبت کرتے ہو؟؟؟"

سوال میں ذرا بھی لچک نہیں تھی

ہادی اس شک پر ٹوٹ کر بکھرا تھا وہ فقط دکھ سے ماں کو دیکھ رہا تھا

"جواب دو، ہاں یا ناں"

صبیحہ بیگم نے ہادی کی برداشت کی گویا آج حد دیکھنی تھی

"ثبوت چاہتی ہیں آپ ماں؟؟؟"

ہادی نے بھرائی ہوئی آواز میں شاید بس کچھ کہنے کی کوشش کی تھی

"یہی سمجھ لیں آپ ہادی"

"کیا کروں ماں؟؟؟"

وہ بلند آواز سے کرب سے چیخا تھا

"اس دو ٹکے کی سیکرٹری کو بھول جاؤ اور میری مرضی سے شادی کر لو، میں مان لوں گی کہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو"

صبیحہ بیگم ارب پتی ہو کر بھی وہ ہی روایتی ماں ثابت ہوئی تھیں جوان بیٹے سے اس کی زندگی کا مقصد چھین کر ان کو اپنی محبت کا تاج محل تعمیر کروانا مقصود تھا۔۔۔

"یہ سچ ہے ماں میں ہانی سے بہت محبت کرتا ہوں، یہ بھی سچ ہے کہ جو جگہ دل اسے دے چکا ہے وہ میں چاہ کر بھی کسی اور لڑکی کو نہیں دے سکتا۔۔۔ مگر یہ بھی سچ ہے میری ماں پر ایسی محبت سو بار قربان، آپ شادی کی تیاریاں کریں جدھر کہیں گی شیر وانی پہن کر ساتھ چلا جاؤں گا، مگر اتنا یاد رکھیے گا مجھ سے پوری زندگی خوش ہونے کا مطالبہ نہیں کریں گی آپ؟؟؟؟؟؟"

ہادی کا چہرہ آنسوؤں سے بھیگ گیا تھا

"میں آپ کی خوشی کے لئے اپنا گھر پوری عمر آباد رکھوں گا مگر اس دل کی بربادی سے آپ کو کوئی سروکار نہیں ہو گا وعدہ کریں؟؟؟؟"

ہادی صبیحہ بیگم کا ہاتھ پکڑ کر جنونی انداز میں بولا تھا

"ایسا ہو گا ہی نہیں میں ایسی لڑکی لاؤں گی جو تمہاری زندگی خوشیوں سے بھر دے، نکاح میں بہت طاقت ہوتی ہے بیٹا سب بھول جاؤ گے دل دماغ سب آباد رہے گا"

صبیحہ بیگم اپنی اس آسان فتح پر پھولے نہیں سما رہیں تھیں

اس جیت کے خمار میں ان کو اپنی کل کائنات بیٹے کی آنکھوں کی ویرانی نہیں نظر آ رہی تھی

"آئی لو یو ماں"

ہادی صبیحہ بیگم کے ہاتھ اور ماتھا چوم کر بازو سے آنسو صاف کرتا باہر آ گیا تھا

آج پھر ایک ساس کی جیت ہوئی تھی مگر ایک ماں کی ہار ہوئی تھی جو اپنا بیٹا کھو چکی تھی۔۔۔۔دنیا کی روشنیوں میں۔۔۔۔اس کا بیٹا ایک اندھی کھائی میں اپنی ماں کے ہاتھوں گرنے کو تھا۔۔۔جہاں سب تھا بس سانس لینے کے لئے آکسیجن نہیں تھی

۔***********

"رابی کیا بات ہے بیٹا ہر وقت اپنے کمرے میں کیوں بند رہنے لگی ہو؟؟؟کافی دن سے میں تمہیں نوٹ کر رہی ہوں"

پروین بیگم پریشان سی موبائل میں مصروف بیٹھی رابی کے پاس بیٹھ کر پوچھ رہیں تھیں

"ھاھاھاھا"

رابی نے موبائل پر ہنوز نظریں جمائے قہقہ لگایا تھا وہ مسلسل ہنستی رہی یہاں تک کہ اس کی آنکھوں میں پانی آ کر اب اس کا چہرہ بھگونے لگا تھا پروین بیگم مزید پریشان ہوئی تھیں

"کیا بات ہے رابی؟؟؟؟تمہاری آنکھیں اور قہقہ ایک دوسرے کا ساتھ کیوں نہیں دے رہے؟؟؟"

وہ رابی کو جھنجھوڑ کر اب غصے سے پوچھ رہی تھیں

اب وہ ماں کے گلے لگ کر باقاعدہ رونے لگی تھی

"اموں میری شادی کر دیں"

وہ روتے ہوئے مسلسل بول رہی تھی

"کس سے ؟؟؟؟"

پروین بیگم نے اسے خود سے الگ کیا تھا

"کسی سے بھی، بس جلد از جلد، میرا دم گھٹتا ہے یہاں، مجھے سانس نہیں آتا، مجھے کھلی فضا میں سانس لینا ہے"

وہ عجیب سے لہجہ لئے پروین بیگم کو حیران کر رہی تھی

"چپ کر جاؤ تمہارے باپ نے سن لیا تو جیتے جی مر جائے گا وہ، بند کرو یہ بکواس"

پروین بیگم نے بھی وہ ہی کیا تھا جو ہر بیٹی کی ماں ایسے حالات میں کیا کرتی ہے بیٹی کی تکلیف وہ تنہائی میں بھی پوچھنے سے ڈر رہی تھی انھیں اس کی پسند، اسکی محبت سے کوئی سروکار نہیں تھا وہ تو بس باپ اور بھائی کی عزت کی پرواہ تھی۔۔۔۔اس کی خوشی اسکی تکلیف تو کسی کھاتے میں تھی ہی نہیں۔۔۔

اس کی بات کا مطلب وہ ہی نکالا گیا تھا جو ہمارے ہاں ہر بار نکالا جاتا ہے کہ اب اس لڑکی کو گھر میں رکھنا ٹھیک نہیں وقت آ گیا ہے کہ اب اسے شادی کے نام پر شوہر اور سسرال میں پھنسا کر اس کی عقل ٹھکانے لگائی جائے۔۔۔

رابی بیڈ پر شدید تکلیف سے بکھر کر کسی تسبیح کے دانوں کی طرح موتی موتی ہو گئی تھی مگر افسوس اسے اس کی اپنی ماں نے بھی سمیٹنے کی کوشش نہیں کی تھی وہ بس اس کا بکھرا وجود دنیا والوں سے چھپا لینا چاہتی تھیں وہ بھاگ کر اب دروازہ بند کر کے کمرے سے باہر جا چکی تھیں

وہ تو اس کے ارادے خود سے بھی چھپا لینا چاہتی تھیں۔۔۔

وہ پریشان سی خود کو گھر کے کاموں میں مصروف کرنا چاہتی تھیں مگر رابی کا ٹوٹا دل ان کی توجہ کا مرکز تھا

اب وہ بے صبری سے زوہیب کا انتظار کرنے لگی تھیں جو اپنی گاڑی میں صبح کا نکلا اپنے آفس کے ضروری کام نپٹا رہا تھا گھر میں ایک وہ ہی تھا جس سے پروین بیگم تسلی سے رابی کے متعلق بات کر سکتیں تھیں

رات کا کھانا کھا کر سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے جب پروین بیگم زوہیب کو اپنے پاس بلانے آئی تھیں وہ ان کے ساتھ چھت پر آیا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"بیٹا میں بہت پریشان ہوں آج تمہاری جگہ وقار کا بڑا بھائی ہوتا تو خدا جانتا ہے میں یہ بات اس سے کرتی"

ہمارے ہاں کی جانے والی ایک اور بڑی غلطی کہ، اپنے بڑے بیٹے کو اتنے اختیار نہیں دیئے جاتے مگر جب اپنا بیٹا بڑا نا ہو تو دوسرے کے بیٹے کو ضرور بیٹا سمجھ کر اپنے فیصلے کی ہر ڈور اس کے ہاتھ میں تھما دی جاتی ہے

اور اس بات کو کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے کہ کزن بھائی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔۔جب گھر میں جوان بیٹی موجود ہو تو کسی کو کزن کے نام پر گھر کا حصہ نہیں بنانا چاہیے۔۔۔ مگر افسوس آج کل پہلے کزن کے نام پر نا محرم کو بھائی بنا کر گھر میں چھوڑ دیا جاتا ہے اور بعد میں قصوروار صرف اولاد کو ٹھہرایا جاتا ہے

۔۔۔

"کیا بات ہے چاچی ؟؟؟"

اس پر پروین بیگم نے رابی کی تمام حالت بتائی تھی جیسے سن کر زوہیب کا دل کیا وہ چلوں بھر پانی میں ڈوب مرے۔۔۔ مگر وہ اس عورت کو کیسے بتاتا کہ وہ انسان جیسے وہ اپنا بیٹا مان کر اپنی بیٹی کی حالت بتا رہی ہے اس کا ذمہ دار وہ ہی تو تھا۔۔۔

وہ اب یہ بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ اس سے لڑکے کا اتا پتا پوچھو۔۔۔

وہ چپ چاپ روتی ہوئی پروین بیگم کو فقط دیکھ رہا تھا

"آپ پریشان مت ہوں میں خود بات کرتا ہوں رابی سے"

وہ تیزی سے سیڑھی اتر کر رابی کے کمرے میں آیا تھا جہاں وہ زندہ لاش کی طرح بیٹھی اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

"آپ یہاں سے چلیں جائیں ورنہ میں اموں کو آپ کا نام بتا دوں گی"

وہ بنا زوہیب کی طرف دیکھے غصے سے بولی تھی

"گڑیا۔۔۔"

زوہیب بے بس سا محض اتنا بول پایا تھا

"ٹوٹ گئی آپ کی گڑیا"

وہ اسے باہر کی طرف دھکیل کر دروازہ بند کرتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی

سب ایک جگہ موجود ہو کر بھی اس مسئلے کو ناتو ڈسکس کر پارہے تھے حل کرنا تو بعد کی بات تھی۔۔۔ وہ ہی جو اکثر ہمارے ہاں ہوا کرتا ہے۔۔۔

"حقیقت سے انکار"

تینوں نفوس بس اندر ہی اندر گھٹ رہے تھے اس بات کو پندرہ دن ہونے کو تھے جب پروین بیگم کو میرج بیورو سے کال آئی تھی وہ فیملی کو ملوانے آنے کا کوئی وقت اور دن چاہ رہے تھے پروین بیگم نے فلحال ان کو شام تک ٹال کر فون بند کیا تھا وہ رابی کے پاس آئی تھیں جو ہینڈ فری لگائے آنکھیں بند کیئے لیٹی ہوئی تھی

"تم اتنی حد سے بڑھ جاؤ گی یہ میں نے سوچا تک نہیں تھا"

پروین بیگم نے اس کی ہینڈ فری نکال کر غصے سے کہا تھا

"اسی لئے تو کہتی ہوں میری شادی کر دیں میری بھی جان چھوٹ جائے گی آپ سے اور آپ کی مجھ سے، خیر اب میری کس حرکت پر حیران ہیں؟؟؟"

وہ باغی انداز میں موبائل سائیڈ پر رکھتے ہوئے پوچھ رہی تھی

"میرج بیورو سے کال آئی تھی، کس نے دیا ان کو ہمارا پتہ؟؟؟؟"

"میں نے اور ان کو کل ہی بلالیں، آپ کے شوہر اور بیٹے کی عزت کے لئے اچھا ہو گا ورنہ میں پنکھے کے ساتھ لٹک کر اپنی جان دے دوں گی، اور میں کچھ بھی کروں گی اس گھر سے جانے کے لئے"

اس کی آنکھوں میں آتا پانی بھی لال لگ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا پورے جسم کا خون آنکھوں میں اتر آیا ہے

"رابی میری بیٹی آخر کیا ہو گیا ہے ایسا۔۔۔۔۔۔ تم ہم سے اتنی تنگ کیوں ہو؟؟؟"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پروین بیگم اب بے بس سی ہر ماں کی طرح دوپٹہ چہرہ پر رکھے بچوں کی طرح رو رہی تھیں

"میں آپ سب سے نہیں خود سے تنگ ہوں اموں"

اتنے میں زوہیب روم میں آیا تھا

"اور اموں مجھے کسی مرد کا ساتھ درکار ہے یہی میری عمر کا تقاضہ بھی ہے"

وہ کسی زخمی شیرنی کی طرح پھنکارتی ہوئی زوہیب کی آنکھوں میں دیکھ کر بولی تھی

زوہیب کے اس ایک جملے نے کسی کی بیٹی کے زندگی کا مطلب بدل دیا تھا وقت ریت کی طرح تیزی سے اس کے ہاتھ سے پھسل رہا تھا

"دیکھو بیٹا کسی باتیں کر رہی ہے اپنی ماں سے"

پروین بیگم زوہیب کو دیکھ کر اور شدت سے رونے لگی تھیں

"چاچی آپ جائیں میں بات کرتا ہوں گڑیا سے"

زوہیب نے چاچی کو اٹھا کر باہر بھیجنا چاہا تھا

"مجھے کسی سے کوئی بھی بات نہیں کرنی، کل دوپہر کا وقت دے دیں ان لوگوں کو میں تیار ہو جاؤں گی"

وہ دروازہ کھول کر دونوں کے جانے کی منتظر تھی

"میری بیٹی کو دیکھو کیا ہو گیا ہے یہ ایسی تو بلکل بھی نہیں تھی زوہیب"

بیچاری ماں روتی ہوئی زوہیب کے ساتھ باہر نکلی تھی

"میرے بس میں کچھ نہیں ہے اموں، میرا دل مر گیا ہے"

وہ دروازہ بند کرکے ادھر ہی نیچے بیٹھ کر دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھ کر تڑپ کر چیخی تھی

زوہیب پروین بیگم کو اپنی گاڑی میں بیٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لایا تھا ڈاکٹر نے بی_پی کے لئے کچھ انجکشن ڈرپ میں ڈال کر ان کو دو گھنٹے بعد گھر بھیج دیا تھا گھر آنے پر ایک نیا تماشہ ان کا منتظر تھا

وقار بیٹھا رو رہا تھا اس کا کہنا تھا آپی بلاوجہ میرے ساتھ بری طرح لڑی ہے

پروین بیگم نے اسے سمجھا کر اپنے کمرے میں بھیج دیا تھا وہ شفیق صاحب کے پاس آئی تھیں اور انھیں کل کے مہمانوں کی آمد کی اجازت لی تھی جو انہوں نے تھوڑے انکار کے بعد دے دی تھی وہ خود بھی گھر پر رک گئے تھے

اگلی صبح مہمان آ گئے تھے فیملی کافی اچھی تھی اور مختصر بھی۔۔۔

رابی اچھے سے تیار ہو کر ان کے سامنے بیٹھی تھی ان کو ایسی ہی کم عمر بہو کی تلاش تھی اور ان کو شادی کی جلدی بھی تھی وہ بس سادگی سے سب کرنا چاہتے تھے ان کا کہنا تھا وہ ریسیپشن پر پورے شہر کو دعوت دے کر اس شادی کی خبر دینا چاہتے ہیں

"اگلے ماہ کی کوئی ڈیٹ دے دیں؟؟؟"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

لڑکے کی ماں جو ہر طرح کی تسلی کر کے آئی تھی فورا بولی تھی رابی اٹھ کر اپنے کمرے میں آئی تھی

زوہیب نے اس بیوقوف لڑکی کو دیکھ کر سر افسوس میں ہلایا تھا جو صرف اس کے ایک جملے کی وجہ سے اپنی پوری زندگی جوے کی طرح داؤ پر لگا رہی تھی

پروین بیگم اور شفیق ان سے دو دن کا وقت مانگ کر ان کو رخصت کر چکے تھے ان کو لڑکا بہت خوبصورت اور سٹائلش لگا تھا اب بس ان کے متعلق کچھ ضروری معلومات کرنا باقی تھا

شفیق صاحب نے پروین بیگم کو اس کی تصویر دے کر رابی کے کمرے میں بھیجا تھا جو اپنا دوپٹہ جیولری سب پورے کمرے میں یہاں وہاں پھینک کر بال کھولے بیڈ کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھی ہوئی تھی

"بیٹا یہ تصویر دیکھ۔۔۔۔"

ماں نے تصویر آگے کی تھی جس پر وہ چیخی تھی

"اموں ہاں بول دو، نہیں دیکھنی میں نے تصویر، آپ چلی جایئں مجھے اکیلے چھوڑ دیں"

"بیٹا آخر بات کیا ہے تمہیں کیا پریشانی ہے؟؟؟ کیوں کنویں میں آنکھیں بند کر کے کودنا چاہتی ہو؟؟؟"

وہ پاس آکر محبت سے پوچھ رہی تھیں

رابی بس سب بتانے کو تھی وہ اپنی بے قصور ماں کو ایسے اذیت نہیں دینا چاہتی تھی مگر اتنے میں زوہیب کمرے میں آگیا

اسے دیکھتے ہی اس کا رنگ غصے سے لال ہوا تھا

"اموں بس شادی کرنی ہے مجھے آپ ان کو ہاں بول دیں اور جتنی جلدی کی ڈیٹ ہو دے دیں"

وہ کہہ کر واش روم چلی گئی تھی

آخر دو دن کے بعد تسلی بخش معلومات ملنے پر جواب ہاں میں دے دیا گیا تھا اور ڈیٹ بھی۔۔۔ چونکہ دونوں خاندان اچھے گھر سے تھے لہذا تیاری کا بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا

رابی اب پہلے کی طرح گھر والوں میں اٹھ بیٹھ رہی تھی ہاں مگر زوہیب سے وہ اب کتراتی کوئی بات نا کرتی۔۔۔

پندرا دن اسی طرح گزر گئے تھے تیاری زوروں شور سے ہو رہی تھی

ایسا ہی ایک دن تھا زوہیب اپنے کمرے میں بیٹھا کام کر رہا تھا جب وہ اس کے کمرے میں آئی تھی

"آجاؤ گڑیا"

وہ محبت سے بولا تھا وہ چپ چاپ آکر بیٹھ گئی تھی

"کیسی جا رہی ہے تیاری؟؟؟میری گڑیا خوش ہے نا؟؟؟"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"زوہیب ؟؟"

سوال پر سوال ہوا تھا

"جی گڑیا؟؟

وہ گلاسز ٹھیک کرتا متوجہ ہوا تھا

"آپ۔۔۔۔۔۔۔آپ مجھے یاد۔۔۔۔۔۔کریں گے ؟؟؟؟"

سوال رک رک کر کیا گیا تھا

"ہاں بلکل تم میری اکلوتی گڑیا جو ہوئی"

جواب لچک سے پاک تھا

"آپ کو سعدیہ باجی کی قسم میں آپ کو کبھی بھی اچھی نہیں لگی ؟؟؟؟ کوئی ایسا وقت جب آپ کا دل بے چین ہوا ہو ؟؟؟؟"

وہ ازلی موڈ میں آئی تھی

"گڑیا اب تو کم از کم یہ باتیں مت کرو ان سے کیا ملے گا تمہیں ؟؟؟؟"

"کیوں اذیت دیتی ہو خود کو ؟؟؟؟"

انداز سمجھانے والا تھا

"اس اذیت کا کیا جو مجھے آپ نے ساری عمر کے لئے دے دی ہے؟؟؟؟؟؟؟؟میں کسی اور کی کیسے ہو سکتی ہوں؟؟؟؟؟؟؟؟"

رابی اذیت کی آخری حد پر تھی اس کی آواز میں کانٹے چبھ رہے تھے

"آپی؟؟؟امی بلا رہی ہیں"

وقار کمرے کا ماحول جانچے بنا بتا کر ادھر ہی بیٹھ گیا تھا رابی جلدی سے آنسو صاف کرتی باہر آ گئی تھی

"گڑیا کاش۔۔۔۔۔تم میرے عمر کی ہوتی یا میں تمہاری عمر کا۔۔۔۔۔۔"

زوہیب نے تھک کر سوچا تھا

دن تیزی سے گزر رہے تھے

"یہ دیکھو رابعہ

اپنی شادی کا جوڑا پہن کر دیکھاؤ مجھے۔۔۔۔"

"اور پانی بھی دو مجھے،بہت بھیڑ تھی بھئ بہت کھپی ہوں آج۔۔۔"

رابعہ اپنی ماں کے ہاتھ سے شاپر پکڑے مورت بنی کھڑی تھی"

"ارے پانی دو نا اور پہن کر دکھاؤ اسے۔۔۔دن کتنے رہ گئے ہیں شادی میں کل سے تم مایوں بیٹھ جاؤ گی۔۔۔پھر تو میرا کام اور بھی بڑھ جائے گا۔۔۔اکیلی ہی کھپتی رہوں گی پھر۔۔۔"

رابعہ نے اب بھی کوئی حرکت نہیں کی تھی

وہ تو جیسے سُن ہے رہی نہیں تھی پروین بیگم نے تنگ آکر خود ہی پانی پیا تھا وہ واپس آچکی تھیں مگر رابعہ اب بھی پتھر بنی شاپر پکڑے کھڑی تھی

"ارے کیا ہوا ہے ایسے کیوں کھڑی ہو بت بنی؟؟؟"

ماں نے پریشانی سے اس کو ہاتھ سے پکڑ کر ہلایا تھا جس پر وہ چیخ کر روئی تھی

"امی آپ بند کر دیں یہ سب میں۔۔۔۔۔ میں نہیں نبھا پاؤں گی یہ زبردستی کی شادی۔۔۔ میں نہیں رہ سکتی زوہیب کے بغیر۔۔۔۔۔ امی میں بہت مجبور ہوں۔۔۔۔۔ امی۔۔۔۔۔۔"

شاپر اس کے ہاتھ سے نیچے گِرا تھا وہ اپنے دونوں خالی ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

"بکواس مت کرو تمہارا بھائی گھر پر ہے سن لیا تو منہ توڑ دے گا وہ تمہارا"

"امی۔۔۔۔ میرا دل بند ہو جائے گا۔۔۔۔ خدا کے لئے میرے دل کی حالت کو سمجھیں۔۔۔ میں بہت محبت کرتی ہوں زوہیب سے۔۔۔۔ میں اس کے علاوہ کسی اور کی ہو بھی کیسے سکتی ہوں ؟؟؟؟؟؟؟

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اس میں تو جان بستی ہے میری امی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔میں نہیں بھلا سکتی اسے امی

۔۔۔۔۔۔یہ جوڑا کفن لگ رہا ہے مجھے امی۔۔۔۔۔میں زوہیب سے بہت۔۔۔محبت۔۔۔۔"

پروین بیگم نے اس کے منہ پر زور سے ہاتھ رکھ دیا تھا

"سب طے ہو گیا ہے رابعہ۔۔۔۔اب کچھ نہیں ہو سکتا۔۔ تیرے باپ نے زبان دے دی ہے

۔۔۔شادی کی ڈیٹ تک فکس ہو چکی ہے کل مایوں ہے تمہاری پرسوں مہندی۔۔۔۔۔پھر نکاح اور رخصتی۔۔۔۔"

"نہیں۔۔۔۔۔۔امی۔۔۔۔۔۔۔میرا دل بند ہو جائے گا امی۔۔۔۔۔۔۔میں کہاں جاؤں

؟؟؟؟؟؟؟؟"امی میں برباد ہو جاؤں گی۔۔۔۔نہیں مار سکتی اپنے دل کو امی۔۔۔۔قیامت۔۔۔۔۔آ جائے گی۔۔۔۔۔"

"زوہیب؟؟؟؟؟؟؟"

"یہ کیا کہہ رہی ہو رابی؟؟؟؟؟؟"

پروین بیگم پر گویا بم گرا تھا وہ نام جان کر سر پکڑ رہ گئی تھیں

"پہلے کیوں نہیں بتایا رابی؟؟؟؟یہ سب تماشہ کس لئے کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"تم نے اپنے ساتھ ہمیں بھی کہیں کا نہیں چھوڑا اب ساری عمر کے لیئے یہ نام اپنے دل میں دفن کر دو ورنہ تیرے ماں باپ زندہ در گور ہو جائیں گے رابی تجھے خدا رسول کا واسطہ ہے"

"تم نے اپنی مرضی سے اس رشتے کے لئے ہاں بولا تھا اب اپنے باپ کو رسوا مت کرو اس کے پاس عزت کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے رابی یہ میرے ہاتھ دیکھو"

وہ باقاعدہ رابی کے پاؤں پکڑ کر بیٹھ گئی تھیں

رابی تکلیف سے بیہوش ہو گئی تھی۔۔۔۔

محبت سے دستبرداری "قیامت" کا دوسرا نام ہے لوگوں۔۔۔۔۔۔

"جس تن لاگے سو تن جانے"

_ * * * * * * * * * * * * * *

جب سے ہادی ہو کر گیا تھا امی کا رویہ ہانی کے ساتھ کافی اچھا تھا

وہ خود بھی ہادی کے بارے اب دل سے سوچنے لگی تھی آج کافی ہفتے ہونے کو تھے وہ ملنے نہیں آیا تھا

آج صبح سے ہانی کا دل بے چین تھا ایک گھبراہٹ تھی جو اسے صبح سے گھیرے ہوئے تھی

اسی کشمکش میں تھی جب امی نے اسے ہادی کے آنے کی اطلاع دی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ آج اچھے سے خود کو آئینے میں دیکھ کر شرماتی ہوئی اس کمرے میں آئی تھی ہادی آج بھی دنیا کا خوبصورت انسان لگ رہا تھا وہ سر نیچے کیے بیٹھا ہوا تھا

"السلام علیکم"

ہانی نے آہستہ سے کہا تھا

"وعلیکم السلام"

جواب میں ناامیدی کی رمق واضح تھی

"کیسی ہو؟"

"آپ کے سامنے ہوں آپ بتائیں کیسی ہوں؟"

ہانی نے آج پہلی بار بات بڑھائی تھی

جواب میں پھیکی مسکراہٹ ملی تھی

"ہانی۔۔۔۔۔مجھ سے محبت کرتی ہو؟؟"

سوال میں پیاس تھی

"ہمممم۔۔۔۔۔ہوں۔۔۔۔"

جواب تسلی بخش ملا تھا جو شرما کر دیا گیا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"مجھ سے نکاح کر سکتی ہو؟؟؟؟صرف اس بات کا گواہ رب ہو گا ور ہم دونوں؟؟؟تم یہی رہو گی ہم میں میاں بیوی والا کوئی رشتہ نہیں ہو گا میں بس یہ تسلی چاہتا ہوں کہ تم صرف میری ہو؟؟؟"

ہادی پاس ہوا تھا

"مگر آپ کی ماں کو اگر پتہ چل گیا تو؟؟؟"

"وہ تم مجھ پر چھوڑ دو، میرے لوٹنے کا انتظار کب تک کر سکتی ہو؟؟؟"

سوال میں ہادی کے من چاہے جواب کی التجا تھی

"جب تک زندہ ہوں ہادی"

ہانی نے آج اس کا ہاتھ خود سے تھاما تھا

"چلو چلتے ہیں امی سے بات کر چکا ہوں میں"

ہانی عبایہ پہن کر اس کے ساتھ کوٹ آئی تھی نکاح کے بعد گاڑی میں ہادی بیٹھا اسے کافی دیر تک حسرت سے دیکھتا رہا پھر اسے اس کے گھر چھوڑ کر چلا گیا۔۔۔

ہانی آج خوش تھی بہت خوش دنیا کا ایک خوبصورت مرد اس کا شوہر تھا۔۔۔

آج رابی کی مایوں تھی گھر رشتہ داروں سے بھرا ہوا تھا رابی کو پیلا جوڑا زبردستی بدلوا کر پروین بیگم کچھ دیر میں ہلکا پھلکا تیار ہو کر باہر اس کے لئے بنائی گئی مخصوص جگہ پر بیٹھ جانے کی سختی سے تلقین کر کے خود کھانے کا انتظام دیکھ رہیں تھیں

رابی نے ماں کا دیا تازہ پھولوں سے بنا زیور بے دلی سے پہن لیا تھا اب وہ شیشے میں کھڑی خود کو غصے سے دیکھ رہی تھی اسے اپنی اس بیوقوفی پر رہ رہ کر شدید غصہ آرہا تھا مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا

وہ ایک طویل ٹھنڈی آہ بھر کر اب کمرے کے دروازے تک آئی تھی ایک رشتہ دار لڑکی اسے خوشی سے کھینچ کر سب میں لے آئی تھی اب جی جان سے ڈھولکی پیٹی جارہی تھی

اس کی نظر بار بار زوہیب کو ڈھونڈ تھی جو کہیں نہیں تھا

فنکشن ختم ہو چکا تھا مگر وہ کہیں نظر نہیں آیا تھا۔۔۔وہ ناامید سی اپنے کمرے میں آکر لیٹ گئی تھی

اگلے دن اس کی مہندی تھی آج اسے خاص طور پر تیار کروایا گیا تھا وہ قیامت ڈھاتی اسٹیج پر بیٹھی تھی جو گھر کی چھت پر بنایا گیا تھا چونکہ سب سادگی سے کیا جارہا تھا لہذا بس قریبی رشتہ داروں کو ہی بلایا گیا تھا جن کی تعداد اتنی ہی تھی کہ گھر میں ہی مایوں اور مہندی کی تقریب کی جاسکتی تھی جبکہ بارات کے لئے ایک اچھے میرج ہال میں بندوبست کیا گیا تھا

سب نے باری باری رابی کی ہتھیلی پر مہندی لگا کر رسم کی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

پروین بیگم بار بار رابی کی نظروں کو دیکھتیں جو بس زوہیب کو تلاش رہی تھیں

وہ اداس سی اپنی بیٹی کی خوشیوں اور آبادی کی دعا کر رہی تھیں

زوہیب گلے میں دوپٹہ ڈالے سب میں آکر بیٹھا تھا وہ نارمل نظر آنے کے لئے موبائل نکال کر خود کو مصروف شو کر رہا تھا جب ایک رشتہ دار لڑکی اس کے پاس آئی تھی

"ارے زوہیب بھائی آج آپ کی گڑیا کی مہندی ہے آپ رسم نہیں کریں گے ؟؟؟

وہ زبردستی زوہیب کو کھینچ کر رابی کے ساتھ بیٹھا گئی تھی

رابی کا دل ڈوب رہا تھا وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے کو تھی مگر دوسری طرف فوراً پروین بیگم اس کے ساتھ آکر بیٹھ گئی تھیں انہوں نے اس کی کمر پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کو حوصلہ دیا تھا

زوہیب نے اس کے ہاتھ پر مہندی لگائی تھی

اس رسم کی ویڈیو کے بعد اب تصویریں بنائی جا رہی تھیں

"اللہ تمہیں ہمیشہ آباد رکھے۔۔۔۔ گڑیا"

وہ کہہ کر جلدی سے اٹھ کر سب سے دور آکر کھڑا ہو گیا تھا

ایک دم اسے اپنے گلے میں جھولتا دوپٹہ پھندہ لگا تھا جیسے اس نے اتار کر اب ساتھ پڑی کرسی پر رکھ دیا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"یہ مجھے کیا ہو رہا ہے اللہ"

"وہ کل ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کسی اور کی ہو جائے گی وہ تو صرف میری گڑیا ہے نہ؟؟؟ پھر کسی اور کی کیسے ؟؟؟؟ کیسے ہو سکتی ہے وہ؟؟؟؟؟؟"

"میں کیسے رہوں گا اس کے بغیر پوری زندگی؟؟؟؟؟؟"

" مگر یہ سب کیسے روکوں؟؟؟؟"

چاچا کی عزت مٹی ہو جائے گی وہ کس کس کو میرے اور اپنی بیٹی کے کردار کی گواہی دیں گے؟؟؟؟"!

وہ اسی کشمکش میں تھا جب شفیق صاحب اس کے پاس آ کر بیٹھ گئے تھے

"بیٹا میں بہت خوش ہوں اللہ نے عزت سے میری بیٹی کو اپنے گھر کا کرنے کا وسیلہ بنا دیا، اب میں سکون سے مر سکتا ہوں"

وہ نم آنکھوں سے زوہیب کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہہ رہے تھے

"اللہ آپ کو میری عمر بھی لگا دے چاچا، گڑیا بہت خوش رہے گی انشااللہ"

زوہیب نے اس اپنائیت کا حق ادا کیا تھا جو طوفان اس کو منہ کھولنے پر مجبور کرنے کو تھا ادھر ہی تھم گیا تھا

_ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲ ✲

صبیحہ بیگم کا گھر بھی سادگی کے نام پر بھانت بھانت کے دور نزدیک کے رشتہ داروں سے بھرا ہوا تھا

لڑکے اور لڑکیاں ہادی کو مختلف رسموں میں کب سے الجھائے ہوئے تھے

آج مہندی کا فنکشن تھا جدید لباس پہنے لڑکیاں نئے پرانے گانوں پر مہارت سے رقص کرتی کسی بھی انڈین رقاصہ کم نہیں لگ رہی تھیں

صبیحہ بیگم بہت خوش لگ رہیں تھیں ہادی کو موسیقی کا شور قیامت آنے کی نوید صور پھونکنے کے مترادف لگا رہا تھا وہ بڑی مشکل سب سے جان چھڑوا کر گاڑی لے کر باہر آیا تھا پورا دھیان ہانی میں تھا

وہ لڑکی جو اس کی منکوحہ تھی اور اس بات کا قانونی اور شریعی حق رکھتی تھی کہ اسے اس کے دوسرے نکاح کی خبر ہو

دل و دماغ کی جنگ میں ضمیر نے اسے سب بتانے کا فیصلہ سنایا تھا

وہ بنا کسی کی پرواکیے ہانی کے دروازے پر تھا جہاں سے شور کو آواز آرہی تھی کچھ لوگوں کے مل کر غصے میں چیخنے کی آواز۔۔۔

اس کا دل کسی انجانے خطرے کی گھنٹی بجا رہا تھا

دروازہ کھٹکھٹانے کی دیر تھی اس کا ماموں دروازے پر تھا

"ہانی نے بلایا ہے تمہیں؟؟؟؟"

"اتنافاسٹ کنیکشن ؟؟؟واہ ہانی۔۔۔۔واہ۔۔۔"

اس نے صحن میں روتی ہوئی ہانی کی طرف دیکھ کر حقارت سے کہا تھا جو ہادی کو دیکھتے ہی بھاگ کر اس کے سینے سے جالگی تھی

"ہادی یہ لوگ زبردستی میرا انکاح اس نشئی سے کرر ہے ہیں، جب میں نے کہا ہادی نے مجھے عزت سے اپنے پاس رکھنے کے آپ کو ہر ماہ

پیسے دینے کا وعدہ کرر کھا ہے تو مجھے کہنے لگے کہ میں نکاح کرلوں بس اس کی بیوی بن کر ادھر ہی رہوں، پانچ لاکھ میں بیچا ہے مجھے اس بوڑھے جووری کے ہاتھ "

اب وہ بری طرح رونے لگی تھی

"تم نے ان کو یہ نہیں بتایا تم میرے نکاح میں ہو؟؟؟؟؟"

ہادی دہاڑا تھا

"نہیں۔۔۔۔"

ہانی نے روتے ہوئے کہا تھا

"کیوں؟؟؟؟؟"

"آپ نے منع جو کیا تھا ہادی"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ آنسو صاف کرتی ہوئی ایک بار پھر رو دی تھی

نکاح کے بات پر وہ بوڑھا نشی جواری اپنا پیسوں والا تھیلا مامی سے کھینچ کر اور دیکھ لوں گا کی دھمکی دے کر چلا گیا تھا

اس کے جاتے ہی ماموں اور مامی ذرا نرم پڑے تھے اور اب وہ ہادی کو لوٹنا چاہتے تھے

"ارے داماد جی آجاؤ اندر بیٹھو، نیک بخت چائے روٹی کا بندوبست کرو"

ماموں نے بے غیرتی اور ڈھٹائی کا نیا ریکارڈ بنایا تھا

"مجھے کچھ نہیں کھانا پینا میں ہانی کو اب یہاں ایک لمحہ بھی نہیں رہنے دوں گا چلو ہانی اپنا ضروری سامان لو"

ہادی غصے سے بولا تھا

ہانی نے اپنا ضرور سامان ایک بیگ میں ڈالا اور کمرے سے باہر نکل آئی جہاں وہ دونوں لالچی میاں بیوی اس کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگ رہے تھے

"تم جب چاہے ہانی کو ساتھ لے جایا کرنا مگر اس کو ہمارے گھر سے اس طرح مت لے کر جاؤ ہم لوگوں کو کیا جواب دیں گے یا پھر کل دن کی روشنی میں اپنے گھر والوں کے ساتھ اس کو دوبارہ نکاح کر کے لے کر جاؤ"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

مامی نے ایک بار پھر چال چلی تھی وہ اس خفیہ نکاح کے پیچھے چھپی ہادی کی دکھتی رگ جانتی تھی اس کا تیر نشانے پر جالگا تھا ہادی نے لچک دکھائی تھی

"میں فلحال ہانی سے کچھ ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"

"کچھ دیر تک واپس چھوڑ جاؤں گا"

ہانی جو اس کے ساتھ جانے پر خوش ہوئی تھی بیگ کمرے میں رکھ کر اداس سی اس کے ساتھ گاڑی میں بیٹھ گئی تھی

ہادی اسے ایک ہوٹل میں لے کر آیا تھا

اب وہ اس بند کمرے میں ایک بیڈ پر ساتھ بیٹھے ہوئے تھے ہانی اس سے کسی شرارت کی امید رکھے شرم سے لال ہو رہی تھی

مگر اس کے برعکس ہادی اس کو بنا دیکھے بس اپنے پیروں میں موجود جوتوں کو دیکھ رہا تھا

"ہانی۔۔۔"

ہادی نے اس کو آج پہلی بار گلے میں دوپٹہ ڈالے اپنے اتنے قریب دیکھا تھا

"جی۔۔۔ہانی کے دل کے مالک"

ہانی نے سانس بھر کر آہستے سے شرما کر کہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ایک اجازت دے دو"

ہادی اس کا ہاتھ پکڑ کر قریب ہوتا ہوا بولا تھا

"اجازت ہے"

ہانی نے فوراً کہہ کر دوپٹے کا گھونگھٹ بنایا تھا

"انکار تو نہیں کروں گی نا اور نا ہی میرا ساتھ چھوڑو گی؟؟؟"

ہادی مدہوش ہوتا اور قریب آیا تھا

"نہیں۔۔۔۔ہانی آپ کی ہوئی"

"مجھے دوسری شادی کی اجازت دے دو"

ہادی اس کے کان کے پاس آکر سرگوشی میں بولا تھا جیسے ہانی نے مذاق سمجھا تھا

"دی اجازت"

ہانی شرما کر اٹھ گئی تھی ہادی کو حیرانی ہوئی تھی اس نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس واپس بیٹھایا تھا

"واقعی دی اجازت، سہہ لو گی سوتن؟؟؟"

ہادی نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر لال ہوتی آنکھوں سے کہا تھا

"ہاں۔۔۔۔اور کوئی امتحان؟؟؟ہادی صرف ہانی کا رہے گا آپ چار شادیاں بھی کر لیں"

جواب میں فخر اور غرور تھا جس کے بعد ہادی خود کو روک نہیں پایا تھا۔۔۔۔

"ہادی آپ بھی عجیب ہیں یہ پہلی رات کو دوسری شادی کی اجازت لے کر کون رومانس کرتا ہے اپنی نئ نویلی دلہن سے؟؟؟"

ہانی واش روم سے نکل کر اپنا گیلا چہرہ خشک کرتی ہوئی پوچھ رہی تھی جبکہ ہادی ماں کی مسلسل آتی کال سے پریشان تھا

آخر اس نے بیسویں بار لگاتار آتی کال اٹھالی تھی وہ ہانی کو چپ رہنے کا اشارہ کر کے اب بولنا شروع ہوا تھا

"السلام علیکم ماں۔۔۔۔میں جانتا ہوں کہ میں ہی دولہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔بارات کتنے بجے جانی ہے۔۔۔۔۔۔بہت وقت ہے ابھی تو آپ کی بہو لانے میں۔۔۔۔۔۔ آجاؤں گا تب تک ۔۔۔۔۔۔۔بس ایک دوست کے ساتھ ہوں تھوڑی دیر میں آتا ہوں،لو یو سو مچ ماں"

وہ الفاظ تھے کے بارود ہانی کے پیروں سے زمین سرک گئ تھی اپنا سب ہادی کے حوالے کر چکنے کے بعد جو پہلی خبر اس کی منتظر تھی وہ اس کے شوہر کی دوسری شادی تھی وہ بیہوش ہوتے ہوتے بچی تھی وہ چکرا کر نیچے بیٹھ گئ تھی ہادی نے بھاگ کر اسے سنبھالا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہادی آپ ؟؟؟؟؟؟؟سچ میں اجازت ہی مانگ رہے تھے جیسے میں کی کوئی شرارت سمجھی تھی ؟؟؟؟؟؟؟"

"مطلب اپ مجھے چھوڑ دیں گے ؟؟؟؟پھر کیوں کیا میرے ساتھ یہ سب ؟؟؟؟؟میں غلط سمجھی تھی مگر آپ تو سچ جانتے تھے نا پھر کیوں میرے قریب آئے آپ ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ درد کی انتہاء پر تھی

"ہانی۔۔۔ہانی میری جان میری بات سنو بلکل ریلکس ہو جاؤ میرا ارادہ بس تمہیں یہ سب بتانے کا ہی تھا میں فقط اسی لئے تمہیں یہاں لایا تھا، اور اگر یہ سب ہو بھی گیا تو کیا غلط ہے اس میں تم میری بیوی ہو میں حق رکھتا ہوں تم پر"

ہادی نے اسے اٹھا کر بیڈ پر بیٹھایا اور پانی دے کر نرمی سے سمجھا رہا تھا وہ ذرا سنبھلی تو ہادی نے اسے پوری بات سنا دی جیسے سن کر وہ ہادی کے سینے میں سر دے کر کافی دیر تک بچوں کی طرح بلک بلک کر روتی رہی۔۔۔

"ہادی میری ایک شرط ہے"

ہانی تھک کر سیدھی ہو کر بولی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کل آپ کی بارات میں میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گی میں اپنی زندگی کو کسی اور کا ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتی ہوں ورنہ۔۔۔۔۔مجھے شاید کبھی بھی یقین نہیں آئے گا"

وہ ایک بار پھر رونے لگی تھی

"ایسے خود کو اذیت مت دو ہانی میری جان میں مجبور ہوں۔۔۔۔جانتی ہو میں نے اب تک اس کا چہرہ تک نہیں دیکھا ماں نے اس کی جو تصویریں واٹس ایپ کی تھیں میں نے بنا دیکھے ڈیل کر دی"

"میں تمہیں کسی صورت نہیں چھوڑوں گا ہانی کسی صورت بھی نہیں، ہمیشہ یاد رکھنا وہ لڑکی بس میری منکوحہ بن کر رہے گی میں اسے کبھی اپنی بیوی کا درجہ نہیں دوں گا"

"بس کچھ وقت گزرنے دو میں سب ٹھیک کر دوں گا ہانی اپنے ہادی پر بھروسہ ہے نا؟؟؟"

وہ بے بسی سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھ رہا تھا

"شادی کے بعد آپ کی ماں پھر اولاد کی خواہش نہیں کریں گی تو تب کیا کریں گے آپ ایک بار پھر مجبور ہو کر اس کے پاس چلے جائیں گے؟؟؟؟؟"

ہانی پہلی بار چیخی تھی

"کہہ دوں گا اب یہ تو اللہ کے کام ہیں اب اس میں کیا کر سکتا ہوں میں"

ہادی کے لئے جواب بہت آسان تھا

"ارے واہ۔۔۔تو کیا وہ گونگی ہے وہ اپنے گھر والوں اور اور آپ کی مام کو بتائے گی نہیں ؟؟؟؟"

"تب کی تب دیکھیں گے، دیکھو ہانی مام ہارٹ پیشنٹ ہیں اور آج کل ان کی طبیعت ویسے بھی ٹھیک نہیں ہے بس ان کی ضد کو ٹالنا ان کی۔۔۔۔۔۔موت ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔علاج چل رہا ہے وہ جیسے ہی سٹیبل ہوئی میں سب بتا دوں گا پھر اس کی مرضی وہ ہمارے ساتھ رہے یا مجھ سے طلاق لے لے ۔۔۔مگر یہ طے ہے تم میری آخری سانس تک میری بیوی ہی رہو گی، مامی کو رقم دے دوں گا وہ تمہیں اب تنگ نہیں کریں گی جہاں اتنے عرصے گزارہ کیا ہے کچھ ماہ اور کر لو بس، پھر صرف ہم ہونگے اور ہمارے بچے"

انداز سراسر منت سماجت والا تھا

"ٹھیک ہے مگر میری شرط اپنی جگہ بر قرار ہے"

وہ اٹھ کر اپنا بے لچک فیصلہ سنا کر اب عبایہ پہن رہی تھی

"ٹھیک ہے تمہیں شاپنگ کرواتا ہوں،ڈرائیور بھیجا تو ماں کو خبر ہو جائے گی تم میرے گھر آجانا یہ پیسے رکھو اوبر کروا کر آجانا۔۔۔۔ماں نے ویسے بھی تمہیں نہیں دیکھا کل کافی زیادہ لوگ ہونگے کسی کو بھی شک نہیں ہو گا تم پر۔۔۔۔"

ہادی اپنا موبائل سائیڈ ٹیبل سے اٹھا کر اس کے ساتھ چل کر باہر آیا تھا ایک بڑے مال سے وہ اسے جدید موبائل، سم، کریڈٹ، نیٹ سروس اور کل کے لئے اپنے سرکل کے حساب سے مہنگے کپڑے دلا کر گھر چھوڑ آیا تھا

جب وہ گھر آیا تھا کافی رات بیت چکی تھی سب گہری نیند میں تھے وہ بھی جاتے ہی سو گیا تھا اب ہانی سب جانتی تھی ایک بڑا پتھر اس کے ضمیر سے ہٹ چکا تھا۔۔۔

وہ پرسکون سا سو گیا تھا۔۔۔

وہ مرد تھا نا بیک وقت دو عورتوں کو تسخیر کر کے بھی پرسکون۔۔۔۔دوسری طرف ہانی دل پر زندگی کا سب سے اذیت ناک بوجھ لے کر گھر آئی تھی۔۔۔

آج کے بعد سے شاید پوری زندگی اسے اب فقط شب بیداری میں کاٹنی تھی۔۔

دوسری عورت کا کرب کیا ہوتا ہے ایک مرد یہ بات کبھی نہیں سمجھ سکتا۔۔۔

وہ تو شک کے نام پر یا تو بیوی کے ہاتھ پاؤں توڑ دیتا ہے یا بد چلن قرار دے کر باپ کے گھر بھجوا دیتا ہے یا پھر کھڑے کھڑے طلاق۔۔۔۔۔

خود وہ کسی کے ساتھ رنگے ہاتھوں بھی پکڑا جائے تو بھی بے قصور ٹھہرایا جاتا ہے۔۔۔ بھئی مرد جو ہوا ۔۔۔۔ کیا ہوا جو کسی اور کے ساتھ پکڑا گیا تو۔۔۔۔تو بھی ساتھ ہونے والی عورت کو ہی بے باک کہہ کر

قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے۔۔۔پھر بھی سہنا دونوں طرف کی عورتوں کو ہی پڑتا ہے۔۔۔بیوی اور محبوبہ
۔۔۔

آج بھی یہی ہوا تھا ایک طرف ہانی پر سوتن لا کر بھی وفاداری ثابت کی جا رہی تھی تو دوسری طرف اس انجان لڑکی کو انسان کی لسٹ میں سمجھا ہی نہیں جا رہا تھا

اس کی مرضی اس کی عزت سے ہادی کو کوئی لینا دینا نہیں تھا وہ تو بس ایک کٹھ پتلی تھی جیسے وہ جو کہتا وہ کرتی۔۔۔۔

واہ رے عورت تیری قسمت۔۔۔۔۔

مرد ہر رشتے میں عورت کو عورت سے لڑوا کر خود معصوم، صلح جو اور معتبر بن جاتا ہے۔۔۔

عورت عورت کے ساتھ لڑ لڑ کر ختم ہو جاتی ہے۔۔

۔ ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** ** **

وہ پارلر کے ویٹنگ ایریا میں بیٹھا رابعہ کا منتظر تھا وہ دلہن بنی باہر آئی تھی آنسو فوراً آنکھوں میں بھر گئے تھے کاجل سی بھری آنکھیں چندیا سی گئی تھیں وہ آج بھی اسی عام سے حلیے میں مصروف سا بیٹھا تھا
۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

آنکھوں کے گرد ہلکے شب بیداری کا پتہ دے رہے تھے شیو بڑھی ہوئی۔۔۔۔ تھکا چہرہ۔۔۔وہ رابی کو دیکھ کر اپنے مخصوص انداز میں عینک ٹھیک کرتا کھڑا ہوا تھا

رابی آج کے دن بھی اس شخص کے حد درجہ صبر اور ڈھٹائی پر حیران نہیں تھی۔۔۔

وہ دونوں ہاتھوں سے لہنگا تھامے دلہن بنی بھی اجڑی لگ رہی تھی۔۔۔

اس نے لڑکی کو وہاں سے جانے کا اشارہ کیا تھا وہ اس کے قریب آیا تھا ہاتھ میں سفید کام والی چادر پکڑے جیسے اسے اوڑھا کر گھر لے کر جانا تھا

"آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ ایسے کیسے مجھے۔۔۔۔۔۔سب کچھ جانتے بوجھتے۔۔۔۔۔"

وہ ایک ہاتھ اپنے منہ پر رکھ کر روتے ہوئے بمشکل بول پائی تھی

"دیکھو۔۔۔۔گڑیا۔۔۔۔۔۔"

"مت کہیں مجھے گڑیا۔۔۔۔۔آپ مجھے گڑیا گڑیا کہتے رہے اور مجھے توڑ دیا۔۔۔۔۔نہیں ہوں میں گڑیا ۔۔۔۔جیتی جاگتی سانس لیتی انسان ہوں میں۔۔۔"

وہ دبی آواز میں چیخی تھی

"ششششش۔۔۔۔۔۔۔۔"

"چاچی بار بار فون کر رہی ہیں بارات راستے میں ہے گڑڑڑ۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔"

زوہیب نظریں چرا کر بولا تھا

"شرم۔۔۔شرم تو نہیں آ رہی نا آپ کو اپنی محبت کو کسی اور کی جھولی میں ڈال رہے ہیں ؟؟؟"

"میں تم سے محبت نہیں کرتا رابی۔۔۔میں اپنی حصے کی محبت کر چکا ہوں بہت پہلے اپنی بیوی سے ۔۔۔اور تم جانتی بھی ہو پورے دس سال بڑا ہوں میں تم سے اور شادی شدہ بھی"

وہ سمجھاتے ہوئے بولا تھا

"تھے۔۔۔۔آپ شادی شدہ تھے۔۔۔اور سعدیہ باجی آپ کی بیوی تھیں۔۔۔فقط بیوی۔۔۔آپ کے مرحوم والدین کی پسند سے لائی گئی بیوی۔۔۔۔۔۔مرحومہ بیوی"

"میں نہیں روک پائی آپ سے خود کو محبت کرنے سے خدارا۔۔۔۔ابو سے بات کر کے روک دیں یہ شادی"

وہ زوہیب کے کندھے پر سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"میں ایسا نہیں کروں گا گڑیا۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔ایسا کرنے کی پوزیشن میں بلکل نہیں ہوں ۔۔۔۔شادی تمہیں یہیں کرنی پڑے گی۔۔۔"

وہ اس کو خود سے الگ کرتا ہوا اس کے سر پر چادر دیتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

"میں انکار کر دوں گی۔۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ روتے روتے بولی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔۔اسے چھوڑ کر چلی جاؤں گی"

وہ خاموش رہا

"میں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔اس کو کبھی شوہر کا حق نہیں دے پاؤں گی۔۔۔زوہیب پلیز میرے دل پر رحم کریں۔۔۔۔میں۔۔۔میں بہت مجبور ہوں۔۔۔پلیز۔۔"

وہ ہاتھ جوڑ کر زوہیب کے پیروں میں بیٹھ گئی تھی زوہیب بت بنا کھڑا رہا۔۔۔کچھ دیر بیٹھا رہنے کے بعد رابی نے نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا تھا وہ سپاٹ چہرہ لیے کھڑا تھا۔۔۔

"آپ کو میری کسی بات سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا نا۔۔۔تو میں اپنی جان دے دوں گی"

اس بات پر زوہیب نے اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا تھا

"اگر تو تم نے ایسا کرنے کا سوچا بھی گڑیا تو تم سے پہلے میں اپنی جان لے لوں گا۔۔۔بس اتنا یاد رکھنا"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اب اسے تیزی سے کار کی طرف لے جا رہا تھا۔۔۔

"آپ کیوں لینے آئے ہیں مجھے گھر میں کوئی اور نہیں تھا جو میرا زخم کریدنے آپ خود آ گئے ہیں آپ ؟؟؟؟"

وہ ہاتھ چھڑوا کر چیخی تھی

"میں تمہیں جی بھر کر دیکھنا چاہتا تھا، میں چاہتا تھا کہ سب سے پہلے تمہیں ایسے میں ہی دیکھوں آج آخری بار۔۔۔۔پھر تو تم کسی کی بیوی۔۔۔۔۔۔۔"

"میں اپنی۔۔۔۔صرف اپنی گڑیا کو دیکھنا چاہتا تھا"

وہ گاڑی پر سر رکھ کر اب روتے ہوئے کہہ رہا تھا جس پر رابی کا دل بند ہونے کو تھا۔۔۔

"مطلب آپ مجھ سے ؟؟؟"

سوال بے یقینی میں ڈوبا ہوا تھا

"نہیں۔۔۔۔گڑیا۔۔۔۔میں نہیں کرتا تم سے محبت بس گود میں پالا ہے تمہیں تو تھوڑا جزباتی ہو گیا ہوں بیٹھو دیر ہو رہی ہے"

وہ آنسو صاف کر کے اسے اندر زبردستی بیٹھا کر گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا

"ایک دن ضرور ایسا آئے گا آپ میری محبت کا اقرار خود کریں گے زوہیب۔۔۔۔"

رابی نے دل میں سوچا تھا۔۔۔۔۔

دوسری طرف ہادی شیروانی پہنے کسی سلطنت کا شہزادہ لگ رہا تھا جبکہ اس کا دل ویران تھا۔۔۔۔وہ پھیکی مسکراھٹ لیئے ماں کی خوشی میں خوش دکھائی دینے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

سب میں کھڑی ہانی اپنا رونا بمشکل روک کر اس کو دیکھ رہی تھی وہ بہت حسین لگ رہی تھی وہ کسی طرح بھی ہادی کی نئ بیوی سے کم نہیں لگنا چاہتی تھی مہنگے کپڑوں اور دیگر لوازمات میں ہر کسی کی توجہ کا مرکز بنی کھڑی تھی مگر اس کی نظر فقط ہادی پر ٹکی ہوئ تھی۔۔۔

وہ ضبط کی انتہاء پر تھی۔۔۔

سب نے دولہے کو روایتی پگڑی پہنانے کی رسم کر رہے تھے۔۔۔

ہادی نے ہانی کی طرف دیکھ کر لمبی سانس لی تھی اس سب میں اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔اس کا دل کر رہا تھا سب اتار کر ہانی کا ہاتھ پکڑ کر یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔

اب سب گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔۔۔۔

ہادی ہانی کو خود ایک گاڑی میں بیٹھا کر خود بھی دوسری گاڑی میں ماں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔۔۔

مون سون۔۔۔۔۔ہائے ظالم بارش بھی شروع ہو چکی تھی۔۔۔۔

رابی،زوہیب،ہادی اور ہانی کی دلی کیفیت سوچ کر یہ گانا سنیں۔۔۔۔

"تم کو بھی ہے خبر۔۔۔۔ مجھ کو بھی ہے پتہ۔۔۔۔ہو رہا ہے جدا۔۔۔دونوں کا راستہ۔۔۔۔دور جا کے بھی مجھ سے۔۔۔تم میری یادوں میں رہنا۔۔۔۔۔"

کبھی الوداع نا کہنا۔۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کبھی الوداع نا کہنا۔۔۔۔۔۔

بارات آچکی تھی شادی کی تقریب کا انتظام اچھے سے شادی ہال میں کیا گیا تھا

نکاح شروع ہو چکا تھا زوہیب اور وقار مولوی صاحب کے ساتھ رابی کے پاس برائیڈل روم میں آئے تھے جہاں پروین بیگم اور کچھ اور بھی رشتے دار خواتین موجود تھیں

نکاح کے کلمات کے بعد مولوی صاحب کی طرف سے سوال ہوا تھا

"رابعہ شفیق ولد شفیق احمد آپ کا نکاح بعوض پچاس لاکھ حق مہر عبداللہ ہادی والد نور محمد کے ساتھ کیا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟؟؟"

اس بات سے رابی کو گویا سانپ سونگھ گیا تھا وہ گم سم سی نظریں نیچے کیئے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی

بیٹا؟؟؟

پروین بیگم نے بیٹی کو جگانا چاہا تھا

"میں تم سے محبت نہیں کرتا گڑیا"

"تمہیں مرد کی ضرورت ہے تمہاری عمر کا تقاضہ ہے، شادی کر لو"

زوہیب کے الفاظ رابی کے کانوں میں نئے سرے سے گونجے تھے

اس نے زوہیب کی طرف دیکھ کر قبول ہے بولا تھا زوہیب کی آنکھوں میں آتی نمی وہ دور سے بھی دیکھ سکتی تھی سب اسے گلے لگا کر مبارک باد دے رہے تھے وہ کسی سجی ہوئی مورتی کی طرح سپاٹ چہرہ لئے فقط زوہیب کو تک رہی تھی

اس کی نظروں میں گلا اور شکایت تھی۔۔۔۔

آنسو کے نام پر نمی تک نہیں آئی تھی رابی کی جھیل جیسی آنکھوں میں۔۔۔۔

وہاں بس انتقام ہی انتقام تھا۔۔۔۔۔

نکاح کے چند الفاظ نے گویا اس کے جذبات پر بندھ باندھ دیا تھا۔۔۔وہ اب پر سکون تھی وہ خود کو زوہیب سے چھیننا چاہتی تھی جو وہ کر چکی تھی۔۔۔۔

مولوی نکاح مکمل کر کے اب ہادی کے پاس آیا تھا جو مسلسل ٹشو سے آتا پسینہ صاف کرتا سامنے بیٹھی ہانی کو بار بار دیکھ رہا تھا

نکاح شروع ہوا تھا

مولوی نے سوال کیا تھا جس کا جواب ہادی نے ہانی سے نظر چرا کر ہاں میں دیا تھا اب میوزک چلا دیا گیا تھا جس میں کوئی مقامی سنگر دونوں کا نام لے کر گاتے ہوئے مبارک باد دے رہا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رابی کو اب ہادی کے ساتھ لا کر بیٹھا دیا تھا وہ دونوں ساتھ میں خوبصورت جوڑا کہلانے کے سارے ریکارڈ توڑ رہے تھے

ہادی کی بیوی کی اس قدر خوبصورتی دیکھ کر ہانی کا دل بند ہونے کو تھا ہال میں موجود ہر بندہ دونوں کے جوڑی پر عش عش کر اٹھا تھا

اب دونوں کو اسٹیج پر کھڑا کر کے فائرور کس کیا جا رہا تھا

فوٹو گرافر نے ہادی کو اپنا ہاتھ ہانی کی کمر پر رکھنے کو کہا تھا

اسی دوران دونوں نے پہلی بار ایک دوسرے کو دیکھا تھا ہادی نا چاہتے ہوئے بھی اپنی نظر اس پر سے فوراً ہٹا نہیں پایا تھا جبکہ رابی کو بھی وہ بہت خاص لگا تھا

زوہیب جو اسے ایسا ہی خوبصورت ہم عمر ھمسفر دلانا چاہتا تھا آج حقیقت کا سامنا بہت کٹھن لگ رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔اسے سانسوں کی روانی کی خاطر اپنی ڈریس شرٹ کے کچھ اوپر کے بٹن کھولنے پڑے تھے۔۔۔۔

یہ سب ہانی بھی دیکھ رہی تھی اپنی آنکھوں سے اسے کسی اور کا ہوتے دیکھنے کی ضد اسے بہت مہنگی پڑی تھی۔۔۔

ہادی کی کچھ لمحوں کی نظر ہانی کا سب کچھ بہا لے گئی تھی۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہانی کے اندر دل کا کوئی حصہ ٹوٹ کر الگ ہوا تھا مزید یہاں رکنا بے موت مارے جانے کے مترادف تھا وہ چادر اوڑھ کر کیپ لے کر گھر کے لئے نکل آئی تھی۔۔۔۔

وہ واپسی کا سفر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بہت اذیت ناک تھا۔۔۔۔بلاشبہ۔۔۔۔۔

کچھ دیر میں فوٹو گرافر مختلف پوزز میں ان کی تصاویر بناتا رہا پھر براتیوں کو کھانا کھلا کر رابی کو دعاؤں کے ساتھ روتے دھوتے رخصت کر دیا گیا۔۔۔۔

گھر آنے تک رات آٹھ بج چکے تھے وہاں بھی کچھ رسموں کے ساتھ رابی اور ہادی کو خوش آمدید کیا گیا ۔۔۔

جب رابی کو کمرے میں لایا گیا تب تک گھڑی رات کے گیارہ بجا رہی تھی کمرہ بہت نفیس انداز میں سجایا گیا تھا

تھکاوٹ سے رابی کا برا حال تھا وہ بس جلد از جلد سونا چاہتی تھی وہ اسی ارادے میں بیٹھی بس آنے والے کی منتظر تھی جب صبیحہ بیگم کمرے میں آئی تھیں

"السلام علیکم میری بیٹی۔۔۔۔میں آپ کی امی ہوں آج سے"

وہ رابی کا سر چوم کر بہت محبت سے بولی تھیں

رابی نے مسکرا کر بس سر ہلایا تھا

"آپ بہت خوبصورت ہو میں اپنے بیٹے کے لئے جیسی حسین بیوی چاہتی تھی آپ ہو بہو ویسی ہو ۔۔۔ آپ ہادی کی ٹکر کی خوبصورت ہیں، میں بہت خوش ہوں میری جان۔۔۔میں آپ سے کچھ نہیں چاہتی۔۔۔بس میرے بیٹے کی زندگی خوشیوں سے بھر دو، گھر کا کوئی کام کچھ بھی آپ کی ذمہ داری نہیں جو دل میں ہو کریں بس میرا بیٹا مجھے خوش نظر آنا چاہیے۔۔۔اتنی سی خواہش ہے ۔۔۔اسے آپ میری ادنیٰ سی التجا سمجھیں یا ایک ماں کا حکم۔۔۔"

وہ رابی کا ہاتھ باقاعدہ چوم کر بول رہی تھیں

"اور یہ آپ کے لئے منہ دکھائی۔۔۔ایک ماں کی طرف سے"

ہیروں سے بنا ایک خوبصورت بھاری سیٹ وہ رابی کے آگے ڈبے میں کرتے ہوئے بولی تھیں جیسے دیکھ کر رابی کو اپنی قسمت پر رشک آیا تھا

"شکریہ۔۔۔آنٹی۔۔۔"

"آآہاں۔۔۔ماں بولو۔۔۔میں جیسے ہادی کی ماں ہوں ویسی ہی آپ کی۔۔۔"

"اچھا میں اس نالائق کو بھیجتی ہوں"

وہ شفقت سے ایک بار پھر رابی کا سر چوم کر باہر نکل گئیں تھیں

"کیسا عجیب دوراہا ہے میرے اللہ ایک طرف زوہیب کی محبت سے دستبرداری کا سوگ ہے تو دوسری طرف اتنا خوبصورت ہم عمر شوہر اور اتنی اچھی ساس کا ساتھ۔۔۔۔ سمجھ نہیں آتی پلڑہ کس کا بھاری ہونا چاہیے۔۔۔۔کاش زوہیب۔۔۔ آپ مجھے اپنا لیتے۔۔۔تو آج مجھے منافقت والی زندگی کا آغاز نا کرنا پڑتا۔۔۔"

"مجھے یہ سب نہیں چاہیے زوہیب۔۔۔بس آپ چاہیے تھے مجھے۔۔۔۔"

آنکھیں بھگو کر اب آنسو گال پر آچکے تھے عورت کی زندگی میں پلڑہ ہمیشہ محبت کا ہی بھاری ہوا کرتا ہے۔۔۔

مرد کی فطرت بہت عجیب بنائی گئی ہے۔۔۔وہ محبت، دل لگی، دل چسپی، عادت، ضرورت، محبوبہ، مجبوری اور بیوی ان تمام عورتوں میں بہت اچھے سے فرق بنا کر اپنا وقت گزار لیتا ہے۔۔۔وہ ان تمام عورتوں سے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے۔۔۔یہ اور بات ہے کہ محبت کے خانے میں وہ ایک کو ہی گنتا ہے مگر بیوقوف عورت سمجھ بھی نہیں پاتی اور وہ مرد کے ہاتھ استعمال ہو چکی ہوتی ہے۔۔۔
عورت ان تمام درجوں میں فقط خسارے میں ہے۔۔۔وفا کا خانہ مرد کے دل میں بنایا ہی نہیں گیا

۔۔۔۔

ہانی سمجھتی تھی ہادی وہ ہی فاصلہ برقرار رکھے گا جو وہ بتا رہا تھا مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

خوبصورت لڑکی وہ بھی بیوی کی صورت کوئی بھی مرد نہیں چھوڑتا۔۔۔

)میں یہاں فرض کر کے یہ بھی لکھ سکتی تھی کہ ہادی بہت اچھا تھا اس نے رابی کو دیکھا تک نہیں چھونا تو دور لیکن میں فکشن نہیں لکھ رہی میں ایک سوشل کہانی لکھ رہی ہوں اور حقیقت کا عاشق اتنا شریف نہیں ہوتا وہ تو کتا ہوتا ہے جس کے نزدیک عورت ایک گوشت پوست کا ڈھیر اور ہڈی ہے، یہ بات ان خواتین کے لئے جن کو اپنے محبوبہ بیوی ہونے کا گمان ہے۔۔۔ نکل آیئے اس غلط فہمی سے، سچ تو یہ ہے عورت کی کبھی کوئی جگہ ہوتی ہی نہیں ہے کوئی آپ کی جگہ نہیں لے گا میں اس فقرے کو نہیں مانتی۔۔۔ اپنی ناک کان اور آنکھیں کھول کر رکھیں(

ہادی کمرے میں آیا تو رابی کو آنسو بہاتا دیکھ وہ فوراً اس کے پاس آ بیٹھا تھا

"آپ ٹھیک ہیں؟؟؟"

"جی۔۔۔ میں تھک گئی ہوں۔۔۔ سونا چاہتی ہوں"

"چینج۔۔۔ کرنا ہے مجھے"

رابی نم آنکھوں میں اور بھی قیامت ڈھا رہی تھی

ہادی کو اس میں ہانی نظر آئی تھی اس نے مدہوش سا اس کا ہاتھ تھاما تھا اور منہ دکھائی میں اس کے گلے میں چین، ہاتھوں میں دو موٹے بھاری کنگن اور آنگوٹھی پہنائی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رابی کے دل نے شدت سے زوہیب کو یاد کیا تھا وہ ہادی کے تیور جان کر اور بھی شدت سے اب رونے لگی تھی جس پر ہادی ہوش میں آیا تھا

وہ ہانی نہیں تھا وہ اٹھ کر دور ہوا تھا

"آپ چینج کر لیں اور سو جایئں"

رابی نے شکر کیا تھا وہ کپڑے بدل کر سونے لیٹ گئی تھی آج نیند اس پر بہت جلد مہربان ہوئی تھی ہادی بھی اس کے پہلو میں چینج کر کے سو گیا تھا

اب وہ ہانی کے متعلق سوچ رہا تھا

"اتنی خوبصورت بیوی۔۔۔۔میں کب تک ہانی کا بھرم رکھ پاؤں گا کاش ہانی صرف تم ہی میری بیوی ہوتی"

وہ انہی سوچوں میں گم سو چکا تھا جب اس کی آنکھ کھلی رابی لاپرواہ سی اس کے پہلو میں سو رہی تھی اس کی خوبصورتی کسی طرح بھی معمولی نہیں تھی مگر وہ ہانی کا سوچ کر خود کو روک رہا تھا مگر وہ جانتا تھا یہ زیادہ دن ہونا ممکن نہیں ہے۔۔۔

اپنے چہرے پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے رابی کی آنکھ کھل گئی تھی جس پر ہادی فوراً سونے کی ایکٹنگ کرنے لگا تھا

صبح کے آٹھ بج رہے تھے جبکہ ولیمہ رات کے آٹھ بجے تھا

رابی واش روم گئی منہ ہاتھ دھوئے اب وہ اپنا موبائل ہاتھ میں پکڑے صوفے پر آ کر بیٹھ گئی تھی امی کی مِسڈ کال اور وقار کا مس یو کا میسج دیکھ کر اس کا دل بھر آیا تھا

وہ پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی تھی کمرے میں موجود ایک ایک چیز اپنی قیمت کا پرچار کر رہی تھی

ہادی آنکھیں بند کیے لیٹا ہوا۔۔۔ اس کمرے کے حساب سے واقعی اس کا مالک لگ رہا تھا

"زوہیب۔۔۔۔"

دل سے ایک آہ نکلی تھی۔۔۔۔

وہ پانی پی کر صوفہ پر ہی دوبارہ لیٹ گئی تھی

"آپ جاگ گئی ہیں تو چلیں ماں کے پاس چلتے ہیں پھر مجھے کام سے جانا ہے ولیمے تک آ جاؤں گا"

وہ جمائی روکتا ہوا واش روم جاتا ہوا رابی کو کہہ رہا تھا

"جی۔۔۔"

ہادی خوبصورت ڈریسنگ کیے نہا کر باہر آیا تھا

"ماں نے آپ کے آج کے دن کے کپڑے بھی اندر آپ کی الماری میں رکھوائے ہوئے ہیں آپ پہن لیں اور تیار ہو جائیں پھر چلتے ہیں ماں کے پاس"

"جس کلر کی میری شرٹ ہے۔۔۔ گرے۔۔۔ویسی ہی منی فروک ہے امبر وئیڈری والی وہ پہن لیں"

وہ بالوں میں برش کرتا اسے بتا رہا تھا جس پر رابی عمل کر کے باہر آئی تھی

اس کے لمبے گیلے بال۔۔۔۔وہ ان کپڑوں میں رات سے بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی ہادی اس کو دیکھنے سے خود کو روک نہیں پا رہا تھا

"یہ آپ کی جیولری"

ایک سادہ سا گرے خوبصورت اینٹیک سٹائل کا سیٹ وہ اس کی طرف بڑھا کر بولا تھا

رابی ہلکا پھلکا تیار ہو کر اب گرے گلاس سٹون والی ہیل پہن کر دوپٹہ سیٹ کر رہی تھی

"میں تیار ہوں"

ہادی جو اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا ایک دم اس کی آواز سے ہوش میں آیا تھا

دونوں کمرے سے نکل کر اب سیڑھیوں سے نیچے آرہے تھے صبیحہ بیگم خلاف معمول کمرے کی بجائے نیچے بیٹھی چائے پی رہی تھی ان کو دیکھتے ہادی نے اپنا بازو رابی کے گرد حائل کیا تھا جس پر رابی تھوڑی گھبرا گئی تھی

دونوں نے مسکراتے ہوئے ان کو سلام کر کے جھک کے پیار لیا تھا

"جیتے رہو میرے بچوں"

انہوں نے پیار دے کر کچھ نوٹ ان دونوں سے وار کر نوکر کو دیئے تھے

"ماں میں شام تک آ جاؤں گا کچھ کام ہے"

ہادی جو اُٹھ کر ہانی کے پاس جانا چاہتا تھا فوراً بولا تھا اس کا دل اج کا پورا دن ہانی کے ساتھ کسی اچھی جگہ گزارنے کا تھا مگر۔۔۔۔

صبیحہ بیگم نے فورا نفی میں سر ہلایا تھا

"نہیں بیٹا۔۔۔ تم ایسا کرو رابی کو گھمانے لے جاؤ۔۔۔ پھر ماں باپ سے ملوا لاؤ۔۔۔ پھر وہاں سے پالر ۔۔۔۔ پھر ہال میں لے آنا رات تک۔۔۔۔۔ جس جگہ آپ دونوں کی آج کے دن کی اپائنٹمنٹ ہے آپ دونوں کے ڈریسسز بھی ادھر ہی ہیں لہذا کوئی مسئلہ نہیں ہو گا۔۔۔۔"

ماں گھر رابی کو کل لے جاؤں گا۔۔۔ آج کچھ کام تھا۔۔۔"

ہادی نے نرمی سے ماں کو سمجھانا چاہا تھا

"نہیں۔۔۔ بیٹا کل شام میں اپ دونوں ورلڈ ٹوور پر جا رہے ہو ایک ماہ کے لئے۔۔۔۔۔ سب تیاری ہو چکی ہے۔۔۔۔ میں بیگ تک ریڈی کروا چکی ہوں۔۔۔"

صبیحہ بیگم کی بات سن کر دونوں کے پسینے چھوٹے تھے۔۔۔

دونوں نے گھبرا کر ایک دوسرے کو دیکھا تھا مگر چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے اب وہ ناشتے کا ویٹ کر رہے تھے جس کا آڈر صبیحہ بیگم نے دیا تھا

ناشتے کے بعد اب وہ باہر آ گئے تھے دونوں خاموش تھے

"رابی۔۔۔۔۔تم۔۔۔۔تم بول سکتا ہوں آپ کو؟؟؟"

"جی۔۔۔۔بول لیں۔۔۔"

رابی نے فوراً جواب دیا تھا

"تمہیں آنٹی کے گھر چھوڑ آتا ہوں تم دن گزار لو میں پالر کے ٹائم تک آ جاؤں گا۔۔۔۔ مگر۔۔۔تم ماں کو یہی کہنا ہم پورا دن ساتھ تھے اوکے ؟؟؟"

ہادی نے ڈرتے ہوئے رازداری سے پوچھا تھا

"؟؟"

"جی۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔میں نہیں بتاؤں گی، آپ بے فکر رہیں"

رابی نے کچھ سوچ کر مسکرا کر کہا تھا

"تم بہت اچھی ہو رابی"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہادی رابی کو دروازے پر چھوڑ کر ہانی کے پاس چلا گیا تھا

رابی اندر آئی تو سب ٹی_وی لاؤنج میں خاموشی سے بیٹھے ہوئے تھے

وہ بھاگ کر ماں کے گلے لگی تھی جس سے سب کی آنکھیں اسے دیکھ کر خوشی سے بھیگ گئی تھیں

"اموں دروازہ کیوں کھلا چھوڑا تھا پہلے تو ایسا کبھی نہیں کیا؟؟؟"

رابی زوہیب کی طرف دیکھ کر مطمئین سی بولی تھی

"اس گھر کی قیمتی چیز تو چلی گئی اب کیسا ڈر، بیٹا ہادی کیوں نہیں آے؟؟؟"

ماں نے فکر مندی سے پوچھا تھا

"امی تھوڑا کام تھا ان کو شام تک آئی گے مجھے پالر لے کر جانے پھر ادھر سے ڈائریکٹ ولیمہ اٹینڈ کریں گے۔۔۔کل اموں ہم ورلڈ ٹوور پر نکل رہے ہیں تو کہتے پورا دن گھر والوں کے ساتھ مزے کرو"

وہ ہر لفظ زوہیب کو جتا کر ادا کر رہی تھی وہ گلاسز ٹھیک کرتا اسے خوش دیکھ کر خوش لگ رہا تھا

سب رابی کو خوش دیکھ کر خوش تھے وقار اس کی پسند کی چاٹ لینے باہر گیا تھا ماں اس کی پسند کے کھانے بنانے کچن میں۔۔۔زوہیب اپنے کمرے میں۔۔۔

رابی کو اپنے کمرے سے چھوٹی موٹی ضرورت کی چیزیں پیک کرنے ادھر بھیجا تھا وہ پیکنگ کرتی اچانک تیزی سے اٹھی اور زوہیب کے کمرے میں بنا ناک کیئے چلی آئی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"کیسی ہو گڑیا، بہت اچھا لگا تمہیں اس طرح خوش دیکھ کر"

وہ گھبرا کر فوراً بولا تھا جس پر رابی نے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا تھا

اب وہ بیٹھی رو رہی تھی زوہیب منہ پر ہاتھ رکھے اس کی طرف پریشانی سے دیکھ رہا تھا

"نہیں ہوں میں خوش۔۔۔۔۔۔وہ آپ نہیں ہیں۔۔۔۔"

"آپ کو فرق پڑا۔۔۔۔۔؟؟۔؟میں نے ایک انجان شخص سے شادی رچالی مگر آپ کو ذرا بھی فرق نہیں پڑا؟؟؟؟؟؟"

وہ چیخی تھی

"رابی۔۔۔۔۔کوئی سن لے گا۔۔۔چپ کر جاؤ۔۔۔۔"

وہ آہستہ سے بولتا ہوا اس کے پاس بیٹھا تھا

"کل مجھے وہ اتنا دور لے کر جا رہا ہے۔۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔کیسے اپنی حفاظت کر پاؤں گی؟؟؟؟؟زوہیب آپ کی محبت نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔۔"

"میرا دل ویران ہے۔۔۔۔یہ قیمتی کپڑے۔۔۔۔یہ شان و شوقت اسے آباد نہیں کر سکتی۔۔۔۔۔آپ کیوں نہیں سمجھتے؟؟؟؟؟"

"وہ تمہارا شوہر ہے۔۔۔۔تم پر حق رکھتا ہے۔۔۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

زوہیب نے اسے سمجھانا چاہا تھا

"افسوس آپ کو مجھے کھو کر بھی میری محبت کا احساس نہیں ہوا۔۔۔۔"

وہ حقارت سے اسے دیکھتی اٹھ کر باہر نکل آئی تھی

ہادی جب سے رابی کو چھوڑ کر وہاں سے نکلا تھا وہ مسلسل ہانی کو کال ملا رہا تھا مگر وہ فون نہیں اٹھا رہی تھی جس سے اس کی پریشانی میں اضافہ ہوا تھا

وہ تقریباً گاڑی دوڑاتا ہوا وہاں پہنچا تھا حسب معمول پہلی دستک پر دروازہ کھول دیا گیا تھا

ہادی آج مامی کے منہ لگنے کی بجائے سیدھا ہانی کے کمرے میں آیا تھا جہاں وہ انہی رات والے کپڑوں میں بے سدھ لیٹی ہوئی تھی موبائل سائیلنٹ پر لگا ہوا تکیے کے نیچے پڑا تھا

"ہانی میرا فون کیوں نہیں اٹھا رہی؟؟؟"

وہ ہانی کو اپنی طرف کر کے بولا تھا جو اس کی طرف پشت کر کے سو رہی تھی

"نہیں کھانا مجھے کھانا مامی۔۔۔۔۔۔مجھے مرنا ہے"

وہ بنا آنکھیں کھولے غنودگی میں بڑبڑائی تھی

ہادی نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیا جو بخار کی تپش سے لال ہو رہا تھا وہ بری طرح پسینے میں شرابور تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہادی بھاگ کر مامی کے پاس صحن میں آیا تھا

"کیا کھایا ہے ہانی نے وہ ٹھیک سے بات کیوں نہیں کر پا رہی ؟؟؟؟؟"

وہ تڑپ کر چیخا تھا

"جب سے آئی ہے بری طرح رو رہی تھی کچھ نہیں کھایا نا ہی رونے کی کوئی وجہ بتائی ہے میں نے بہت کوشش کی کھانا اور دوائی کھلانے کی مگر نہیں مانی۔۔۔اللّٰہ جانے کیا ہوا ہے میری ہانی ایسی ضدی تو ہر گز نہیں تھی"

مامی نے شکایتی انداز سے ہادی کو جتایا تھا

"میں اس کو ہسپتال لے کر جا رہا ہوں، آپ اس کو بڑی چادر اوڑھا دیں"

مامی نے اس بات پر عمل کیا تھا

ہادی اس نیم بیہوش ہانی کو گود میں اٹھا کر گاڑی میں بیٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا مامی کو بھی ہانی کے ساتھ بیٹھا دیا تھا وہ جھول کر مامی پر آ گری تھی اس کا سر مامی کی گود میں تھا

اب وہ ایک اچھے ہسپتال میں تھے جہاں ڈاکٹر نے ہانی کو فوراً ڈرپ لگا دی تھی کیوں کہ اس کا بی_پی خطرناک حد تک لو تھا

کچھ ہی دیر میں اس کا جسم ٹھنڈہ ہوا تھا وہ اب پر سکون سی سو رہی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اس کی سوجھی آنکھیں اس کے مسلسل رونے کا صاف پتا دے رہیں تھیں

ہادی کو اس کو اس حالت میں دیکھ کر خود سے نفرت ہوئی تھی

"ہانی مجھ جیسے خود غرض انسان کا ساتھ ڈیزروہی نہیں کرتی تھی، میں نے رات ایک خوبصورت لڑکی کے سنگت میں گزاری۔۔۔۔۔رات بھر میں اس کو چھونے کے خمار میں رہا۔۔۔ایک بار بھی اس معصوم کے دل کا خیال مجھے نہیں آیا۔۔۔۔۔۔"

وہ ہانی کے بیڈ پر دونوں ہاتھ ٹکائے اپنا سر پکڑ کر بیٹھا ہوا تھا اس کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی دو تین گھنٹے ایسے ہی گزر گئے تھے

ڈاکٹر بار بار ہانی کو دیکھنے آتا۔۔۔۔

"اس عمر میں عموماً ایسا ہوتا نہیں ہے مگر ان کی حالت سے لگ رہا ہے یہ لمبے عرصے سے شدید ذھنی اذیت اور دباؤ کا شکار رہ چکی ہیں۔۔۔اور آج ان کے اعصاب نے ان کی منفی سوچوں کا بوجھ اٹھانے سے صاف انکار کر دیا۔۔۔ایسی حالت میں برین ہمرج، ہارٹ اٹیک یا یہ سیدھا سیدھا کومہ میں بھی جا سکتی تھیں، ان کا ماحول بدلنے کی سختی سے ضرورت ہے ان کو پیار محبت اور کسی مہربان انسان کے ساتھ اور خاص توجہ کی اشد ضرورت ہے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

کیوں کہ یہ زندگی سے منہ موڑ چکی ہیں۔۔۔یہ تو آپ لوگ ان کو وقت پر نالاتے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ یہ حرکت دوبارہ بھی کر سکتی ہیں۔۔۔عام طور پر۔۔۔۔۔خود کشی کرنے والا پہلی بار بچ جانے پر دوسری کوشش بہت جلدی کرتا ہے۔۔۔ان کو سخت نگرانی کی ضرورت ہے"

ڈاکٹر بولتا چلا گیا اور ہادی حیران پریشان سب سنتا چلا گیا۔۔۔اس کی شادی اس پر اتنا منفی اثر ڈالے گی۔۔۔وہ یہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔۔

"آپ کافی پڑھے لکھے لگتے ہیں پھر گھر میں اتنی مقدار میں نیند کی گولیاں کیوں رکھی ہوئی ہیں وہ بھی خاص سائیکیٹری والی؟؟؟؟؟؟؟"

ہادی نے اس سوال پر مامی کی طرف دیکھا تھا جو منہ میں دوپٹے کی ایک سائیڈ چبا کر رونے کی ایکٹنگ کر رہی تھی

"وہ جی۔۔۔ہانی۔۔۔کو اکثر ٹینشن ہوتی تھی وہ یہ گولی کھا کر سو جاتی تھی۔۔۔۔مگر جب سے ان سے شادی ہوئی تھی چھوڑ دی تھیں بلکہ پھینک دی تھیں۔۔۔کل یہ نیا ڈبہ ہاتھ میں دیکھا تھا میں نے جب وہ واپس آئی تھی۔۔۔میں نے سوچا ایک ہی کھائی ہو گی"

جواب سراسر جان چھڑانے والا تھا

ہادی ایک بار پھر شرم سے پانی پانی ہوا تھا

"ڈاکٹر صاحب ان کو گھر کب لے کر جاسکتے ہیں؟؟؟"

"دیکھیں۔۔۔ مسٹر ہادی یہ ان کے رسپانس پر منحصر ہے۔۔۔ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا،ان کا خیال رکھیں"

ڈاکٹر اب جاچکا تھا

ہادی مامی کو ہانی کے پاس بیٹھا کر خود بازار سے کھانے پینے کی چیزیں اور فروٹس لے کر آیا تھا جو مامی سے دھلوا کر کمرے میں موجود چھوٹی سی فریج میں رکھوا دیئے تھے

شام کے چار بج رہے تھے جبکہ اس کو رابی کو لے کر پانچ بجے ہر صورت پالر پہنچنا تھا اس نے کمرے سے باہر جا کر رابی کا نمبر ملایا تھا جو ماں نے شادی سے پہلے ہی اسے بھیجا ہوا تھا مگر اس نے اس کا استعمال نہیں کیا تھا

فون دوسری رنگ پر اٹھا لیا گیا تھا

"ہیلو؟؟؟ہادی میں نے ابھی ابھی ماں سے

آپ کا نمبر لیا تھا، آپ جلدی آجائیں میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔بہت یاد آرہے ہیں آپ مجھے۔۔۔"

رابی نے پاس بیٹھے زوہیب کو جلایا تھا وہ لاڈ سے بچگانہ اواز کر کے بول رہی تھی جس پر زوہیب کو اس پاگل لڑکی کی عجیب محبت پر حیرانی ہوئی تھی وہ جان گیا تھا وہ جتنا اسے خود سے دور کرے گا وہ بیوقوف اتنی ہی ہادی کے پاس ہوتی چلی جائے گی اور ایک وقت ایسا ضرور آئے گا جب وہ صرف اپنے شوہر کی ہو کر رہ جائے گی۔۔۔واپسی کا ہر دروازہ خود بخود بند ہوتا چلا جائے گا۔۔۔

ہادی کو حیرت کا دوسرا دھچکا لگا تھا وہ گھبرا کر پاس پڑے بینچ پر بیٹھ گیا تھا

"آتا ہوں، فنکشن تو رات دس بجے ہیں نا رابی؟؟؟میں سات بجے آجاؤں گا اتنا وقت بہت ہو گا تمہیں ریڈی

ہونے کے لئے"

"ارے اتنی بھی اب حور پری نہیں ہوں میں۔۔۔آپ بھی نا۔۔۔بس میری تعریف کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے"

رابی کو زوہیب کے چہرے پر جلن کے آثار دیکھنے تھے جو ابھی تک نہیں تھے دوسری طرف ہادی کو اس کی ہر بات فلحال بلکل بکواس لگ رہی تھی

از ایوری تھنگ اوکے رابی؟؟؟یہ سب کیا بولے جا رہی ہو؟؟؟"

وہ تنگ کر بولا تھا مگر رابی کا تو اس کے جواب میں کوئی انٹرسٹ تھا ہی نہیں وہ اپنے رو میں بولی تھی

"آ۔۔۔۔لویوٹو۔۔۔۔ چلیں پھر جلدی آیئے گا۔۔۔۔۔ویٹنگ۔۔۔۔"

وہ بنا جواب کا انتظار کیئے فون رکھ چکی تھی جبکہ اسی وقت نرس نے ہادی کو ہانی کے ہوش میں آنے کی خبر دی تھی وہ رابی کی یہ بات سن ہی نہیں سکا تھا جب تک وہ فون کاٹ چکی تھی اور وہ فوراً اندر ہانی کے پاس گیا تھا

اب رابی لمبا سانس کھینچ کر فاتحانہ انداز میں زوہیب کو دیکھ رہی تھی جو ہاتھ سے تھمبزاپ کا سائن بنا کر وہاں سے اٹھ کر جانے کو تھا

"زوہیب؟؟؟؟"

اس کی آواز پر اس نے پلٹ کر دیکھا تھا

"میں آپ کے ساتھ رہنا چاہتی ہوں، میں واپس نہیں جانا چاہتی"

"میں نے بہت کوشش کی ہے سارا دن خود کو بہت سمجھایا ہے مگر دل نہیں مان رہا، میں کیا کروں؟؟؟؟"

اب وہ بچوں کی طرح منہ پر ہاتھ رکھ کر رو رہی تھی

زوہیب کو اس میں اب وہ چند سال والی گڑیا نظر آئی تھی جو جب بھی اداس ہوتی تو اپنی ضد منوانے کے لئے ایسے ہی رو دیا کرتی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا

"دیکھو گڑیا۔۔۔ تمہاری شادی ہو چکی ہے، اب یہ سب کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔۔ یہ سب گناہ ہے اب۔۔۔ میری بات کو سمجھو۔۔۔۔"

"آپ صرف ایک بار کہہ دیں آپ بھی مجھ سے محبت کرتے ہیں؟؟؟ اور میرا ساتھ چاہتے ہیں؟؟؟؟"

وہ روتے روتے بولی تھی

"اس سے کیا ہو گا گڑیا؟؟؟"

"بس میرے دل کو سکون مل جائے گا کہ میری محبت یک طرفہ نہیں ہے،"

"تم اگر میری ہم عمر ہوتی تو میں تم سے ضرور شادی کر لیتا۔۔۔ مگر رہی بات محبت کی تو اب تو نہیں کرتا۔۔۔ مگر ہاں میری ہم عمر ہوتی تو شاید۔۔۔۔"

زوہیب نے انتہائی محفوظ جواب دیا تھا وہ اس سر پھری لڑکی سے کچھ بھی توقع فلحال کر سکتا تھا

"اس میں میرا کیا قصور ہے میں اگر آپ کی ہم عمر نہیں زوہیب دل یہ نہیں مانتا۔۔۔"

وہ ایک بار پھر رو دی تھی اتنے میں پروین بیگم جورات کی تیاری کرنے میں مصروف تھیں فارغ ہو کر وہاں آئی تھیں وہ رابی سے کم از کم اب اس بے حیائی کی امید ہر گز نہیں کر سکتی تھیں

"یہ کیا بک رہی ہو رابی؟؟؟؟؟"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر جنجھوڑ کر بولی تھیں

"اموں میرا دل ویران ہے"

"آپ کے خوبصورت داماد کے ساتھ سے بھی آباد نہیں ہوا، اموں میں بے بس ہوں مجھے واپس نہیں جانا، اس نے مجھے چھولیا تو میں زوہیب کے قابل نہیں رہوں گی اموں مجھے بچالو"

وہ ماں کے گود میں سر رکھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

پروین بیگم بھی اب ساتھ رونے بیٹھ گئی تھیں

"کاش رابی میں بزدل نہ ہوا ہوتا تب، لوگوں کی بجائے میں نے تمہاری پرواہ کی ہوتی تو آج میرا غم تمہارا دل ویران نہ کرتا"

زوہیب کا دل کر رہا تھا ابھی اسے اپنی باہو میں بھر کر سارے زمانے سے چھپالے۔۔۔۔ مگر ۔۔۔۔۔پھر۔۔۔۔لوگ کیا کہیں گے۔۔۔۔۔وہی سوال۔۔۔

"دل تو میرا بھی ویران ہے رابی۔۔۔۔"

اس نے بلک بلک کر روتی ہوئی اس معصوم اور سادہ دل والی لڑکی کو دیکھ کر خود سے کہا تھا جو آج اپنے ولیمے کے دن اس سے محبت کی بھیک مانگنے آئی تھی۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

عورت محبت نہیں بھولتی۔۔۔۔واقعی۔۔۔۔عورت لاکھ بری سہی محبت کے معاملے میں وفا کا عنصر ہر طرح کی عورت کا خاصا ہے۔۔۔

_*************

"ماما ان کو کس نے بلایا ہے؟؟؟؟ان کو کہیں یہاں سے چلیں جایئں"

ہانی جو ابھی ابھی ہوش کی دنیا میں آئی تھی ہادی کو دیکھ کر برہم ہوئی تھی ہادی نے مامی کو کمرے سے جانے کا اشارہ کیا تھا

"ہانی میری جان ایسا کیا کر دیا میں نے پلیز ایسا مت کہو، تم میری جان ہو"

ہادی اس پر جھک کر اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں لیے تڑپ کر بولا تھا

"کیا کیا ہے آپ نے؟؟؟؟؟یہ بھی میں بتاؤں؟؟؟؟"

وہ چیخی تھی

"چھوٹی سی تھی۔۔۔جب امی ابو چلے گئے۔۔۔تب سے

آپ سے شادی ہونے تک لوگوں کے تلخ رویوں نے مجھے بہت ذلیل کیا ہے۔۔۔ مگر کبھی زندگی اس طرح سے میرے لئے بوجھ نہیں بنی۔۔۔۔مگر اب۔۔۔ آپ سے شادی کے بعد۔۔۔۔ارے آپ نے تو مجھ سے جینے کا حق کیا۔۔۔۔جینے کی وجہ بھی لے لی"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ منہ پر کینولا لگے ہاتھ رکھ کر بری طرح رونے لگی تھی

"کل جس طرح آپ۔۔۔۔۔اپنی بیوی کو دیکھ رہے تھے۔۔۔آپ نے رات۔۔۔۔۔کیسے گزاری ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے سب سمجھ آگیا تھا۔۔۔۔۔۔"

وہ اب ہچکیوں سے رونے لگی تھی ہادی کے لئے ساری صورت حال بہت عجیب تھی اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا وہ ہانی کو کیسے تسلی دے۔۔۔

"ہانی میری جان ایسا کچھ نہیں۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔۔میں اب بھی صرف اور صرف تمہارا ہادی ہی ہوں قسم لے لو"

وہ شہ رگ پر ہاتھ رکھ کر بولا تھا جس پر ہانی کے رونے کی شدت میں کمی آئی تھی

"آپ۔۔۔۔واقعی سچ کہہ رہے ہیں؟؟؟؟"

آنکھوں کے ساتھ اب اس کا چہرہ بھی سوجنے لگا تھا وہ اس بات پر خوش ہوئی تھی

"ہاں بلکل سچ ہادی کی جان"

"میں۔۔۔۔میں آپ کو بانٹ نہیں سکتی ہادی"

)ہائے رے عورت کی کم عقل خواہش۔۔۔۔۔۔اور مرد کے لئے ناممکن وعدہ(

وہ بے بسی سے موتیوں کی طرح آتے آنسو صاف کرتی ہوئی بولی تھی

"میں صرف تمہارا ہوں ہانی صرف تمہارا"

ہانی اس کا ہاتھ پکڑ کر آنکھیں بند کر کے پر سکون ہوئی تھی

پالر کی اپائنٹمنٹ، رات کا ولیمہ۔۔پھر کل پاک سے ٹیک آف۔۔۔۔ہادی یہ سب ہانی کو بتا کر کرنا چاہتا تھا مگر ابھی وہ اس بات کو سمجھنے کی بلکل بھی پوزیشن میں نہیں تھی۔۔وہ پریشانی کی انتہاہ پر تھا جب ماں کی کال نے اس میں چار چاند لگائے تھے

"السلام علیکم ماں؟؟؟"

"وعلیکم السلام۔۔۔بیٹا۔۔۔میں بہت خوش ہوں کہ تم نے آج میری بہو کو اتنی جگہ گھمایا۔۔۔اچھا بہو جیسے ہی تیار ہو کر نکلتی ہے مجھے اس کی اور اپنی تصویر بنا کر بھیجو۔۔۔سب سے پہلے میں نے دیکھنا ہے تم دونوں کو"

وہ اور بھی بہت کچھ بول کر ہنستی مسکراتی فون رکھ چکی تھیں

ہادی کو ایک مزید حیرانگی کا دھچکا لگا تھا

ہادی رابی سے اس قدر سمارٹنس کی امید نہیں کر رہا تھا

وہ جان چکا تھا اس سے پہلے انہوں نے رابی کو ہی فون کیا ہے جس نے سچ جھوٹ بتا بتا کر ان کو خاصہ مطمئین کر دیا ہے

"رابی خوبصورت ہونے کے ساتھ ساتھ وفادار بھی ہے، کتنی اچھی بیویاں ملی ہیں مجھے مگر میں ہوں کہ ایک کے ساتھ بھی انصاف نہیں کر پا رہا"

وہ سوئی ہوئی ہانی کو دیکھتا ہوا خود سے مخاطب ہوا تھا

"مامی میں ابھی جا رہا ہوں صبح آؤں گا، ہانی کو اچھے سے کھانا کھلا کر سلا دیجئے گا اور یہ کچھ پیسے رکھیں، ماموں کو بتا دیا ہے نہ کہ آپ رات ادھر ہی ہیں؟؟؟"

وہ نوٹ تھماتا ہوا پوچھ رہا تھا

"ہاں بیٹا کوئی مسئلہ نہیں"

وہ نوٹ گنتے ہوئے خوشی سے بولی تھی

ہادی اس لالچی عورت سے کام نکلوانے کا ڈھنگ جان چکا تھا

وہ ہانی کا ماتھا چوم کر باہر آیا تھا گھڑی سات بجا رہی تھی اس نے کچھ فروٹس اور مٹھائی لے کر رابی کے گھر کی طرف گاڑی لی تھی

وہ ہارن دے کر ابھی اترا ہی تھا کہ رابی خوش دلی سے باہر آئی تھی

"میں کب سے آپ کا ویٹ کر رہی تھی چلیں اندر چلیں"

وہ ہادی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں ڈال کر چپک کر اندر لے آئی تھی

"یا اللہ کدھر پھنس گیا ہوں، یہ کیسی آزمائش ہے"

وہ رابی کے لمس پر تلملا اٹھا تھا

"ہادی یہ زوہیب ہیں۔۔۔۔زوہیب بھائی"

ہادی زوہیب کے ساتھ ہاتھ ملا رہا تھا جب وہ بظاہر مسکراتی مگر تلخی سے بولی تھی

"ان کی ایک بہت خاص بات ہے ان کو بڑا ہی شوق ہے ماہان بننے کا۔۔۔۔ہاہاہاہا۔۔۔"

رابی بے تکی بات پر خود ہی ہنسی تھی

ہادی نے اس بات پر کوئی خاص تاثر نہیں دیا تھا

"چلیں آنٹی انکل کچھ دیر میں ملتے ہیں پھر اگر آپ کی اجازت ہو تو میں رابی کو لے جاؤں؟؟؟"

وہ وقت دیکھ کر سعادت مندی سے بولا تھا

"جی بیٹا ضرور"

شفیق صاحب نے شفقت سے کہا تھا

وہ دونوں کو پیار دے کر کمرے میں چلے گئے تھے سب سے مل کر وہ بھی جانے کے لئے اٹھ گئے تھے

سب ان کو دروازے تک چھوڑنے آئے تھے

رابی نے ہادی کا ہاتھ گاڑی میں بیٹھ جانے تک پکڑ رکھا تھا وہ مسلسل زوہیب کو دیکھ رہی تھی

"ہاتھ چھوڑو اور بیٹھو"

آخر ہادی گاڑی کے پاس پہنچ کر بول اٹھا تھا

وہ شرمندہ سی بیٹھ گئی تھی

گاڑی چل پڑی تھی زوہیب کو سائیڈ مرر میں وہ اب بھی مسلسل دیکھ رہی تھی بے اختیار آنکھوں میں ایک بار پھر نمی آئی تھی

_ * * * * * * * * * * * *

_ * * * * * * * * * * *

رابی جیسے ہی تیار ہو کر باہر نکلی وہ سی گرین کام والی لانگ فراک میں خوبصورت میک اپ جیولری اور خاص کر گڑیا والے ہیئر سٹائل میں کانچ کی گڑیا جیسی نازک اور حسین لگ رہی تھی

"اللہ اتنی بڑی ہیل، ہادی ہاتھ پکڑیں میں گرنے والی ہوں بس"

وہ بمشکل چل کر اس کے پاس آئی تھی اس کو دیکھ کر ہادی پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا وہ حد سے زیادہ حسین لگ رہی تھی عنقریب ہادی اپنے حواس کھونے کو تھا کہ ماں کے فون نے اس کا تسلسل توڑا تھا جو ان دونوں کی تصویر مانگ رہی تھیں جو ہادی نے رابی کو اپنے قریب کر کے بنا کر بھیج دی تھی اب وہ اس کا ہاتھ پکڑے اسے گاڑی تک لایا تھا

تھوڑی ہی دیر میں اب وہ شہر کے سب سے مہنگے ہال میں پہنچے تھے

سب رابی کی خوبصورتی پر ایک بار پھر ششدر رہ گئے تھے

ولیمہ کی تقریب میں رابی جس ہستی کی نگاہ کی منتظر تھی وہ اسے ابھی تک نظر نہیں آیا تھا آخر اس کے انتظار کی حد ختم ہوئی تھی اس نے وقار سے آہستہ سے پوچھا تھا جس نے ان کی طبیعت کی خرابی وجہ بتائی تھی

باقی کی تقریب اس نے بجھے ہوئے دل سے گزاری تھی

ہادی بار بار رابی کو دیکھتا۔۔۔۔۔ہسپتال میں لیٹی ہانی کی یاد نے اسے ایک بار بھی بے چین نہیں کیا تھا

۔۔۔

تقریب کا اختتام ہوا اب وہ دونوں گاڑی میں آکر بیٹھ گئے تھے

رابی ملک سے باہر جانے سے پہلے زوہیب کو ایک بار دیکھنا چاہتی تھی اور وہ یہی آخری موقع تھا مگر وہ نہیں آیا تھا اس کا دل بری طرح رونے کو چاہ رہا تھا۔۔۔

دوسری طرف رابی کو دیکھ دیکھ کر ہادی کے پسینے چھوٹ رہے تھے

اسی دوران ہانی کی کال نے اس کے خیالات میں خلل ڈالا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ جیسے ابھی ہوش کی دنیا میں واپس آیا تھا گاڑی ایک طرف روک کر وہ نیچے اتر گیا تھا اب اس کو اس سب میں کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ آنکھیں موندے بیٹھی ہوئی تھی

"ہیلو ہادی آپ کہاں ہیں؟؟؟آپ؟؟؟؟آپ ابھی تک آئے کیوں نہیں اپنی۔۔۔اپنی ہانی کو دیکھنے ؟؟؟؟"

ہانی خشک ہونٹوں پر زبان پھیر کر بے بسی سے بھرائی آواز میں بولی تھی

"میں۔۔۔۔۔میں۔۔۔تھوڑا مصروف ہوں ہانی۔۔۔۔۔میں۔۔۔۔جیسے فری ہوا آتا۔۔۔۔آتا ہوں"

"نئی بیوی کے ساتھ؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ چلا کر پوچھ رہی تھی

"ہاں۔۔۔نہیں۔۔۔ہانی۔۔۔ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔میں صرف تمہارا ہوں۔۔۔۔"

"آپ اس کو سب بتا کر میرے پاس آجائیں ورنہ میں اپنی جان لے لوں گی ہادی"

وہ جنونی انداز میں بولی تھی جس پر ہادی کو گھبراہٹ نے آگھیرا تھا

"میں۔۔۔آتا ہوں ہانی۔۔۔پلیز ایسا کچھ مت کرنا میں آرہا ہوں بس ایک گھنٹہ دو مجھے"

وہ تیزی سے کال کاٹ کر ڈرائیونگ سیٹ پر آکر بیٹھا تھا

رابی شاید سوچکی تھی

گاڑی دوبارہ رکنے پر رابی نے آنکھیں کھولی تھیں

"ہادی یہ تو کوئی ہسپتال لگ رہا ہے ادھر ہم کیوں آئے ہیں؟"

وہ جمائی روکتی پر سکون سی پوچھ رہی تھی

"ایک دوست داخل ہے ادھر میں اسے دیکھ کر آتا ہوں تم ادھر ہی بیٹھو"

وہ کہہ کر تیزی سے نیچے اتر گیا تھا رابی نے اس کے جاتے ہی زوہیب کو کال ملائی تھی جبکہ دوسری طرف سے نمبر مصروف آرہا تھا

آخر پانچویں کال پر فون اٹھالیا گیا تھا

"السلام علیکم گڑیا کیسی ہو"

آواز میں بوجھل پن واضح تھا

"آپ آج آئے کیوں نہیں زوہیب؟؟؟"

وہ مزید آنسو روک نہیں پائی تھی

"کیا کرتا آکر گڑیا؟؟؟؟بس ذرا طبیعت خراب تھی"

اس نے بات کو سنبھالا تھا

"جھوٹ۔۔۔۔۔پھر سے جھوٹ۔۔۔اور کتنے جھوٹ بولیں گے آپ زوہیب؟؟؟؟مان کیوں نہیں لیتے آپ کو مجھ سے محبت ہے۔۔۔کیا چلا جائے گا آپ کا؟؟؟؟کہہ دیں نہ۔۔۔۔۔"

وہ اب رو دی تھی

"نہیں ہے مجھے تم سے محبت۔۔۔رابی۔۔۔۔خود کو زبردستی میرے دل پر مسلط مت کرو۔۔۔اپنا گھر بساؤ۔۔۔"

کال کاٹ کر اب زوہیب فون بند کر کے سائیڈ پر رکھ چکا تھا

"او خدایا۔۔۔کیا کروں اس بیوقوف لڑکی کا"

وہ سر پکڑ کر بیٹھ گیا تھا

دوسری طرف رابی زور قطار رو رہی تھی

"کیسے دل کو راضی کروں؟؟؟؟ہادی میرے پاس آئے تو شاید مجھے صبر آجائے۔۔۔اور میرا دل زوہیب کو بھول جائے۔۔۔۔ایسے ہی گھر بساتی ہے عورت۔۔۔۔ہے نہ؟؟؟"

سوال خود سے کر کے جواب بھی خود سے سوچ کر اب وہ آنسو صاف کر کے بیٹھ گئی تھی مگر دل غم سے بھرا ہوا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہادی بھاگ کرہانی کے کمرے میں آیا تھا جہاں ڈاکٹرز اس کے گرد جمع تھے اس کو سانس لینے میں سخت دشواری کا سامنا تھا فلحال اسے ملنے سے روک دیا گیا تھا اور مریض کو آئی سی یو میں منتقل کر دیا گیا تھا ڈاکٹر کے مطابق ہانی کو شدید پینک اٹیک ہوا تھا ہادی شکستہ قدم چلتا ہوا واپس گاڑی میں آ گیا تھا جہاں رابی اب بھی آنکھیں بند کیے بیٹھی ہوئی تھی

کچھ دیر میں وہ گھر آ چکے تھے

دونوں کپڑے تبدیل کر کے اب بیڈ پر موجود تھے ہادی نے آنکھوں پر بازو رکھا ہوا تھا وہ ہانی کی وجہ سے سخت پریشان تھا

"ہادی۔۔۔"

رابی قریب ہو کر ہادی کا ہاتھ پکڑ کر لیٹ گئی تھی

" ھمممم۔۔۔"

رابی نے بنا کوئی مزاحمت کے بس اتنا کہا تھا

"آپ مجھ سے شادی کر کے خوش ہیں؟؟؟"

وہ اپنے سوال پر خود بھی حیران ہوئی تھی جس پر ہادی نے اس کی طرف دیکھا تھا جو اب بھی قیامت ڈھا رہی تھی اس کے دل کی دھڑکن بری طرح بے ترتیب ہوئی تھی

"کس نے کہا یہ تم سے رابی ؟؟؟"

وہ اس کا چہرہ دونوں ہاتھوں میں تھام کر مدہوشی میں بولا تھا

بس پھر آگے وہ ہی ہوا تھا جو ایک وفادار مرد سے امید کی جا سکتی ہے یا اس بیچارے سے ہو سکتا تھا ۔۔۔۔ نفس کی پرستش۔۔۔۔

ایک طرف ہادی اپنی نئی زندگی کا آغاز کر رہا تھا تو دوسری طرف ہانی زندگی اور موت کے بیچ جھول رہی تھی۔۔۔۔

مرد اور عورت کے وفا اور محبت کے پیمانے کا تعین اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔۔۔

رابی نے خود کو مکمل طور ہادی کے حوالے کر کے گویا اپنا واپسی کا دروازہ بند کیا تھا جو زوہیب کسی صورت کھولنے کو تیار نہیں تھا اس نے دماغ کی مان کر دل کو شکست دی تھی شوہر کا حق ادا کر کے اس کا دل پر سکون سا ہوا تھا کچھ وقت۔۔۔ کم از کم فلحال وہ زوہیب کی یاد اور ساتھ کو فراموش کر کے مات دینے میں کامیاب ضرور ہوئی تھی۔۔۔۔

عورت خود کو آباد کرنے کے چکر میں پہلی کوشش کے طور پر اپنا سب کچھ لٹا کر گویا خود کو برباد کرتی ہے۔۔۔۔ پھر کہیں جا کر اسے اپنی آبادی کی امید نظر آتی ہے۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رابی سوچکی تھی جبکہ ہادی کو اب ہانی کا خیال آیا تھا وہ ٹیرس پر جا کر اب مامی کو مسلسل کال ملا رہا تھا ساتھ ساتھ وہ سگریٹ سلگا رہا تھا مگر مامی شاید سوچکی تھی۔۔۔ آخر تھک کر وہ بھی رابی کے پہلو میں سونے لیٹ گیا تھا

صبح کے سات بج رہے تھے جب ہادی کی آنکھ کھلی تھی

اسے فلائٹ کا وقت یاد آیا تھا اس نے جلدی سے رابی کو اٹھا کر فریش ہونے بھیجا تھا وہ کچھ دیر میں ہی اس کے سامنے تیار کھڑی تھی

وہ دونوں ماں کو اللہ حافظ بول کر اب گاڑی میں بیٹھ گئے تھے

"ہم کہاں جا رہے ہیں ہادی ؟؟؟ یہ راستہ ایئرپورٹ کا تو نہیں۔۔۔"

رابی نے اپنے گیلے بالوں کو کندھوں پر پھیلاتے ہوئے کہا تھا

"اسلام آباد"

"وہ اصل میں ماں نہیں جانتی کاروبار میں کچھ سیریس ایشوز ہیں میں اس طرح ایک ماہ کے لئے ملک سے باہر نہیں جا سکتا۔۔۔ ہم یہاں اسلام آباد میں ہی ایک اچھے سے ہوٹل میں رکیں گے ماں کو یہی لگے گا ہم باہر ہیں بیچ بیچ میں میں لاھور بھی جاؤں گا ٹھیک ہے ؟؟؟"

ہادی نے ڈیش بورڈ سے سگریٹ سلگانے کے لئے لائٹر نکالتے ہوئے رابی کو دیکھ کر پوچھا تھا

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں اس میں ہادی مگر سگریٹ سے مجھے بہت قے آتی ہے"

وہ مسکرا کر بولی تھی

"سوری۔۔۔رابی۔۔۔اچھا نہیں پیتا"

ہادی نے سگریٹ واپس رکھا تھا اسے اس بات سے ہانی کی یاد شدت سے آئی تھی

"رابی اپنا سیل فون آف کر دو ماں کو یہی لگنا چاہیے ہم فلائٹ میں ہیں"

ہادی نے اپنا سیل فون آف کرتے ہوئے کہا تھا

پانچ سے سات گھنٹے کی ڈرائیو پر اب وہ اسلام آباد کے ایک مشہور اور مہنگے ہوٹل میں تھے یہاں کا موسم ابر آلود تھا بارش بس آنے کو تھی

"تم سامان اَن پیک کرو میں آتا ہوں"

ہادی نے باہر آکر اپنا سیل آن کر کے فلائٹ موڈ پر کیا اور ہانی کا نمبر نکال کر اب وہ ہوٹل کے نمبر سے اس کا نمبر ملا رہا تھا

"ہیلو ہانی؟؟؟؟"میری جان کیسی ہو تم؟؟؟؟"

آواز میں تڑپ تھی

"وہ سو رہی ہیں آپ کون بات کر رہے ہیں ؟؟؟ایسے مریض کو اس طرح اکیلا کون چھوڑ کر جاتا ہے ؟؟؟؟"

وہ جو بھی تھی بہت غصے میں تھی

"میں۔۔۔ان کا شوہر ہوں"

ہادی شرمندہ سا بولا تھا

"ان کو اب گھر کے پر سکون ماحول کی ضرورت ہے بہتر ہے ان کی جگہ چینج کروایں آج ان کو ڈسچارج کر دیا جائے گا،میں ان کی نرس ہوں جو ان کے ساتھ ایک خاتون تھی وہ کل کی گئ ابھی تک نہیں لوٹیں عجیب لوگ ہیں آپ سب"

"اچھا میں شہر سے باہر ہوں رات تک آتا ہوں آپ پلیز ان کا بہت سا خیال رکھیں"

کال بند کر کے ہادی اب سخت پریشان تھا وہ کمرے میں آیا اور لیٹ گیا رابی کپڑے الماری میں لگا رہی تھی

"ہادی ریسٹ کر لیں پھر باہر چلیں گے مجھے بارش بہت پسند ہے۔۔۔اور بارش میں چاٹ کھانا ۔۔۔اور بتاؤں مجھے کیا کیا پسند ہے ؟؟؟"

وہ کام چھوڑ کر ہادی کے پاس آ کر بیٹھ گئی تھی ہادی کے سارے اعصاب شل ہونے کو تھے رابی کا ایک ایک لفظ اسے غصہ دلا رہا تھا جو بھی تھا ہانی کو اس نے شدت سے چاہا تھا وہ اسے اس حالت میں چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا

"ہادی ؟؟

رابی نے اس کی ٹانگ پر ہاتھ رکھ کر اسے مخاطب کیا تھا

"اسٹاپ اٹ پلیز میرے سر میں درد ہے"

ہادی چلایا تھا رابی اس حرکت پر سکتے میں آئی تھی وہ گھبرا کر پیچھے ہوئی تھی

"میں کام سے جا رہا ہوں کل آؤں گا واپس تم چاہو تو باہر جا کر موسم انجوئے کر سکتی ہو۔۔۔ کھانا جب کھانا ہو اروم سروس کو کال کر کے منگوا لینا ورنہ ہال میں جا کر سب میں بیٹھ کر کھا لینا۔۔۔ صبح موبائل آن کرنا اور ماں کا فون آیا تو یاد رکھنا یہاں رات کا وقت ہے۔۔۔۔ کہنا سب ٹھیک ہے سفر اچھا رہا ہم سو رہے ہیں ہم بعد میں بات کرتے ہیں او کے ؟؟؟"

وہ موبائل اور والٹ ٹیبل سے اٹھاتے ہوئے بنا اسے دیکھے بول رہا تھا

آنسو اس کی آنکھوں میں ٹھہر گئے تھے وہ دم سادے اسے دیکھ رہی تھی

"میں جلدی میں ہوں آ کر بات کروں گا رابی بائے"

وہ کہہ کر جلدی سے باہر نکل گیا تھا دروازے کے بند ہونے کی آواز نے رابی کا ٹرانس توڑا تھا آنسو زور قطار چہرہ بھگونے لگے تھے

"میں نے ایسا بھی کیا کہہ دیا تھا جو اتنا غصہ آگیا ہادی کو؟؟؟؟"

سوال خود سے کیا تھا

بیشک ہر عورت اپنی زندگی کا آدھا حصہ شوہر کی بداخلاقی پر اپنی غلطی ڈھونڈنے۔۔۔۔اور باقی کی پھر نہیں کروں گی۔۔۔۔۔کے ارادوں پر گزار دیتی ہے۔۔۔جب ساری زندگی گزر جاتی ہے اور جوانی ڈھل جاتی ہے پھر جا کر اسے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ اس کے شوہر کی فطرت،عادت اور تربیت میں ہی بدتہذیبی کا عنصر موجود تھا وہ بلاوجہ ہی اپنی ساری زندگی کسی مجرم کی طرح معافی تلافی کرتے ہوئے گزار چکی ہے۔۔۔۔

یہ بھی سچ ہے عورت ہمیشہ اپنی محبت کو بھلا کر اپنے شوہر کو سب کچھ مان لیتی ہے مگر یہ بھی سچ ہے وہ اس کے شوہر کا نفرت آمیز رویہ ہی ہوتا ہے جو اسے بار بار ماضی میں دھکیلتا ہے۔۔۔اسے یہ باور کرواتا ہے کہ اس نے اپنی محبت سے دستبردار ہو کر بہت بڑی غلطی کر دی ہے۔۔۔

اس کی شادی من چاہے شخص سے ہوتی تو وہ اس طرح ویران نا ہوتی۔۔۔

آج بھی ہادی کی بے تکی ڈانٹ نے رابی کو زوہیب کی یاد دلا دی تھی۔۔۔

"میری گڑیا کیسے چپ ہو گی ؟؟؟"

زوہیب کی آواز کسی مرھم کی طرح کانوں میں رس گھولنے لگی تھی

"زوہیب۔۔۔ آپ نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا بلکل بھی اچھا نہیں کیا میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی"

وہ دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر اب پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی بادل زور سے گرجے تھے رابی آنسو صاف کر کے روم لاک کر کے باہر آئی تھی

جہاں اس کی نظر دو آدمیوں کے ساتھ کھڑے زوہیب پر پڑی تھی

"اب تو آپ ہر جگہ نظر آنے لگے ہیں زوہیب"

وہ آنسو صاف کرتی ہوئی پاس سے گزر رہی تھی جب اس کے کانوں میں وہ جملہ سنائی دیا تھا

"زوہیب صاحب آپ کی یہ میٹنگ بھی سکسیس فل رہی۔۔۔بہت لکی جا رہے ہیں آپ آج کل"

کسی نے گرم جوشی سے مبارک باد کے ساتھ کہا تھا

"ایسا بھی نہیں۔۔۔۔کچھ کھویا بھی ہے۔۔۔۔سب ساتھ ساتھ چل رہا ہے"

مذاق کے انداز سے ادا کیا گیا یہ جملہ زوہیب کی طرف سے تھا جس پر سب نے اجتماعی قہقہ لگایا تھا

رابی کو کسی خواب کی طرح یہ سب لگا تھا دوسری طرف بارش نے بھی زور پکڑا تھا بہت سے لوگ اب بارش کی ویڈیوز بنا کر لطف اندوز ہو رہے تھے

زوہیب بھی اب ان دو بندوں سے رسمی سلام دعا کر کے اب ایک طرف کھڑا اداسی سے بارش کو دیکھ رہا تھا

"میں نے وہ کھویا جو میرا تھا ہی نہیں۔۔۔۔

آپ نے وہ کھو دیا جو صرف آپ کا تھا"

بھرائی ہوئی آواز زوہیب کے پاس سے آئی تھی

"گڑیا تم ؟؟؟؟ادھر ؟؟؟؟ہادی کدھر ہے ؟؟؟؟"

زوہیب بری طرح پریشان ہوا تھا

"چلے گئے وہ کوئی آفس کا کام تھا"

وہ آنسو صاف کرتی تحمل سے بولی تھی

"مگر۔۔۔تم تو۔۔۔باہر ؟؟؟؟"

"جی وہ ہم نہیں گئے"

اس سوال پر اس نے ہادی کی بات دوہرائی تھی

"ارے اچھا . . ۔۔۔ تم نے تو میری جان ہی نکال دی، ذمہ دار بزنس مین ہے ہادی ماشاء اللہ۔۔۔ تم بہت لکی ہو گڑیا، کھانا نہیں کھایا میں نے چلو کچھ آرڈر کرتے ہیں"

رابی کے کچھ کہنے سے قبل وہ اسے ہال کی طرف لے گیا تھا

کھانا خاموشی سے کھایا گیا ویٹر کھانا اٹھانے آیا زوہیب کے بل دینے پر وہ یہ کہہ کر چلا گیا آپ کے روم کی بکنگ ہے تو بل ایک ساتھ ہی چیک اوٹ کے بعد ادا ہو گا

"آپ یہاں کیسے ؟؟؟"

"میٹنگ تھی، اچھا گڑیا میں چلتا ہوں تم بھی جاؤ جیسے یہ ویٹر مجھے ہادی سمجھا میں نہیں چاہتا کہ کوئی ہمیں دیکھے اور کچھ غلط سمجھے، اپنا خیال رکھنا، میں صبح چلا جاؤں گا لاہور"

وہ اپنا لیپ ٹاپ بیگ اٹھا کر بولا تھا

"زوہیب۔۔۔۔میں۔۔۔۔ابھی بھی آپ سے محبت۔۔۔"

وہ اٹک اٹک کر بولی تھی

"تم کسی کی بیوی ہو رابی اس جملے پر اب بس اسی کا حق بنتا ہے خوش رہو اللہ حافظ "

رابی کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں وہ شخص اس کو جاتا ہوا دھندلا نظر آیا تھا کچھ دیر وہ ہادی کے اس تلخ لہجے کے متعلق سوچتی رہی، روتی رہی، پھر وقت دیکھا جو رات کے بارہ بتا رہا تھا وہ شکستہ قدم چلتی ہوئی کمرے میں آکر لیٹ گئی تھی۔۔۔

دوسری طرف ہادی تھکا ہوا دوبارہ لاہور پہنچا تھا جہاں ہانی اس کی منتظر تھی

وہ ہادی کو دیکھتے ہی رونے لگی تھی وہ ہادی کو سر تا پیر چھو کر صرف اپنی ملکیت ہونے کا اطمینان کر رہی تھی۔۔۔

)بیوقوف عورت بھلا کبھی کوئی مرد بھی کسی عورت کو مکمل ملا ہے؟؟؟؟ وہ تو قدرتی طور پر بٹا ہوا ہے کہیں ماں باپ بہن بھائیوں تو کہیں یار دوستوں تو کہیں روزگار اور کہیں دوسری عورت کے ساتھ

)۔۔۔۔۔

"ارے پورا کا پورا صرف تمہارا

ہی ہوں یار چلو اب کسی ہوٹل میں چلتے ہیں کل اسلام آباد لے کر جاؤں گا رابی کے پاس"

وہ تنگ کر بولا تھا

"ابھی لے چلیں مجھے رابی کے پاس میں اسے بتا دینا چاہتی ہوں آپ سرف میرے ہیں "

وہ ہادی کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ کر جنونی انداز میں بولی تھی

"ابھی نہیں میں حد سے زیادہ تھک گیا ہوں مجھے ریسٹ کرنی ہے ورنہ پاگل ہو جاؤں گا"

وہ سر پکڑ کر بولا تھا

ہانی خاموشی سے اس کے ساتھ ہوٹل میں چلی آئی تھی

دن کے دس بج رہے تھے جب ہادی کی آنکھ کھلی ہانی ابھی بھی سو رہی تھی وہ ویسے بھی سائیکائیٹری کی دوا لے رہی تھی جس کے استعمال سے مریض لمبی اور پر سکون نیند سوتا ہے

ڈاکٹر نے اس کی مینٹل ہیلتھ کے پیش نظر تین ماہ کا کورس تجویز کیا تھا جس کے دوران وہ ماں بننے کا رسک نہیں لے سکتی تھی

یہی وجہ تھی کہ اسے تین ماہ کے لئے حمل روکنے والا انجکشن لگا دیا گیا تھا اس بات کا فیصلہ ڈاکٹر نے اس کی جسمانی اور ذہنی حالت کو دیکھ کے کیا تھا اجازت نامے پر ہادی کے دستخط کے بعد ہی یہ انجکشن لگایا گیا تھا جو کہ اس کے بارے ایک لفظ تک نہیں جانتا تھا۔۔۔ جیسے کہ عام طور پر ہمارے گھر کے مرد خود کو بیوی کی صحت سے لا تعلق ہی رکھتے ہیں۔۔۔ وہ جانتے ہیں تو بس اتنا کہ جو ڈاکٹر نے کر دیا ہے اس کے بعد اب ایک خاص عرصہ تک بچہ نہیں ہو گا۔۔۔ فکر ختم ہوئی۔۔۔ بیوی اس سب کے بعد کس اذیت سے گزرے گی یہ سوچنا ان کا مسئلہ تھوڑی ہے۔۔۔

)ایسا کوئی بھی حمل روکنے کا طریقہ عورت کا ہاتمونل سسٹم بری طرح متاثر کر سکتا ہے سو میں سے دس عورتیں ہی ایسی ہونگی جن کو اس سے کوئی نقصان نہیں ہوتا ہو گا ورنہ عورت ان طریقوں سے ایک نئی ذہنی اور جسمانی اذیت کا شکار ہو جاتی ہے حد سے زیادہ بلیڈنگ اور ایک ماہ میں دو سے تین بار آیام آنا، وزن کا تیزی سے بڑھ جانا، بات بات پر حد سے زیادہ غصہ آنا، جسم کا پھول جانا، بالوں کا وقت سے پہلے سفید ہو جانا اور بالوں کا تیزی سے جھڑنا، ڈپریشن، ہارمونز کی بیماریاں قصہ مختصر عورت جسمانی لحاظ سے مفلوج اور ذہنی طور نیم پاگل ہو جاتی ہے۔۔۔اور اکثر وہ بتائی گئی معیاد پوری ہو جانے کے بعد عورت بانجھ ہو چکی ہوتی ہے یا پھر ایک پیچیدہ اور مہنگے علاج سے گزرنے کے بعد دوبارہ ماں بنتی ہے جو کہ دوبارہ صرف عورت کے لئے ہی اذیت ناک اور تکلیف دہ عمل ہوتا ہے ان جدید طریقوں سے انکار جاہلیت نہیں سمجھ داری ہے(

ہانی بہت کمزور لگ رہی تھی تین دن میں ہی اس کی رنگت ڈھل چکی تھی وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی --

ہادی کی شادی نے اسے توڑ کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔

ہادی کو جی جان سے اس کمزور لڑکی پر پیار آیا تھا اس نے محبت سے اس کا ماتھا چوما تھا جس پر وہ بیدار ہوئی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہادی میں فریش ہو جاؤں پھر ناشتہ کر کے رابی کے پاس چلتے ہیں میں اسے بتانا چاہتی ہوں آپ صرف میرے ہیں۔۔۔ صرف میرے"

ہانی نے اپنے جگہ جگہ کینولا اور مختلف خون کے سیمپل لینے سے نیلے ہوئے کمزور ہاتھوں میں ہادی کے دونوں ہاتھ تھام کر گرم جوشی سے کہا تھا

"میں تمہارا ہی ہوں جان۔۔۔۔ اتنی جلدی کیا ہے وہاں جانے کی، میرے پاس آؤ۔۔۔"

وہ محبت سے اس کا سر اپنی گود میں رکھ کر سہلانے لگا تھا وہ کسی معصوم بچے کی طرح خوش ہو رہی تھی

"ہانی جانتی ہو تمہارا ہادی تم سے کتنا پیار کرتا ہے؟"

وہ خلوص سے بولا تھا

"بھلا مجھے کیسے پتہ"

وہ شرارت سے کندھے اچکا کر بولی تھی

"بہت زیادہ میری جان بستی ہے تم میں ہانی۔۔۔۔ ہادی عشق کرتا ہے تم سے۔۔۔۔ بے پناہ۔۔۔۔ محبت۔۔۔۔۔۔۔ بتاؤں کیا کروں اپنی سانس کے لئے؟؟؟؟"

ہادی جنونی ہوا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کیسے ہانی کو اپنی چاہت کی شدت بتائے

"اللہ آپ کو میری عمر بھی لگا دے ہادی۔۔۔ آپ کا کہہ دینا ہی کافی ہے۔۔۔ اگر آپ کی ماں کی صحت کا خیال نا ہوتا تو یقیناً اُس لڑکی کو طلاق دینے کا کہتی۔۔۔۔"

وہ اداس ہوئی تھی

"چھوڑ دوں گا اسے ہانی۔۔۔ فلحال مجھے کسی تیسرے کا ذکر نہیں سننا۔۔۔ میں صرف تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ پوری طرح۔۔۔"

ہادی نے ہانی کو محبت سے پُچکارہ تھا

"ان کو خوش رکھیں۔۔۔ ان سے صرف ان کی ہی باتیں کریں ان کے موڈ کا ہر وقت خیال رکھیں۔۔۔ ان کو اداسی اور تنہائی سے دور رکھیں۔۔۔ منفی خیال اور سوچیں ان کو دوبارہ خودکشی کی طرف لے کر جا سکتی ہیں اور اس بار ان کا بچ پانا اتنا آسان نہیں ہو گا مسٹر ہادی۔۔۔ یہ ایک لمبے عرصے تک اکیلے پن اور ڈپریشن کا شکار رہی ہیں۔۔۔ جس سے ان کے برین کا اچھا خاصا نقصان ہو چکا ہے۔۔۔ یہ دوائیاں ان کو ویسے تو ساری عمر ہی لینی پڑے گی مگر چونکہ یہ نیولی میرڈ ہیں تو آپ ایک بچہ پیدا کر لیں تا کہ یہ خود سے آپ کے رشتے کو مظبوط سمجھنے لگ جائیں۔۔۔ اور پھر اس بچے کی خاطر یہ دوبارہ اس طرف نا جائیں۔۔۔۔ بچے کے پیدا ہوتے ہی ہو سکتا ہے ان کو یہ دوائیاں ہم دوبارہ فوراً ہی شروع کروا دیں۔۔۔ بہر حال یہ بہت حساس ہو چکی ہیں ان کا دل مزید کچھ بھی کھونے کی ہمت اور صلاحیت نہیں

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رکھتا۔۔۔۔ان کو ہارٹ اٹیک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔۔۔سادہ الفاظ میں مسٹر ہادی آپ کی مسز کا دل اور دماغ دنیا کی تلخیوں سے لڑتے لڑتے تھک چکا ہے۔۔۔۔"

ڈاکٹر کی باتیں ہادی کے کانوں میں گونجیں تھیں۔۔۔

"میں تمہیں ہمیشہ خوش رکھوں گا ہانی۔۔۔میں تمہیں کچھ بھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔"

وہ ہانی کے زرد پڑتے جگہ جگہ نیلے پڑتے ہاتھوں کو چومتا ہوا نم آنکھوں سے اسے پُر سکون کر رہا تھا۔۔

"ہادی۔۔۔۔آپ نہیں جانتے آپ میرے لئے کیا ہیں۔۔۔۔میرے جینے کا مقصد۔۔۔۔۔میری سانسوں کی وجہ۔۔۔۔خدا رسول کے بعد۔۔۔۔میں نے آپ کو بے پناہ محبت کی ہے ہادی۔۔۔۔میں ۔۔۔۔۔میں آپ کو بانٹ نہیں سکتی۔۔یہ آپ کی ہانی کے بس میں۔۔۔۔بس میں نہیں ہے۔۔۔میرا خون جلنے لگتا ہے جب میں آپ کو اس لڑکی کے قریب سوچتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ ہچکیوں کے ساتھ رونے لگی تھی۔۔۔

"میں صرف تمہارا ہوں ہانی۔۔۔کیسے ثبوت دوں؟؟؟؟میں نہیں قریب ہوا ارابی کے بس ایک کمرے میں سوئے ضرور تھے ہم وہ بھی میں صوفے پر سویا تھا،میری آنکھوں میں دیکھو اور خود بتاؤ یہ آنکھیں تمہارے علاوہ کسی کو دیکھ بھی سکتی ہیں؟؟؟"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ایک آنسو ہادی کے گال سے بہہ کر گردن تک گیا تھا

"آپ کو یاد ہے ہماری وہ پہلی ملاقات؟؟؟تب بھی مر جانا چاہتی تھی۔۔۔میں بہت تھک گئی تھی ۔۔۔اور زندگی کا بوجھ نہیں اٹھایا جا رہا تھا۔۔۔بس پھر جب سے آپ سے محبت ہوئی تب سے پھر جینے کی وجہ ملی تھی۔۔۔مگر آپ کو رابی کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔۔۔۔ہادی۔۔۔۔"

وہ پھر سے رو دی تھی

اب کی بار ہادی نے اسے باہوں میں بھر کر فقط دلاسا دیا تھا وہ بولا کچھ نہیں تھا۔۔

بیچاری۔۔۔عورت۔۔۔۔مرد کی محبت کو زندگی۔۔۔۔مرد کی محبت کو موت کا درجہ دینے والی ۔۔۔بیچاری عورت۔۔۔۔

اگر کہیں لفظ بیچاری۔۔۔لکھوں تو مطلب میرا میں۔۔۔آپ۔۔۔۔ہم سب۔۔۔عورتیں ۔۔۔ہو گا۔۔۔۔

یہاں بیچارہ پن اس کی خالص جذباتیت ہے۔۔۔وہ اہمیت۔۔۔۔وہ توجہ۔۔۔وہ ھمدردی کے چند الفاظ ۔۔۔وہ محبت اور مہربان نظر ہے۔۔۔۔جو اسے پورے دن کے اختتام پر اپنے شوہر سے چاہیے ہوتی ہے جو اگر مل جائے تو کوئی دکھ، دکھ نا لگے۔۔۔۔عورت روتے روتے دل سے مسکرا دے۔۔۔مگر ایسا کب ہوتا ہے۔۔۔یہ تو فلموں ڈراموں میں ہوا کرتا ہے نا۔۔۔۔

مرد غلطی پر ایک گھنٹے تک لگاتار باتیں سنا سکتا ہے۔۔۔۔ مگر جہاں تعریف یا شاباشی کی بات ہو وہاں خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا جاتا ہے۔۔۔

بھئ تعریف کی بھی کیوں جائے یہ تو عورت کا فرض تھا نا؟؟؟

فرض کی ادائیگی پر سراہنا کیسا؟؟؟؟؟

بیچاری ہانی۔۔۔۔ہادی کو مکمل طور اپنانا چاہتی تھی۔۔۔۔

ہانی روتے روتے سو چکی تھی۔۔۔۔ہادی۔۔۔اس کی اس حالت پر بہت زیادہ پریشان ہوا تھا۔۔۔اس کے ساتھ نے ہانی کو بستر پر ڈال دیا تھا۔۔۔۔اب ہانی موت اور زندگی کے درمیان میں کھڑی تھی۔۔۔

رابی کا کیا ردعمل ہو گا وہ ایک الگ مسئلہ تھا۔۔۔

ہادی نے موبائل اٹھایا اور رابی کا نمبر ملایا۔۔۔

دوسری طرف نمبر ابھی تک بند آرہا تھا اب رابی کی فکر ہوئی تھی اپنا رویہ اور اس کا مرجھانا سب یاد آیا تھا۔۔

"آخر اس معصوم لڑکی کا کیا قصور تھا؟؟؟؟"

ہادی کے ضمیر نے اس سے سوال کیا تھا

وہ باہر نکل کر اب ہوٹل انتظامیہ کو فون ملا رہا تھا

"ہیلو روم نمبر 24 میں مسز ہادی ہیں میری وائف آپ ذرا ان کو ناشتہ پہنچا دیں اور پھر مجھے بتائیں میں ذرا باہر آیا ہوں کام سے، جی۔۔۔ می ویٹنگ"

وہ فون بند کر کے اب دوسری طرف سے کال کا منتظر تھا

لگ بھگ پندرہ منٹ بعد ہوٹل مینجر کی کال آئی تھی

"سر انہوں نے ناشتہ واپس بھجوا دیا ہے ان کا کہنا ہے وہ سو رہی ہیں ان کو کوئی بھی تنگ مت کرے"

"جی ٹھیک ہے"

ہادی کو ڈر تھا کہیں وہ ماں کو سب نا بتا دے شکر ہے اس کا نمبر بند ہے اگر آن ہوتا تو پاکستانی نمبر دیکھ کر ان کو پتہ چل جاتا۔۔۔ یہ تو میں نے سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔۔۔"

ہادی ہانی کو سوتا چھوڑ کر جلدی سے ایک سم لینے گیا تھا اپنا پاک کا نمبر بند کر کے وہ نیا نمبر اس نے ایکٹو کیا تھا جبکہ واٹس ایپ پر وہ ماں سے آسانی سے رابطہ کر سکتا تھا۔۔۔

جب تک وہ آیا ہانی نہا کر چینج کر چکی تھی وہ تیار تھی

دونوں نے ناشتہ منگوا کر کیا اور اسلام آباد کے لئے نکل گئے

وہ راستے میں تھے جب واٹس ایپ پر صبیحہ بیگم کی کال آنے لگی تھی

"السلام علیکم ماں کیسی ہیں؟؟؟؟"

ھادی کی آواز سے محبت عیاں تھی

"ٹھیک ہوں۔۔۔بس رات زرہ طبیعت بگڑ گئی تھی تو ہسپتال میں رکنا پڑا۔۔۔ مگر اب ٹھیک ہوں ۔۔۔۔میری بیٹی کیسی ہے؟؟میری بات کرواؤ"

"ماں۔۔۔۔میں بس اگلی فلائٹ لے کر واپس آرہا ہوں آپ بیمار ہیں اور ہم ادھر مزے کریں ۔۔۔۔بس ڈن ہو گیا۔۔"

ہادی سچ میں کافی پریشان ہوا تھا

"ارے نہیں بیٹا۔۔۔۔ٹھیک ہوں میں اگر تم نے ایسا کیا تو ناراض ہو جاؤں گی۔۔۔ چلو میری بہو سے بات کرواؤ اب۔۔۔"

"ماں دو منٹ تک کرواتا ہوں"

وہ کال کاٹ چکا تھا

"ہانی ماں سے رابی بن کر بات کرو، کال ملا رہا ہوں"

اس نے خوشی سے اثبات میں سر ہلایا تھا

"السلام علیکم ماں۔۔۔۔آپ۔۔۔کیسی ہیں؟؟؟؟ہادی نے بتایا آپ کی طبیعت خراب ہے؟؟؟"

ہانی ماں کی آواز کو ترسی ہوئی بھرائی آواز میں بولی تھی

"ارے تم رو کیوں رہی ہو بیٹا اور آواز بدلی کیوں لگ رہی ہے تمہاری ؟؟؟ تم ٹھیک ہو؟ ہادی نے تنگ تو نہیں کیا؟؟"

صبیحہ بیگم پریشان ہو گئی تھیں

"بس ماں آپ کی آواز سن کر دل بھر آیا میرا۔۔۔ میں ٹھیک ہوں"

وہ آنسو صاف کرتی ہوئی ضبط سے بولی تھی

"اچھا چلو میری بچی ایسے بلاوجہ روتے نہیں ہیں میں کدھر جا رہی ہوں۔۔۔ بس مہینے بھر کی تو بات ہے بیٹا۔۔۔ پھر تو میں اپنی بیٹی کو اپنی نظروں کے سامنے رکھوں گی۔۔۔"

صبیحہ بیگم دل کی سچائی سے بولی تھیں

"ماں۔۔۔۔ آئی لو یو سو مچ۔۔۔ آپ میری بھی ماں ہو نا؟؟"

ہانی نے اب روتے ہوئے پوچھا تھا جس پر صبیحہ بیگم بھی آبدیدہ ہوئی تھیں

"آئی لو یو مور۔۔۔ میری بیٹی۔۔۔۔ بس اب ایسے روتی رہو گی تو میری طبیعت سچ میں بگڑ جائے گی۔۔۔"

"ہادی کو فون دو اس کے کان کھینچوں جو تمہیں رونے دے رہا ہے"

"جی ماں دیتی ہوں"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہانی نے فون ہادی کو دیا تھا

"ہاں جی ماں۔۔۔"

میری بہو کو اچھاسی جگہ پر لے جا کر کھانا کھلاؤ اور مجھے اس کی ہنستی مسکراتی کی پک بھیجو۔۔۔"

صبیحہ بیگم نے ہادی کی پریشانی میں اضافہ کیا تھا

"جی ماں ابھی ڈرائیو کر رہا ہوں پھر بھیج دوں گا تصویر"

"اپنا بہت ساخیال رکھیں دوبارہ طبیعت خراب ہوئی تو فوراا طلاع دیجیے گا ماں"

"ٹھیک ہے بیٹا اللہ حافظ"

فون بند ہو چکا تھا۔۔۔اب یہ تصویر والی نئ مصیبت آن پڑی تھی شام ہونے کو تھی جب وہ رابی کے پاس ہوٹل پہنچے تھے راستے میں وہ سفر کے دوران ایک جگہ رک کر کھانا کھا چکے تھے

ہادی نے ایک اور کمرہ بک کروایا اور ہانی کو وہاں ٹھہرا دیا

"میں رابی سے بات کر کے آتا ہوں تمہیں اس سے ملوانے تم تب تک فریش ہو جاؤ رات کا کھانا تینوں ساتھ میں کھائے گے"

ہادی ہانی کو مطمئین کر کے رابی کے کمرے میں آیا تھا جہاں مسلسل دستک دینے پر بھی دروازہ نہیں کھولا گیا تھا

آخر ہادی کو کاؤنٹر پر جا کر دوسری چابی لانی پڑی

دروازہ کھلنے پر ہادی نے دیکھا رابی دونوں کانوں میں ہینڈ فری لگائے لیٹی ہوئی تھی

"یار یہ کیا بد تمیزی ہے کب سے دروازہ ناک کر رہا ہوں فون وہ تمہارا بند آ رہا ہے کل سے؟؟؟؟"

وہ رابی کے دونوں کانوں سے ہینڈ فری کھینچ کر نکال کر پھینک کر غصے سے بولا تھا جس پر وہ خوفزدہ ہوئی تھی

"اب چپ کیوں ہو؟؟؟؟

وہ پھر سے چیخا تھا جس پر رابی سہم کر سر گھٹنوں میں دے کر رونے لگی تھی ہادی اپنی حرکت پر پریشان سا اسے دیکھ رہا تھا

"ارے۔۔۔میرا مطلب یہ نہیں تھا۔۔۔رابی میں ایسا بلکل نہیں ہوں۔۔پلیز مجھ سے ڈرو مت ۔۔۔بس پریشان ہوں۔۔۔اچھا چلو معاف کر دو آئندہ تم سے ایسے بات نہیں کروں گا پرامس۔۔۔چلو کان پکڑتا ہوں اب تو معاف کر دو پلیز رابی۔۔۔پھر تم میری اچھی وائف نہیں ہو؟؟"

وہ بس اسے نارمل کرنا چاہتا تھا جو وہ اب ہو رہی تھی

"مجھ سے آج تک ایسے کسی نے بھی بات نہیں کی ہادی۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ آنسو صاف کرتی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی تھی

"میں نے بھی آج تک ایسے کسی لڑکی سے بات نہیں کی رابی۔۔بس۔۔۔تم میرا موڈ نہیں جان پاتی بس اسی لئے تمہیں پتہ نہیں چلتا کہ کب میرے آگے چپ رہنا ہے اور کب کیسے بی ہیو کرنا ہے۔۔۔۔کچھ وقت گزرے گا تو ہم ایک دوسرے کو بنا کچھ بتائے سمجھنے لگے گے میں برا لڑکا نہیں ہوں بس کچھ پریشان ہوں آج کل۔۔۔سارا غصہ تم پر نکال دیا سوری رابی۔۔"

وہ سچ میں پشیمان لگ رہا تھا

"چلیں ہم دوستی کر لیتے ہیں آپ اپنی ہر پریشانی مجھ سے شیر کریں میں وعدہ کرتی ہوں بیوی نہیں دوست بن کر آپ کا ساتھ دوں گی، مجھے بھی لگتا ہے ہمیں یہ نیا تعلق شروع کرنے سے پہلے ایک دوسرے کو سمجھ لینا چاہیے۔۔۔۔آپ اپنی پسند ناپسند۔۔۔سب مجھے بتائیں۔۔۔۔اور میں آپ کو ۔۔۔۔۔ہم یقیناً بہت اچھے دوست بن سکتے ہیں ہادی۔۔۔"

فرینڈز؟؟؟؟

وہ ہاتھ بڑھا کر گرم جوشی سے بولی تھی ہادی کو وہ لڑکی بہت سچی اور معصوم لگی تھی اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ہاتھ تھاما تھا

"چلیں اب مجھے بتائیں میرے دوست ہادی کو کیا پریشانی ہے؟؟؟"

وہ آگے ہو کر برابر پر آکر بیٹھی تھی

"سب بتاؤں گا ابھی چلو فریش ہو جاؤ کھانا کھاتے ہیں بہت بھوک لگی ہے مجھے تم تیار ہو جاؤ میں آتا ہوں"

"جی ہادی"

وہ پر سکون سی الماری سے کپڑے نکالنے کے لئے آگے بڑھی تھی

ہادی ہانی کے پاس آیا تھا جو نہا دھو کر اب تیار کھڑی تھی وہ پہلے سے کافی فریش اور پر سکون لگ رہی تھی

"بہت پیاری لگ رہی ہو ڈنر کینسل"

ہادی شرارت سے روم کا لاک کرتا ہوا اسے سر تا پیر دیکھتا ہوا مسکرایا تھا

"جی نہیں ہادی۔۔۔مجھے بہت بھوک لگی ہے"

ہانی اچھے سے دوپٹہ خود پر گھما کر بولی تھی

"تو کھالیں گے کھانا بھی، کدھر جا رہا ہے کھانا؟؟"

وہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے چھیڑتا ہوا بولا تھا

"ہادی۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ منہ بنا کر بیٹھ گئی تھی

"جی ہادی کی جان مذاق کر رہا تھا چلو۔۔۔مجھے بھی بہت۔۔۔۔بھوک لگی ہے"

"مگر دو منٹ میری بات سنو بیٹھ جاؤ"

وہ فورا سنجیدہ ہوا تھا

"مجھے کچھ وقت دو میں ایسے دو دن کی بیوی کو دوسری شادی اور اپنی محبت کا نہیں بتا سکتا۔۔۔وہ نہیں برداشت کرے گی اتنی بڑی سچائی۔۔۔وہ فورا اماں کو بتا دے گی اور ان کی طبیعت آج کل ویسے بھی چھڑی ہوئی ہے۔۔۔میں اس کے ساتھ کوئی جسمانی تعلق نہیں رکھوں گا بس کچھ دن دے دو۔۔۔۔مجھے اسے سمجھنے دو۔۔۔تاکہ میں اس حساب سے اسے اعتماد میں لے کر یہ سب بتا سکوں۔۔۔تب تک ماں کی طبیعت بھی سنبھل جائے گی۔۔۔ایک وہ ہی ہے جو ماں کو منا کر تمہیں میری زندگی میں عزت سے شامل کروا سکتی ہے فلحال ہم دونوں کو اس کی ضرورت ہے۔۔۔موقع کی نزاکت کو سمجھو۔۔۔اسی میں ہمارا فائدہ ہے اور وہ۔۔۔ضرور ہماری مدد کرے گی وہ دل کی بری نہیں لگتی بہت سادہ سی ہے"

وہ اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر التجائیہ انداز میں کہہ رہا تھا

"بہت محبت جاگ رہی آپ کے دل میں اس کے لئے واہ۔۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہانی نے ہاتھ چھڑوایا تھا

"ایسی بات نہیں ہے ہانی۔۔۔میں نے یہ سب فقط ماں کی زندگی کے لئے کیا ہے یاد رکھو اگر ان کو میری وجہ سے کچھ ہوا تو میں کسی کا نہیں رہوں گا۔۔میں اپنی ماں سے دنیا میں سب سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔۔۔تم اس کے بعد آتی ہو، اگر ایسی بات ہے تو چلو آؤ میں ابھی اسے سب بتا دیتا ہوں لیکن اگر وہ مجھے چھوڑ کر چلی گئی اور ماں کو کچھ ہوا تو اس کی ذمہ دار صرف تم ہو گی ہانی۔۔۔میں ایسا کرنے سے اچھا عاشق ضرور بن جاؤں گا مگر اپنی ہی ماں کا قاتل بھی۔۔۔اور قاتل کبھی بھی اچھا انسان نہیں ہوتا باقی رشتے بعد میں آتے ہیں"

لہجہ دوٹوک تھا

"ہادی میں آپ کو بانٹ نہیں۔۔۔۔۔سک۔۔۔۔۔تی۔۔۔"

وہ تھک کر بستر پر گرتے ہوئے بھرائی آواز میں بولی تھی

"میں نہیں بٹ رہا ہانی۔۔ایک پل کے لئے سوچو رابی بھی ایک عورت ہے کسی کی بیٹی۔۔کسی کی بہن ہے۔۔۔اس کا اس سب میں کیا قصور ہے میں پھر بھی ابھی تک تمہاری وجہ سے اسے بیوی کا درجہ نہیں دے رہا۔۔۔اور نا ہی کبھی دوں گا اور کیا چاہتی ہو مجھ سے کیسے اعتبار دلاؤں تمہیں آخر؟؟؟میں تم سے محبت ضرور کرتا ہوں مگر میں اس معصوم لڑکی کو بھی ذلیل نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔مجھے کچھ وقت

دو۔۔۔میں بہت مجبور ہوں۔۔۔اگر تم عورت ذات کبھی ہماری جگہ پر آکر دیکھو تو جانو ہم تم سے زیادہ مجبور ہوتے ہیں رشتوں میں توازن بناتے بناتے ہم سب کی نظروں میں مجرم بن جاتے ہیں"

ہادی سر پکڑے بنا اسے دیکھے بول رہا تھا وہ واقعی بہت مجبور لگ رہا تھا

ہانی کو اپنا رویہ زیادہ جذباتی لگا تھا وہ اب ہادی کو منا رہی تھی

دونوں ڈنر کرنے باہر آئے تھے

ہادی نے بہت کم کھایا تھا وہ بس زیادہ کھانے کی ایکٹنگ کرتا رہا اسے چونکہ رابی کے ساتھ بھی تو کھانا کھانا تھا

ہانی کے ساتھ کھانا کھا کر وہ اسے دوائی دے کے جلدی واپس آنے کا کہہ کر رابی کے پاس آیا تھا جو اب بلکل تیار کھڑی تھی وہ کافی خوش اور پر سکون لگ رہی تھی اور حسین تو وہ تھی ہی۔۔۔

"کیسی لگ رہی ہوں فرینڈ؟؟؟"

رابی کسی ماڈل کی طرح ادا سے کھڑی ہو کر بولی تھی

"کمال است۔۔۔۔۔۔۔۔واللہ۔۔۔"

ہادی نے باقاعدہ ہاتھ سے اشارہ کر کے ٹھر کی انداز سے کہا تھا

"مجھ سے دوستی کرو گی؟؟؟"

وہ قہقہہ لگا کر بولا تھا

"نہیں۔۔۔میری امی نے مجھے منع کیا ہے چھچھورے لڑکوں سے دوستی کرنے سے، اب چلیں ہادی میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا"

"نمبر ہی دے دو، رات کو مسڈ کال کروں گا ھاھاھاھا۔۔۔"

ہادی پیٹ پکڑ کر ھنسا تھا رابی بھی لوٹ پوٹ ہوئی تھی

"ہادی تو آپ نے بھی یہ کام کیے ہیں؟؟ ٹو بیڈ۔۔۔۔"

رابی نے ہادی کے ہاتھ پر ہاتھ مار کر افسوس کیا تھا

"ارے نہیں۔۔یار۔۔ مگر سب پتا ہے مجھے۔۔۔"

ہادی آنکھ مار کر کھل کر ھنسا تھا

وہ دونوں ہنستے مسکراتے کھانے کی ٹیبل پر آئے تھے ویٹر نے حیرانی سے ہادی کو ایک بار پھر بہت توجہ سے مینیو کارڈ پڑھتے دیکھا تھا

اس بار ہادی نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا تھا

لفظ "دوستی" نے دونوں میں بہت خوشگوار تعلق بنا دیا تھا

"ہادی۔۔۔کہیں گھومنے چلیں؟؟؟"

کھانے کے بعد ٹیبل سے اٹھتے ہوئے رابی نے کہا تھا

"نہیں دوست ابھی ایک کام سے جارہاہوں صبح آؤں گا تمہیں کمرے میں چھوڑ کر بس نکلنے لگاہوں"

وہ موبائل پر وقت دیکھ کر بولا تھا جس پر رابی کو اداسی ہوئی تھی مگر وہ خاموش رہی

وہ اسے کمرے میں چھوڑ کر ہانی کے پاس آیا تھا جو اس کے انتظار میں ہلکان ہو رہی تھی

آخر اس کا انتظار ختم ہوا تھا۔۔۔

دوسری طرف رابی شیشے میں کھڑی خود کو دیکھ رہی تھی وہ اپنے خوبصورت لگنے اور ہادی کے اس طرح اسے نظر انداز کر کے جانے پر تھوڑی حیران تھی۔۔۔

کچھ تھا جو اس کو سوچنے پر مجبور کر رہا تھا

آج شاید پہلی بار اسے زوہیب کی یاد نہیں آئی تھی وہ ہادی کے ساتھ گزرے دوستی کے ہلکے پھلکے پلوں کو سوچتے ہوئے سو چکی تھی۔۔۔

ایک نئے احساس کا آغاز ہوا تھا۔۔۔

دنیا کا خوبصورت احساس۔۔۔

دوستی۔۔۔۔

_************

ہادی اور ہانی کے درمیان اس آنکھ مچولی کے کھیل کو پچیس دن ہونے کو تھے اس دوران ہادی ایک بار بھی رابی کے ساتھ رات میں نہیں رکا تھا وہ روز ایک نیا بہانہ بناتا اور ہانی کے پاس چلا جاتا۔۔۔

ہاں مگر وہ دوست ہونے کا فرض بہت اچھے سے نبھا رہا تھا وہ دن میں اسے گھمانے بھی لے جایا کرتا اسے اس کی پسند کی چاٹ بھی کھلاتا وہ اتنے میں ہی خوش تھی۔۔۔اس پورے عرصہ میں اس کا دل ہادی کے ساتھ پرجوش تھا اس نے زوہیب کی یاد کو بہت آسانی سے جھٹکا تھا۔۔۔

گھر والوں کا فون آتا وہ بھی رابی کی طرف سے پرسکون تھے اس کا ثبوت یہ تھا کہ اس نے کسی سے بھی زوہیب کے متعلق کچھ بھی نہیں پوچھا تھا۔۔۔

کیا واقعی اپنے دل کی پہلی دھڑکن کی آواز بھلا دینا اتنا آسان ہوتا ہے؟؟؟؟

"نہیں۔۔۔۔۔بلکل نہیں۔۔۔۔۔محبت مرتے دم تک کسی خوشبو کی طرح دل میں مہکتی ہے۔۔۔۔۔موسم ہو یا کوئی پرانا گانا۔۔۔۔انسان ماضی میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔وہ لمحے۔۔۔۔وہ باتیں۔۔۔۔وہ قسمیں۔۔۔وہ وعدے۔۔۔۔وہ چھپ چھپ کر ملنا ملانا سب حال سے زیادہ صاف نظر آنے لگتا ہے۔۔۔انسان اس ماضی میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ اپنے آج پر شک ہونے لگتا ہے۔۔۔۔"

مگر رابی خود کو ابھی تک دھوکہ دینے میں کامیاب ہوئی تھی

"آج اتنے دن ہو گئے ہیں میں نے آپ کو یاد نہیں کیا زوہیب"

وہ انگلیوں پر دن گن کر خود سے مخاطب ہوئی تھی "میں آپ کو بھلادوں گی ایک دن ایسا ضرور آئے گا میں اپ کو بس یہ کر کے ہی دکھاؤں گی"

وعدہ خود سے کیا جارہا تھا

"ہادی آج پورے چار دن بعد واپس آرہے ہیں ایسا کرتی ہوں کچھ خاص تیار ہوتی ہوں آج"

وہ خوشی سے کپڑے نکالنے اٹھی تھی

وہ بلیک ساڑھی پہنے ناقابل بیان حد تک خوبصورت لگ رہی تھی

ایک نظر خود پر ڈال کر اب وہ ہادی کا نمبر ملا رہی تھی

"لگتا ہے ڈرائیو کر رہے ہیں۔۔۔ چلو تب تک گرما گرم چائے پی لیتی ہوں ہال میں جا کر ویسے بھی موسم کافی زبردست ہے۔۔۔ آج ہادی سے کہوں گی مجھے مری لے کر چلیں جتنی آج یہاں بارش ہو رہی ہے وہاں ضرور سنو فالنگ ہو رہی ہو گی"

وہ انہی سوچوں میں مگن ہال میں آئی تھی جہاں معمول سے زیادہ گہما گہمی تھی

وہ چائے کا آرڈر دے کر بیٹھ گئی تھی جب ایک دم سے ہال میں موجود گہما گہمی میں اضافہ ہوا تھا ارابی جو ہادی کو فون کر کے موبائل کان سے لگا کر بیٹھی تھی اس صورتحال پر وہ بھی مین ڈور کی طرف متوجہ ہوئی تھی جہاں سے تین بندے بھاگتے ہوئے سٹریچر لے کر کمروں کی طرف گئے تھے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"مسز ہادی بیہوش ہو گئی ہیں ہر کوشش کے باوجود ہوش میں نہیں آ رہی ہادی صاحب رات بھی ان کو ڈاکٹر کے پاس لے کر گئے تھے تب بہتر ہو گئی تھیں اب پھر طبیعت بگڑ گئی ہے"

"وہ کروڑ پتی ہادی؟؟؟ جو دو دو خوبصورت لڑکیوں کو دولت کے زور پر دبا کر بیٹھا ہے؟؟"

پاس کھڑے ویٹر نے ازلی خباثت سے دوسرے کو کہا تھا

"ہاں وہی۔۔۔یار خود بھی بہت خوبصورت مرد ہے وہ شاندار آدمی۔۔۔۔دولت کے بغیر بھی وہ حسینائیں بہت آسانی سے اس کے جال میں پھنس سکتی تھیں۔۔۔زندگی تو آج کی تاریخ میں ایک وہ ہی جی رہا ہے۔۔۔"

دونوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر کھسیانی ہنسی ہنسے تھے

رابی کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گر چکا تھا آنسو گلے میں اٹک گئے تھے

"یار روم میں ہی رہا کرو وہیں کھانا منگوایا کرو میں نہیں چاہتا کہ میری حسین بیوی کو میرے علاوہ کوئی دیکھے"

ہادی کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی

وہ چہرے پر ہاتھ پھیرتی نیچے سے موبائل اٹھا کر لمبے لمبے سانس لیتی بیٹھ گئی تھی

"میڈم آپ کی چائے"

ویٹر کی آواز پر اس نے نظریں اٹھائی تھی جس سے سامنے کا منظر اسے صاف نظر آیا تھا

ایک لڑکی سٹریچر پر بیہوش پڑی تھی ہادی بوکھلایا ہوا تیزی سے مدد گار لڑکوں کے ہمراہ اسے باہر لے کر جا رہا تھا

یہ منظر دیکھ کر رابی کا سر چکرایا تھا اس کے بعد کیا ہوا اسے یاد نہیں

جب وہ ہوش میں آئی تو وہ اپنے کمرے میں اکیلی لیٹی تھی کچھ وقت بعد ایک لڑکی اس کے پاس آئی تھی

"اب آپ کیسی ہیں مسز ہادی ؟؟؟"

اس نے مسکرا کر پوچھا تھا

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی اس نے موبائل پر ہادی کا نمبر ملایا تھا

"ہیلو سر اپ کو وائف ہوش میں آچکی ہیں، جی۔۔جی۔۔میں آپ کی بات کرواتی ہوں"

وہ رابی کے پاس آئی تھی

"نہیں کرنی بات میں نے ان کو بتادیں"

وہ بھرائی آواز میں بولی تھی

ہادی جو کہ اس کی بات سن چکا تھا کال کاٹ چکا تھا وہ لڑکی بھی فلحال باہر چلی گئی تھی

"یہ کیا ہو گیا میرے ساتھ ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

"اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔آپ نے زوہیب کو میری قسمت میں نہیں لکھا میں نے شکوہ نہیں کیا۔۔۔۔میں ۔۔۔۔میں نے ہادی کو۔۔۔۔۔دل سے قبول کیا۔۔۔پھر اب یہ سوتن؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ دھاڑے مار مار کر رو رہی تھی اس نے بیڈ پر موجود ہر چیز اٹھا کر نیچے پھینک دی تھی

"کیسے برداشت کروں اتنا بڑا دھوکا یا اللہ؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

وہ کھڑی ہو کر چیخی تھی جس سے

سر ایک بار پھر بری طرح چکرایا تھا وہ ایک بار پھر بیہوش ہوئی تھی

جب وہ ہوش میں آئی تو وہ ایک ہسپتال میں تھی اس کے ہوش میں آتے ہی نرس نے ہادی کو اندر بلایا تھا

"رابی۔۔۔۔تم اب کیسی ہو؟؟؟"

ہادی اس کے ہاتھ پکڑنے کے لئے آگے بڑھا تھا جس پر رابی نے منہ دوسری طرف پھیرا تھا

"مجھے اپنی امی کے گھر جانا ہے میں آپ کے ساتھ نہیں رہ سکتی"

وہ روتے ہوئے بولی تھی

"ایسے مت کہو رابی۔۔۔۔تم تو میری دوست ہو نا؟؟؟تم اپنے دوست کو کیسے چھوڑ سکتی ہو؟؟؟"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اگر آپ مجھے اپنی دوست سمجھتے تو مجھے ضرور اس لڑکی کے ساتھ اپنے رشتے کے متعلق بتاتے
۔۔۔مجھ سے چھپاتے نہیں"

"آپ نے تو مجھے دوستی کے رشتے میں بھی دغا دیا ہے، شوہر تو کبھی اپ بنے ہی نہیں"

رابی کے رونے میں شدت آئی تھی

"میں تمہیں سب بتادوں گا رابی پلیز تم خود کو ایسے تکلیف مت دو،"

ہادی اس کے پاس بیڈ پر ہی بیٹھ گیا تھا جبکہ وہ منہ موڑے رو رہی تھی

"مجھے امی سے بات کرنی ہے مجھے گھر جانا ہے"

رابی نے آنسو صاف کرتے ہوئے بیٹھ کے کہا تھا

"میں نے فلحال تمہارے اس کزن کو بلایا ہے ایک وہ ہی ہے جو تمہارے گھر پر ساری بات سنبھال سکتا ہے۔۔۔وقارا بھی نا سمجھ ہے۔۔۔اور آنٹی انکل۔۔۔۔جس پوزیشن پر ہیں۔۔۔ان سے تمہارا رونا برداشت نہیں ہو گا۔۔۔۔اور۔۔۔میں۔۔۔میں رابی تمہیں کسی قیمت پر کھونا نہیں چاہتا"

ہادی نے رابی کے کندھوں پر اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھ کر نم آنکھوں سے کہا تھا

"اچھا۔۔اور وہ بیچاری لڑکی ؟؟؟؟وہ؟؟؟"

رابی کی آنکھیں غصے سے لال ہوئی تھیں

"میں۔۔۔اسے بھی نہیں چھوڑ سکتا رابی اس کا میرے علاوہ اس دنیا میں کوئی نہیں ہے۔۔۔ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں"

یہ بات سن کر رابی پھیکی ہنسی مسکرائی تھی۔۔۔۔

وہ کچھ کہنے کو تھی جب زوہیب وہاں آیا تھا ایسا لگ رہا تھا وہ بھاگتا ہوا آیا ہے اس کی سانس پھول رہی تھی

"گڑیا تم ٹھیک ہو نا؟؟؟؟؟"

زوہیب رابی کے پاس آ کر تیزی سے بولا تھا جس پر رابی کے خشک آنسو تیزی سے بہنا شروع ہو گئے تھے

"زوہیب۔۔۔۔مجھے۔۔۔اموں کے پاس لے جائیں"

رابی منہ پر ہاتھ رکھ کر بری طرح رو دی تھی

اتنے میں کمرے میں ڈاکٹر آئی تھی

"مسٹر ہادی یہ میڈیسن یوز کروائے اپنی مسز کو ان کا بی پی پروپر مانیٹر کریں۔۔۔یہ اس طرح دوبارہ بڑھا تو مسلہ بن سکتا ہے۔۔۔ان کی ڈائیٹ پر خاص توجہ دیں باقی سب ٹھیک ہے"

وہ رابی کی رپورٹس اور سلپ پکڑا کر باہر نکل گئی تھی

"چلو گڑیا"

زوہیب نے ہادی سے کوئی بھی بات نہیں کی تھی شادی والی بات وہ فون پر ہی جان چکا تھا

"میں تمہیں جلد ہی لینے آؤں گا رابی"

ہادی نے رابی کا ہاتھ پکڑ کر کہا تھا

"طلاق"

"طلاق بھیج دیجیے گا، میں واپس نہیں آؤں گی"

رابی نے وثوق سے کہا تھا

"زوہیب میری بیوی اور بچے کا خیال رکھنا میں تمہیں امانت سونپ رہا ہوں"

ہادی رابی کی رپورٹس زوہیب کو تھما کر بولا تھا

"میں اس کی میڈیسن گھر دے جاؤں گا تم ابھی اسے لے جاؤ"

ہادی نے رابی کو خود سے لگا کر اس کا ماتھا چوما اور تیزی سے نکل گیا

رابی ہادی کی بات سن کر واپس بیڈ پر بیٹھ گئی تھی وہ بے بسی سے زوہیب کو دیکھ رہی تھی

وہ اپنے پیٹ پر ہاتھ رکھ کر پھر سے رو دی تھی

"یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے؟؟؟؟؟؟؟"

"چلو رابی۔۔۔سب ٹھیک ہو جائے گا چلو گھر چلتے ہیں"

زوہیب نے اپنے مخصوص انداز میں گلاسز ٹھیک کیئے اور رابی کو سہارہ دے کر کمرے سے باہر لے آیا

۔۔۔

۔ * * * * * * * * * * * *

جیسے ہی ہانی کی طبیعت سنبھلی ہادی ہانی کو واپس ہوٹل لایا تھا

"ہانی میں بہت زیادہ تھک گیا ہوں"

ہادی سر پکڑے پریشانی سے بولا تھا

"ہادی۔۔۔میں۔۔۔بس اتنا چاہتی ہوں کہ آپ رابی سے کبھی بھی کوئی ازدواجی تعلق نا بنائے۔۔۔باقی۔۔۔مجھے کوئی مسئلہ نہیں اس سے۔۔۔"

ہانی خود غرضی سے بولی تھی

"یار۔۔۔بیوی ہے وہ میری۔۔۔۔چاہے زبردستی کی ہی مگر۔۔۔۔۔تم خود عورت ہو کر ایک عورت کے لئے ایسا کیسے سوچ سکتی ہو؟؟؟؟؟"

ہادی افسوس اور غصے کے ملے جھلے تاثرات لئے بول رہا تھا

"بس۔۔۔یہ آپ نہیں سمجھیں گے ہادی۔۔۔آپ یہ سمجھ سکتے تو اللہ عورت کو بھی ایک وقت میں چار شوہروں کی اجازت دے دیتا۔۔۔۔"

"چلو ٹھیک ہے ہانی ڈاکٹر نے تمہیں مکمل ریسٹ اور پر سکون رہنے کا کہا ہے تم سو جاؤ۔۔۔۔مہینہ ہونے والا ہے میں نے تمہارے لئے فلحال الگ گھر کا انتظام بھی کرنا ہے۔۔۔پھر رابی کو لے کر لاہور ۔۔۔۔ہاں تمہیں بتانا بھول گیا۔۔رابی کو لاہور بھجوا چکا ہوں۔۔۔کل جب تمہاری طبیعت بگڑی تھی اور میں تمہیں لے کر جا رہا تھا اس نے سب دیکھ لیا تھا۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔وہ۔۔۔مجھے چھوڑ کر چلی گئی ہے۔۔۔۔سمجھ نہیں آتی ماں کو کیا جواب دوں گا۔۔۔"

"بری طرح پھنس گیا ہوں۔۔۔نا تم خوش ہوتی ہو۔۔۔۔اور وہ۔۔۔۔۔الگ چلی گئی ہے۔۔۔ماں کو جب سب پتہ چلے گا تو ان کی طبیعت الگ سے بگڑے گی۔۔۔افف میرے خدایا۔۔۔۔۔۔میں تو کبھی کسی رشتے میں نا

Bانصاف نہیں ہوا پھر آج میں اس طرح اکیلا کیوں رہ گیا ہوں؟؟؟؟؟"

ہادی بیڈ سے اٹھ کر اب دور صوفہ پر جا بیٹھا تھا

وہ دونوں پاؤں اوپر صوفے پر رکھ کر اپنا سر گھٹنوں میں دے کر بیٹھ گیا تھا

"ہادی۔۔۔ آپ ماں سے بات کر کے چھوڑ دیں نارابی کو۔۔۔بس پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔وہ آپ کی ماں ہیں آخر ایک انجان لڑکی کی خاطر آپ کو چھوڑ تھوڑی دیں گی؟؟"

ہانی نے مسئلے کا حل نکالا تھا

"یار اسے چھوڑنا اتنا آسان نہیں ہے۔۔۔۔۔"

ہادی نے تھکا سا جواب دیا تھا

"مطلب؟؟؟؟آپ نے وعدہ نہیں نبھایا اپنا؟؟؟؟"

ہانی چیخی تھی

"ارے ہر وقت تو تمہارے ساتھ ہوتا تھا پھر اس سوال کی کیا تک بنتی ہے؟؟؟؟"

ہادی ہانی کے پاس آیا تھا

"یاد رکھیں اگر تو ایسا نا ہوا تو میں۔۔۔میں آپ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھوڑ جاؤں گی۔۔۔آپ کا کوئی ڈاکٹر۔۔۔کوئی ہقسپیٹل مجھے روک نہیں پائے گا اس بار"

وہ ہادی کو پیچھے دھکیل کر نفرت سے بولی تھی

ہادی کے سامنے ایک نئی مشکل سر اٹھا کر شان سے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے ہمارے بیچ ہانی میری جان۔۔۔چلو میرے پاس آؤ"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہانی نیم پاگل لگ رہی تھی اس کی جنونیت آپ اس کے چہرے پر واضح طور پر عیاں تھی

۔"*********

"رابی میری بچی۔۔۔۔تم ملک سے باہر گئی ہی نہیں اور ہمیں بتایا تک نہیں؟؟؟؟؟؟ پتہ نہیں اور کیا کیا سہتی رہی۔۔۔۔"

پروین بیگم رابی کے پاس بیٹھی بار بار اسے گلے سے لگا کر پھر سے رونے لگ جاتیں۔۔۔

"اموں۔۔۔زوہیب مجھ سے ملے تھے میں نے سوچا آپ کو بتا دیا ہو گا"

رابی کروٹ بدل کر لیٹ گئی تھی

"زوہیب بیٹا تم جانتے تھے سب پھر ہمیں کیوں اندھیرے میں رکھا؟؟؟؟"

شفیق صاحب ٹوٹے ہوئے لہجے میں آنکھیں ملتے گویا ہوئے تھے وہ بھی نازو پلی اکلوتی بیٹی کی بربادی پر آبدیدہ تھے

"چاچو میں نے سوچا میاں بیوی کا معاملہ ہے اس میں ہمارا پڑنا مناسب نہیں۔۔۔اور تب گڑیا بھی اس فیصلے میں ہادی کے ساتھ شامل تھی"

زوہیب شرمندہ سا بولا تھا

"بہر حال اب میری بیٹی مزید ایک لمحہ بھی اس شخص کے ساتھ نہیں گزارے گی میں کل ہی خلع نامہ تیار کرواتا ہوں وہ امیر ہیں تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں کہ میری بیٹی خرید سکتے ہیں وہ۔۔۔میری بیٹی بہت انمول ہے ایسے اس شخص کا کھلونا نہیں بننے دوں گا۔۔۔رابی کا باپ ابھی زندہ ہے"

شفیق صاحب اب خود کو رونے سے روک نہیں سکے تھے پروین بیگم اٹھ کر ان کے پاس بیٹھ گئی تھیں وہ بھی رو رہی تھیں

"آپ کی طبیعت بگڑ جائے گی۔۔۔۔ایسے اپنا دل تھوڑا مت کریں۔۔۔"

وہ دوپٹہ منہ پر رکھ کر رو کر بولی تھیں

"زوہیب تم ابھی کال ملاؤ وکیل کو میں ابھی کے ابھی بات ختم کروں گا کل کا انتظار نہیں ہو گا مجھ سے"

شفیق صاحب آنسو پونچھ کر بولے تھے

"ارے ایسے کیسے رابی کے ابا ؟؟؟ آپ کی بیٹی امید سے ہے۔۔۔۔ہم کچھ نہیں کر سکتے۔۔۔"

اس بات پر وہ مزید رو دی تھیں

"امید سے ہے تو کیا؟؟؟ تم کل ہی جا کر ختم کروا دو یہ بچہ۔۔۔۔اس دھوکے باز کا بچہ نہیں پیدا کرے گی میری معصوم بیٹی۔۔۔"

شفیق صاحب کرب سے چلا اٹھے تھے اس بات پر رابی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"نہیں ابو۔۔۔میں ایسا نہیں کر سکتی یہ قتل ہے۔۔۔اس سب میں اس معصوم کا کیا قصور جو ابھی اس دنیا میں آیا ہی نہیں۔۔۔۔"

وہ تکلیف سے چیخی تھی

"یہ میرا بھی بچہ ہے۔۔۔میری جائز پہلی اولاد۔۔۔۔میں اسے ضرور پیدا کروں گی، مگر یہ طے ہے میں ہادی سے الگ ہو جاؤں گی، اس نے میرا اعتبار۔۔۔۔ایک دوست ہونے کا مان۔۔۔سب پاش پاش کر دیا۔۔میں۔۔۔۔اپنے ہاتھ سے اس کی شادی اس کی محبت سے کروا دیتی۔۔۔۔وہ۔۔۔وہ بس ایک بار دوست بن کر مجھ سے سچ تو کہتا۔۔۔"

رابی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"اتنا آسان نہیں ہوتا رابی۔۔۔شوہر کو دوسری عورت میسر کرنا۔۔۔تم تب بھی اسے چھوڑ دیتی۔۔۔"

ماں نے اس کو اپنے ساتھ لگا کر سہلایا تھا

"میں اس اذیت سے پل پل گزری ہوں اموں۔۔۔۔میں اسے اس اذیت سے آزاد کر دیتی اموں۔۔۔۔قسم سے۔۔۔شاید اسی سے میری اذیت کم ہو جاتی۔۔۔"

وہ زوہیب کی طرف شکایتی نظروں سے دیکھ کر بولی تھی جس پر زوہیب نے ہڑبڑا کر سب کی طرف دیکھا تھا مگر سب رابی کے لئے اس قدر پریشان تھے کہ کسی نے اس کی بات پر خاص توجہ نہیں دی تھی شفیق صاحب، وقار اور زوہیب کمرے سے چلے گئے تھے

"بیٹا۔۔۔باپ کی بات مان لو۔۔۔۔بچے سے خود کو آزاد کرو اور اپنے بارے میں کچھ سوچو۔۔۔تم کیا اب باقی کی زندگی اس کی اولاد کے لئے وقف کرو گی؟؟؟؟؟"

پروین بیگم بیٹی کی محبت میں خود غرضی سے گویا ہوئی تھیں

"اب اس بات کا کیا مطلب ہے اموں؟؟؟؟"

رابی نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری تھی

"میں زوہیب کو منالوں گی تمہارے لئے۔۔۔۔میں مزید تمہیں اس طرح ویران نہیں دیکھ سکتی۔۔۔مطلب صاف ہے میرا۔۔۔"

آج جب پہلی بار رابی کو اپنی محبت کو پانے کی امید نظر آئی تھی مگر دل اس بات پر پوری طرح خوش نہیں ہوا تھا

اس سے پہلے کہ کوئی جواب دیتی اس کا فون بجنا شروع ہوا تھا

"اموں ان کو بتادیں میں نے نہیں کرنی ان سے بات"

وہ ہادی کا نمبر دیکھ کر غصے سے ماں کو فون تھما کر بولی تھی

"وعلیکم السلام"

"میری بیٹی نے تم سے کوئی بھی بات نہیں کرنی چھوڑ دو اس کا پیچھا"

پروین بیگم نے کال اٹھا کر دکھ بھری آواز میں کہا تھا

"آنٹی پلیز فون رابی کو دیں وقت کم ہے"

دوسری طرف التجاء ہی التجاء تھی

"بیٹا کر لو بات کہہ رہا ہے کوئی ضروری بات ہے"

پروین بیگم اس کی درخواست پر نرم پڑی تھیں

"جی میں سن رہی ہوں"

رابی کا لہجہ اور آواز سراسر جان چھڑانے والی تھی

"ماں کو سیریس ہارٹ اٹیک آیا ہے ان کی حالت تشویشناک بتائی ہے ابھی میری ڈاکٹر سے بات ہوئی ہے میں اسلام آباد ہوٹل سے چیک اوٹ کر کے لاہور کے راستے پر ہوں۔۔۔بس لاہور میں داخل ہو رہا ہوں آدھے گھنٹے تک تمہارے پاس آرہا ہوں تم تیار رہو"

ہادی کی آواز سے اس کی تکلیف کا اندازہ رابی کو بخوبی ہوا تھا وہ خود بھی بہت پریشان ہو گئی تھی

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"آپ پریشان مت ہو۔۔۔اللہ بہتر کرے گا ہادی۔۔۔ماں کو کچھ بھی نہیں ہو گا۔۔۔میں آپ کا ویٹ کر رہی ہوں"

رابی نے بات مکمل کر کے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا پروین بیگم جو ساری بات سن چکی تھیں وہ بھی پریشان ہو گئی تھیں

"تم منہ ہاتھ دھو لو بیٹا کپڑے نکالتی ہوں میں تمہارے"

رابی نے اس بات پر فوری عمل کیا تھا وہ تیار ہو کر ڈرائنگ روم میں آ کر بیٹھی تھی جہاں شفیق صاحب اور زوہیب سر پکڑے اس مسئلے پر پریشان بیٹھے تھے

اتنے میں دروازے پر ہارن کی آواز سنائی دی تھی وقار نے جا کر دروازہ کھولا اور ہادی کے آنے کی اطلاع دی

شفیق صاحب جو کہ اس کے آنے کی وجہ سے انجان تھے وہ غصے سے دانت پسنے لگے تھے غصے نے ان کے ناتواں بوڑھے وجود پر کپکپی طاری کر دی تھی

"آپ بیٹھ جائیں چاچا میں خود دیکھتا ہوں اس دھوکے باز کو"

زوہیب کو بھی تاؤ آیا تھا وہ برہم ہوتا ہوا کھڑا ہوا تھا رابی بھی کھڑی ہوئی تھی

"میں نے بلایا ہے ان کو ابو۔۔۔ان کی امی کی طبیعت خراب ہے"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"تو تمہیں کیا ضرورت ہے ابھی بھی رشتہ داریاں نبھانے کی گڑیا؟؟؟"

زوہیب نے پلٹ کر فوراً کہا تھا

"میں ابھی بھی ہادی کی بیوی ہوں زوہیب۔۔۔اس بچے کا باپ بھی وہ ہی ہے۔۔۔اور دوسری بات ان کی امی نے ہمیشہ مجھے میری اپنی اموں سے زیادہ محبت دی ہے وہ مجھے ان کے ساتھ نہیں دیکھیں گی تو ان کی طبیعت اور بھی بگڑے گی۔۔۔اور میں کم از کم ایک ماں سے اپنی تکلیف کا حساب نہیں لے سکتی۔۔۔"

زوہیب اس نئی گڑیا کو دیکھ کر سٹپٹا گیا تھا

"ابو میں جاؤں؟؟؟؟"

"جی۔۔۔۔مگر زوہیب کو بھی ساتھ لے جاؤ۔۔۔یہ تمہیں واپس لے آئے گا"

شفیق صاحب نے دونوں کو جانے کا اشارہ کیا تھا

رابی پیچھے اور زوہیب ہادی کے ساتھ آگے بیٹھ گیا تھا

"اللّٰہ خیر کرے گا یار۔،۔تم حوصلہ رکھو۔۔۔۔"

زوہیب نے ہادی کی حالت دیکھ کر بے اختیار کہا تھا جس پر ہادی نے نم ہوتی آنکھیں صاف کی تھیں

ہادی کی آنکھیں بری طرح لال ہو رہی تھیں وہ لوگ ہسپتال پہنچے تو ہادی نے رابی کا ہاتھ پکڑا اور آئی سی یو کی طرف لے کر بھاگا۔۔۔۔ جس حق سے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس قدم سے قدم ملا کر چلی تھی زوہیب کو وہ سب ذرا بھی اچھا نہیں لگا تھا وہ سب اسے بری طرح بے چین کر گیا تھا۔۔۔زوہیب رابی کو اس کے ساتھ جاتا دیکھ کر آج پہلی بار تکلیف محسوس کر رہا تھا۔۔۔ آج پہلی بار وہ اسے خود سے دور ہوتی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"آپ اندر چلیں جائیں وہ کب سے آپ دونوں کی منتظر ہیں"

نرس نے ان کو دیکھتے ہی کہا تھا وہ دونوں تیزی سے اندر گئے تھے جہاں ان کو بہت سی برقی مشینوں میں جکڑا ہوا تھا

ان دونوں کو دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں چمک اور ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی

"ماں۔۔۔۔ یہ سب کیسے ہوا؟؟؟ آپ کی طبیعت کب سے خراب تھی آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں ؟؟؟"

ہادی نے روتے ہوئے ماں کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہا تھا

صبیحہ بیگم نے رابی کے چہرے کو اپنا ہاتھ ہادی کے ہاتھ سے نکال کر چھوا تھا

"میری بچی۔۔۔ تم خوش ہو نا ہادی کے ساتھ ؟؟"

وہ اکسیجن ماسک ہٹا کر بہت مشکل سے بولی تھیں جس پر رابی نے روتے ہوئے سر ہلا دیا تھا

"آپ بس جلدی سے ٹھیک ہو جائیں ماں۔۔۔"

رابی نے ان کا ہاتھ چوم کر روتے روتے کہا تھا

"ہادی۔۔۔تم خوش ہو رابی کے ساتھ ؟؟؟"

وہ ہادی کی طرف متوجہ ہوئی تھیں

"جی ماں۔۔۔رابی ایک بہترین دوست اور ایک بہترین بیوی ہے.....میں بہت خوش ہوں

۔۔۔آپ بس گھر آ جائیں...بس۔۔۔اور آپ کے بغیر نہیں رہ سکتا میں۔۔۔"

"ہادی کا کوئی بھی نہیں آپ کے سوا ماں۔۔۔آپ کو پتہ ہے نا؟؟؟پلیز۔۔۔جلدی سے ٹھیک ہو جائیں

یہ سب مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔"

ہادی تڑپ کر کیسی چند سال کے بچے کی طرح ضد کر کے رو رہا تھا

وہ بار بار ماں سے فوراً ٹھیک ہونے کی ضد کرتا اور پہلے سے زیادہ شدت سے رونے لگتا رابی اس ہادی کو پہلی بار دیکھ رہی تھی جو اس کا شوہر ہادی بلکل نہیں تھا۔۔۔یہ تو بس ایک بچہ تھا جس کی ماں زندگی اور موت کی کشمکش میں تھی اور وہ اسے کسی بھی قیمت پر بچانا چاہتا تھا

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رابی کو اس معصوم ضدی بچے پر جی جان سے پیار آیا تھا اس نے غیر ارادی طور پر اٹھ کر ہادی کو گلے لگایا تھا جس پر وہ اور شدت سے رونے لگا تھا

"ماں آپ دادی بننے والی ہیں"

رابی نے ہادی سے خود کو الگ کر کے صبیحہ بیگم کا ہاتھ اپنے پیٹ پر رکھ کر روتے ہوئے کہا تھا جس پر صبیحہ بیگم اس تکلیف میں بھی کھل اٹھی تھیں انہوں نے رابی کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا تھا پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا چہرہ پکڑ کر جا بجا چوما تھا

"میرے ہادی کا بچہ۔۔۔"

وہ اب رابی کے پیٹ پر ہاتھ پھیر کر اپنا ہاتھ چوم رہی تھیں

"رابی۔۔۔ تم ہادی کا بہت خیال رکھنا۔۔۔۔ اسے کبھی تنہا مت ہونے دینا۔۔۔۔میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں ۔۔۔۔۔۔۔۔نے۔۔۔۔۔۔۔۔بہت۔۔۔۔۔۔۔۔۔تکلیفوں۔۔۔۔۔ں ں۔۔۔۔۔سے اسے بن باپ کے ۔۔۔۔۔پا۔۔۔۔۔۔۔۔۔لا۔۔۔۔۔۔۔ہ۔۔۔۔۔۔ہے۔۔۔۔۔۔"

الفاظ اب ٹوٹ رہے تھے وہ رو رہی تھیں

مشین کی بیپ بجنا شروع ہوئی تھی جس پر ڈاکٹر فوری طور پر بھاگ کر آ گئے تھے ان دونوں کو زبردستی باہر نکال دیا گیا تھا

صبیحہ بیگم کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔۔۔کچھ لمحے لگے تھے۔۔۔۔ہاں کچھ لمحے۔۔۔۔وہ زندگی کی جنگ ہار چکی تھیں۔۔۔۔

"سوری۔۔"

ٹکا سا جواب دے کر ڈاکٹر اپنا فرض ادا کر کے جا چکا تھا

"نہیں۔۔۔۔نہیں۔۔۔میری ماں میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتی رابی۔۔۔وہ تو میرا آخری اثاثہ تھیں۔۔۔۔وہ اتنا بڑا دھوکا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟وہ جانتی ہیں میں ان کے بغیر نہیں جی سکتا۔۔۔۔۔۔۔وہ ۔۔۔۔۔۔۔نہیں سکتیں۔۔۔۔"

ہادی کی حالت غیر ہو رہی تھی رابی کے لئے اس کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا

وہ کبھی اپنا سر اور کبھی اپنے ہاتھوں کے مکے بنا کر دیوار پر افسوس سے مارتا۔۔۔۔

زوہیب جو دور بیٹھا تھا ہادی کے شور پر وہاں آیا تھا

"ہادی ایسے مت کریں۔۔۔۔میں آپ کو ایسے نہیں دیکھ سکتی پلیز۔۔۔"

رابی ہادی کو زبردستی خود سے لگا کر روتے ہوئے بول رہی تھی

ہادی تکلیف سے بیہوش ہو چکا تھا

"ہادی؟؟؟؟؟؟؟"

رابی کچھ اور سمجھ کر چیخی تھی

"ہادی۔۔۔بات کریں مجھ سے۔۔۔زوہیب دیکھیں۔۔۔ڈاکٹر؟؟؟؟ڈاکٹر؟؟؟؟میرے ہسبنڈ کو دیکھیں پلیز۔۔۔یہ بول کیوں نہیں رہے؟؟؟"

وہ بھاگ کر ڈاکٹر کے کیبن میں آئی تھی ڈاکٹر ان کے ہمراہ آئے تھے

ہادی کو فوراً طور ایمرجنسی روم میں شفٹ کر کے ٹریٹمنٹ دیا گیا تھا

"شدید ذہنی صدمے سے یہ بیہوش ہو گئے ہیں کچھ وقت لگے گا یہ بلکل ٹھیک ہو جائیں گے مسز ہادی آپ ہمت کریں"

ڈاکٹر نے ہادی کا ہاتھ پکڑ کر لگاتار روتی رابی کو حوصلہ دیا تھا

زوہیب چپ چاپ یہ سب دیکھ رہا تھا

"میں انتظامات دیکھتا ہوں"

زوہیب رابی کو بتا کر باہر آ گیا تھا

_************

آج صبیحہ بیگم کو گئے تیسرا دن تھا پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا

ہانی کو پہلے دن ہی ہادی نے اطلاع دے کر بلوا لیا تھا

ہادی مردوں میں ویران سا بیٹھا ہوا تھا جہاں افسوس کرنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا ماں کی جدائی نے دو دن میں ہی اس کی کمر توڑ ڈالی تھی وہ صدیوں کا بیمار لگ رہا تھا

ہانی قران پاک پڑھنے والوں میں سپارہ پڑھ رہی تھی جبکہ رابی آنے جانے والوں کے کھانے پینے اور دیگر مَن گھڑت رسموں کی تکمیل کے انتظامات دیکھ رہی تھی

بیچ بیچ میں وہ رونے بیٹھ جاتی۔۔۔ پھر ہمت کر کے آئے گئے کو دیکھنے لگتی۔۔۔

ان تینوں دن رابی نے ہر ذمہ داری صحیح معنوں میں بیٹی اور بیوی بن کر نبھائی تھی۔۔۔

اب رات کا وقت تھا ماسوائے کچھ بہت قریبی رشتہ دار خواتین کے سب لوگ جا چکے تھے وہ سب سو رہی تھیں

ہال میں شفیق صاحب، زوہیب، پروین بیگم رابی ہانی اور ہادی موجود تھے

"ماں باپ بہت بڑی نعمت ہیں ہادی بیٹا۔۔۔ اکثر اس کی قدر اس کے چِھن جانے کے بعد ہوا کرتی ہے۔۔۔ مگر تم خوش نصیب ہو کہ تم نے ان کی زندگی میں ہی ان کی بہت قدر کی۔۔۔ اور ان کی خوشی کے لئے اپنی پسند کو قربان کر کے ہماری بیٹی سے مجبوراً شادی کی۔۔۔ مگر چونکہ تمہاری یہ مجبوری نہیں رہی تو۔۔۔۔"

طویل وقفہ۔۔۔۔

"اب جب کے سارے رسومات ادا ہو چکے۔۔۔ہم رابی کو لے کر جا رہے ہیں ہادی۔۔۔۔اور ویسے بھی تم اس غم کی گھڑی میں اکیلے نہیں۔۔۔۔تمہاری دوسری بیوی تمہارے ساتھ موجود ہے ۔۔۔۔"

ہادی نے رابی کی طرف دیکھا تھا جو سر جھکائے اپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی ہانی نے ہادی کی نظروں کا تعاقب کیا اور فوراً بولی

"جی بلکل انکل آپ اپنی بیٹی کو لے جائیں۔۔۔ہادی ان کو بہت جلد طلاق بھجوا دیں گے "

اس بات پر سب کو ہی بہت حیرانی ہوئی تھی

"میں یہ فیصلہ رابی پی چھوڑ تا ہوں۔۔۔میرے گھر کے دروازے اس کے لئے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے کھلے ہیں"

"ہر ماہ۔۔۔اس کے اخراجات بھیج دیا کروں گا۔۔۔یہ یہاں رہے۔۔۔چاہے تو وہاں آپ کے پاس ۔۔۔یہ میری ذمہ داری ہے۔۔۔آپ کو کبھی بھی میری ضرورت ہوئی آپ مجھے بتا سکتے ہیں۔۔۔"

ہادی نے آہستہ سے یہ سب کہا تھا اس پی ہانی مزید سیخ پا ہوئی تھی

"اس سب کا کیا مطلب ہے ہادی؟؟؟؟اب جب سب ختم ہو سکتا ہے اتنی آسانی سے۔۔۔۔پھر اب رابی کے گھر والوں کی موجودگی میں یہ قصہ ختم کیوں نہیں کر رہے اس کو طول دینے کا مطلب ؟؟؟؟؟"

ہانی بدلحاظی سے بولی تھی

"میں تم سے محبت کرتا ہوں ہانی یہ سچ ہے۔۔۔مگر یہ بھی سچ ہے جس طرح رابی نے میرے ماں کے آخری وقت میں ان کو خوش کیا۔۔۔۔ان کا آخری سفر آسان کیا۔۔۔اور۔۔۔۔ایک بیوی اور بہو کا فرض نبھا کر مجھے سنبھالا ہے مجھے رابی سے عقیدت ہو گئی ہے۔۔۔۔میں اسے کبھی نہیں چھوڑوں گا ۔۔۔۔ہاں اگر وہ خود مجھ سے الگ ہونا چاہے تو۔۔۔۔۔میں اس کے اس فیصلے میں عزت اور احترام کے ساتھ اس کا ساتھ دوں گا"

ہادی بنا کسی کو دیکھے نہایت شکستہ لہجے میں بولا تھا

"ہادی۔۔۔۔"

رابی اٹھ کر ہادی کے پاس آکر بیٹھی تھی

"میں جا رہی ہوں۔۔۔آپ کو ماں کی آخری بات یاد ہے نا؟؟؟آپ۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔۔اپنا بہت سا خیال رکھیں گے۔۔۔۔ماں کی خاطر؟؟؟؟"

رابی نے ایک بار پھر دوست ہونے کا فرض بخوبی نبھایا تھا وہ جاتے جاتے بھی اس کا مرہم بنی تھی۔۔۔وعدہ؟؟؟"

وہ ہادی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر حق سے بولی تھی

ہادی اس کا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں دبا کر رو دیا تھا

"ہم دوست تھے اور رہیں گے ٹھیک ہے؟؟؟"

رابی بھی ہادی کی اس بات پر سرہاں میں ہلاتی ہوئی رو دی تھی

"تم بہت اچھی دوست ہو رابی۔۔۔۔کاش میں نے تمہیں اس طرح دھوکا نہ دیا ہوتا سب بتا دیا ہوتا ۔۔۔تو آج تم سے نظریں ملانے کے قابل ہوتا۔۔۔"

"تم ماں کو بہت پسند تھی رابی۔۔۔تم بھی چلی جاؤ گی تو۔۔۔۔۔ماں زیادہ یاد آئے گی مجھے۔۔۔اس وقت تم میرے پاس ماں کی آخری نشانی ہو"

ہادی کی اس بات پر ہانی نے جھپٹ کر رابی کا ہاتھ ہادی کے ہاتھ سے نکالا تھا

"میں ہوں اپنے ہادی کے پاس تم جاسکتی ہو، ہو سکے تو کبھی فون بھی مت کرنا میرے شوہر کو تمہارے پاس یہ سب رشتے ہیں مگر میرے ہاتھ ہادی کے بغیر بلکل خالی ہیں چاہو تو خود دیکھ لو۔۔۔یہ دیکھو"

ہانی نے دونوں ہاتھ پھیلا کر روتے ہوئے کہا تھا

"بہت خوش نصیب ہو تم ہانی جسے تم چاہو اور وہ ہی انسان آپ کو بھی اتنا ہی چاہتا ہو۔۔۔ سب رشتے اپنی جگہ مگر۔۔۔ اس انسان کا ساتھ اور۔۔۔ محبت پانا بہت بڑی عطا ہوتی ہے رب کی، میری طرف سے بے فکر رہنا۔۔۔ اللہ تمہیں خوش رکھے"

"ہادی کبھی میرا نہیں تھا ہانی۔۔۔ کبھی اس کی محبت پر شک مت کرنا۔۔۔ اللہ حافظ"

رابی نے ہانی کو گلے لگایا اور زوہیب کی طرف دیکھا جو اس کے اندر کے خالی پن اور اس جملے کی وجہ جانتا تھا۔۔۔

وہ سب رابی کو لے کر گھر آ گئے تھے

_**********

بچے کی وجہ سے رابی کی اکثر طبیعت خراب رہتی اسے ہر وقت قے ہوتی وہ پورا وقت سو کر گزارتی زوہیب سے بات کا وقت بہت کم ملتا وہ اپنے کام میں مصروف رہتا دوسرا اب سب بدل گیا تھا رابی پہلے کی طرح اس سے بات کرنے کے بہانے نا بناتی ہاں مگر اب زوہیب اکثر اس سے ملنے کی کوشش کرتا مگر وہ کوئی خاص رسپانس نا کرتی۔۔۔

اس بچے نے سب بدل دیا تھا

رابی کی سوچوں کا مرکز اب صرف یہ بچہ تھا وہ بس اسی کی باتیں کرتی اور ہر وقت اس کی خریداری کرتی

اس نے لڑکا لڑکی دونوں کی بھرپور شاپنگ کر رکھی تھی

اس پورے عرصہ نے ہادی نے ایک بھاری رقم ہر ماہ رابی کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کی تھی جس کا استعمال اس نے حق سے کیا تھا۔۔۔

پورا عرصہ بڑی تیزی سے گزر رہا تھا

"اموں کب جان چھوٹے گی اس تکلیف سے آخر کیا بات ہوتی ہے آپ کی ہر بار ڈاکٹر سے میری ہر رپورٹ بھی آپ اپنے پاس ہی رکھ لیتی ہیں"

وہ پیٹ پکڑ کر ماں کے پاس کچن میں آ کر بہت مشکل سے کرسی پر بیٹھی تھی

"سب ٹھیک ہے رابی بس اب کسی بھی وقت ہسپتال جانا پڑ سکتا ہے۔۔۔ جیسے ہی طبیعت خراب ہو فورا بتانا"

پروین بیگم نے روٹی توے پر ڈال کر کہا تھا

ایسی ہی ایک شام تھی جب رابی کی طبیعت خراب ہوئی تھی ڈاکٹر کی دی ہوئی تاریخ سے تین دن پہلے ہی اس کی طبیعت بری طرح بگڑ گئی تھی اسے ایمر جنسی میں ہسپتال لایا گیا تھا

"آخر مسئلہ کیا ہے؟؟؟چھ گھنٹے ہو گئے ہیں ابھی تک اب لوگ چکر ہی کاٹ رہے ہیں؟؟؟"

پروین بیگم نرس پر غصہ ہو رہی تھیں جو بوکھلائی سی لیبر روم سے باہر آئی تھی

"پیشنٹ کے ہسبنڈ کو بلائیں ان سے اجازت نامے پر دستخط لینے ہیں جلدی کریں خون بہت بہہ چکا ہے مریض کی جان خطرے میں ہے"

نرس بم گرا کر اندر چلی گئی تھی

"شفیق صاحب نے فوراً ہادی کو فون کیا تھا اور ساری صورت حال سے آگاہ کیا تھا

"میں ادھر ہی ہوں بس ابھی آیا"

ہادی کو پانچ منٹ ہی لگے تھے وہاں آنے میں ڈاکٹر کو باہر بلایا گیا تھا

"آپ کی مسز اور آپ کے دونوں بچوں میں سے ہم صرف کسی ایک کو بچا سکتے ہیں یہ فارم فل کر دیں، اور بلڈ کا ارینج کریں بلڈ بنک میں ان کے گروپ کی جسٹ دو بوتلیں موجود تھیں جو ہم پہلے ہی آپ لوگوں کو بنا بتائے مریض کو زندہ رکھنے کے لئے لگا چکے ہیں مگر اب مزید دو بوتلوں کی اشد ضرورت ہے وقت کم ہے"

ٹونز کا سن کر ہادی کا دل خوشی سے بھر گیا تھا مگر پھر اسے لمحہ ہی لگا تھا فیصلہ کرنے میں اور وہ بولا

"میری مسز کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ڈاکٹر۔۔۔اولاد میری قسمت میں ہوئی تو پھر مل جائے گی۔۔۔"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

ہادی نے فارم پر دستخط کرتے ہوئے کہا تھا

"اگر میں غلط نہیں تو آپ وہ ہی ہیں نا کل جن کی مسز کا آپریشن کر کے یوٹرس ریموو کیا گیا ہے بے بی کا زہر پھیل گیا تھا اور یوٹرس کو بھی نقصان ہوا؟؟؟"

ڈاکٹر نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا تھا

"جی۔۔۔۔۔"

ہادی نے آہستہ سے دکھی لہجے میں جواب دیا تھا

"آپ بہت اچھے انسان ہیں ہادی آپ کی دونوں بیویاں بہت خوش نصیب ہیں، چلیں آپ بلڈ کا ارینج کریں"

ڈاکٹر کہہ کر اندر چلی گئی تھی

شفیق صاحب اور پروین بیگم حیران پریشان ہادی کو دیکھ رہے تھے جنہوں نے اس کا دل جیت لیا تھا

"اب کیسی ہے ہانی بیٹی؟؟؟"

شفیق صاحب نے ہادی کو گلے لگا کر پوچھا تھا

"اپنی گود ہمیشہ کے لئے اجڑ جانے پر ایک لڑکی کیسی ہو سکتی ہے انکل بہت سٹرس میں ہے جیسے نیند سے

جاگتی ہے اس کو سنبھالنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔ڈاکٹر نے اسے ماں بننے سے منع کیا تھا مگر وہ نا مانی ۔۔۔ابھی۔۔۔پانچ ماہ ہی ہوئے تھے کہ۔۔۔۔۔یہ سب ہو گیا۔۔۔۔بہت کوشش کی ڈاکٹر نے کہ اتنا بڑا قدم نا اٹھانا پڑے مگر۔۔۔اگر وہ بچہ دانی نا نکالتے تو وہ مر جاتی اس زہر سے مستقل بیمار رہتی یا شاید مجھے مکمل اولاد بھی دے دیتی کبھی کیوں کہ دوائیوں کے لمبے عرصہ تک کے استعمال سے بھی وہ ٹھیک ہو جاتی مگر اس میں اس کی جان کا رسک اور شاید والی بات تھی ۔۔۔اور میں اولاد کی خاطر اسے اذیت میں نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔"

"میں خون کا بندوبست کرتا ہوں"

وہ چلا گیا تھا مگر شفیق صاحب اور پروین بیگم کو مشکل میں ڈال چکا تھا

ہادی اور رابی کا بلڈ گروپ میچ ہو چکا تھا ہادی نے رابی کو خون دیا تھا

"وہ سب کی دعائیں تھیں یا ہادی کی ہانی کے صحت کے معاملے میں کی گئی اعلیٰ ظرفی کا انعام۔۔۔رابی اور دونوں بچے اب خطرے سے باہر تھے اللہ نے ایک بیٹا اور ایک بیٹی سے ہادی کو نواز دیا تھا

ڈاکٹر خود نرس کے ساتھ دونوں بچے باہر لے کر آئی تھی جن کو دیکھ کر ہادی ادھر ہی سجدے میں گر گیا تھا

وہ بری طرح رو رہا تھا اسے دیکھ کر پروین بیگم اور شفیق صاحب بھی آبدیدہ ہوئے تھے

"میری مسز کیسی ہیں کیا میں ان کو دیکھ سکتا ہوں؟؟؟؟"

ہادی نے بچوں کو دیکھے بغیر اٹھ کر فوراً کہا تھا

"جی مگر وہ ابھی بیہوش ہیں آپ ان سے بات نہیں کر سکتے"

ہادی ان کے ساتھ اندر گیا تھا جہاں رابی بیہوش پڑی تھی ہادی نے اس کے ہاتھوں اور چہرے کو کافی دیر روتے ہوئے چوما تھا اب وہ باہر آیا تھا

بچوں کو باری باری نانانانی سے لے کر گود میں اٹھایا تھا

وہ اب بھی رو رہا تھا بچوں کو فلحال پیڈز کے پروفیسر ڈاکٹر کے پاس نرسری بھیج دیا گیا تھا

ہادی کو آج ماں کی یاد شدت سے آئی تھی وہ مسلسل رو رہا تھا وہ گاڑی میں جا کر مٹھائی لایا اور پورے ہسپتال میں بانٹتا گیا اس نے نچلے طبقے ہاتھ بھر بھر کے نوٹ دیے تھا وہ روتا رہا لوگ اس کی اس خوشی پر حیران تھے

رابی ہوش میں آچکی تھی اس نے اٹھتے ہی اپنی امی سے اس سے دو بچوں کی بات چھپانے پر شکایت کی تھی

"بیٹا بچیاں اکثر پہلی پہلی بار میں ویسے ہی گھبرا جایا کرتی ہیں بس اسی لئے۔۔۔ تم سے یہ بات چھپائی تا کہ تم نارمل رہو۔۔،"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"امی ہادی نہیں آئے؟؟؟"

"بیٹاوہ ادھر ہی تھا اسی نے تمہیں بروقت خون دے کر نئی زندگی دی ہے"

اس کے بعد پروین بیگم نے ہانی کے آپریشن والی پوری بات بھی اسے بتادی تھی جس پر اسے کافی دکھ ہوا تھا

اس پورے وقت میں رابی کو ایک بار بھی زوہیب کا خیال نہیں آیا تھا

وہ بدل گئی تھی۔۔۔۔نہیں ایسا نہیں تھا۔۔۔اسے اس کی اولاد نے بدل دیا تھا۔۔۔۔

ہم جس معاشرے اور مذہب سے تعلق رکھتے ہیں اس میں ایک عورت ایک وقت میں صرف کسی ایک مرد کی بیوی ہی ہو سکتی ہے۔۔محبت کے نام پر کسی غیر مرد کا تصور "زنا" کی حیثیت رکھتا ہے

۔۔۔۔

نکاح خوشی سے ہو یا نا ہو اس کے بعد کسی اور کا خیال بھی اس عورت پر حرام ہے۔۔۔۔

ایک بیٹی۔۔۔ایک بہن۔۔۔ایک لڑکی محبت کے نام پر جھنڈے گاڑ سکتی ہے۔۔۔۔مگر ایک بیوی۔۔۔ایسا کرے گی تو وہ اس کے دنیا و آخرت دونوں میں تباہی کا باعث بنے گی۔۔۔

ہم مسلمان عورتیں ہیں ہمیں محبت کے نام پر اپنے شوہر۔۔۔اپنے بچوں کے باپ سے بے وفائی نہیں سکھائی گئی۔۔۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

اکثر اولاد میاں بیوی کے بیچ کا خلاء پر کر کے شیطان جو کہ مختلف انسانوں اور رشتوں کی صورت ان کے درمیان جدائی ڈالنے آتا ہے اس کا راستہ بند ہو جاتا ہے۔۔۔

ہادی کے نکاح میں ہو کر زوہیب کو اظہار محبت کرنا۔۔اس کو سوچنا۔۔۔یہ سب محض شیطانی وسوسے تھے جن کا ایک مسلمان عورت کی شادی شدہ زندگی میں کوئی گنجائش نہیں۔۔۔۔

اولاد نے اس کا راستہ روک دیا تھا۔۔۔

سچ تو یہ ہے۔۔۔عورت۔۔۔۔۔کسی بھی مذہب سے ہو وہ بے وفا ہو سکتی ہے۔۔۔مگر ایک ماں۔۔۔۔۔سانپ کی بھی ہو تو وہ اپنی اولاد کی ڈھال بن جایا کرتی ہے۔۔۔وہ کبھی بے وفا نہیں ہوتی۔۔۔وہ اولاد کی خاطر خود کو دفن کر دیا کرتی ہے محبت تو بہت ثانوی سا جذبہ ہے۔۔۔۔

ایک عورت اپنے شوہر کو چھوڑ سکتی ہے اس سے نفرت کر سکتی ہے۔۔۔مگر ایک عورت اپنے بچوں کے باپ کو نا چھوڑتی ہے نا ہی اس سے نفرت کرتی ہے۔۔۔وہ پوری زندگی اس شخص کی باندی بن کر گزار دیتی ہے۔۔۔۔فقط اولاد کی خاطر۔۔۔۔کیوں کہ یہ سچ ہے۔۔۔۔شوہر کتنا بھی برا انسان ہو چور ہو ڈاکو ہو نشہ کرتا ہو وہ اولاد کو پھر بھی باپ کی حیثیت سے عزیز ہوتا ہے اور ان کا سائبان ہوتا ہے۔۔۔وہ سب کچھ ہو کر بھی اپنی اولاد کی چھت بن جایا کرتا ہے۔۔۔

کہتے ہیں نا درخت کسی کڑوے پھل کا بھی ہو تو اس کی چھاؤں پھر بھی میٹھی ہی ہوا کرتی ہے۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

وہ ایک ہی انسان شوہر کے روپ میں اس عورت کے لئے دو مطلب رکھتا ہے۔۔۔

ہادی ہانی کے پاس بیٹھا ہوا تھا وہ ابھی بھی سر گھٹنوں میں دے کر رو رہی تھی اور ہادی اسے محبت سے سمجھا رہا تھا

"ہادی میں۔۔۔۔ساری زندگی ایسے کیسے گزاروں گی ؟؟؟کوئی بھی مجھے ماں نہیں کہے گا۔۔۔۔"

"یااللہ۔۔۔۔۔۔۔"

وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی

"ہادی۔۔۔آپ نے رابی کو طلاق تو نہیں دی نا آپ اسے واپس لے آئیں یہ مجھے ضرور اس کی بد دعا لگی ہے۔۔۔میں نے اس سے ایک بیوی کا حق چھینا تھا۔۔۔اللہ نے مجھے اسی بات کی سزا دی ہے۔۔۔۔میں آپ کے ساتھ ہو کر بھی بنجر رہ گئی ہوں"

کسی نے ہانی کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا

"کس نے کہا تم بنجر رہو گی ؟؟؟"

"یہ ماں بولیں گے تمہیں ہانی۔۔۔"

رابی ویل چیئر پر پروین بیگم کے ساتھ ہانی کے کمرے میں آئی تھی دونوں بچے اس کی گود میں سو رہے تھے

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"ہادی یہ ہانی کی گود میں دے دیں"

ہادی نے دونوں بچے ہانی کی گود میں پکڑا دیے تھے ہانی نے پاگلوں کی طرح ان کو چوما تھا

"یہ کس کے بچے ہیں رابی ؟؟؟"

"یہ ہم تینوں کے بچے ہیں ہانی۔۔۔۔"

رابی آرام سے اٹھ کر اس کے پاس بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی تھی

"یہ آپ کے بچے ہیں ہادی کیا واقعی ؟؟؟"

وہ روتے ہوئے بولی تھی

ہادی نے اثبات میں سر ہلایا تھا

"یہ مجھے بھی ماں بولیں گے نا رابی ؟؟؟؟ تم سچ کہہ رہی ہو نا ؟؟؟؟"

وہ کرب اور خوشی کی انتہاء پر تھی

"جی بلکل۔۔۔۔ہم دونوں ان کی مماہیں"

"میں اکیلی ان دونوں کو نہیں سنبھال سکتی کیا تم دوست بن کر ان میں سے ایک کی ذمہ داری پکی پکی لے لو گی پلیز ہانی ؟؟؟؟ بیٹا لو گی یا بیٹی ؟؟؟"

رابی بہت خلوص سے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھ رہی تھی

"اللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیشک تو رحیم ہے۔۔۔کسی بھی بندے پر اس کی بساط سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔۔۔"

وہ دونوں ہاتھ دعا کے انداز میں جوڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی

ہادی نے رابی کو آہستہ سے ہاتھ پکڑ کر "شکریہ دوست" کہا تھا۔۔۔۔

اس طرح تین ویران دلوں نے ایک ہو خود کو آباد کر لیا تھا۔۔۔

۔*************

تین سال بعد۔۔۔۔

"رابی میں ارحہ اور ارحم کے ساتھ ہوں تم جاؤ ہادی کب سے بلا رہے ہیں تمہیں"

ہانی دونوں بچوں کا فیڈر بناتے ہوئے مزے سے چاٹ کھاتی رابی کو یہ تیسری بار کہہ چکی تھی

"اچھا جاتی ہوں بھئی رات میری ادھر ہی ہے آج جلدی کس بات کی ہے تمہیں ہانی سکون سے چاٹ کھانے دو مجھے۔۔۔ایک تو صبح سے شام کر دی چاٹ لا کر دینے میں۔۔۔"

"رابی تم آ رہی ہو کہ میں سو جاؤں ؟؟؟"

ہادی کا میسج رابی پڑھ کر رابی شرارت سے ہنسی تھی

"سو جایئں میں آج ہانی اور بچوں کے ساتھ سوؤں گی"

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

"اچھا تو میں بھی ادھر ہی سو جاتا ہوں پھر"

ہادی میسج پڑھ کر ادھر ہی آ گیا تھا اور بیڈ پر بچوں کے ساتھ ہی لیٹ گیا تھا

"اتنی مشکل سے سوئے تھے ہادی۔۔۔۔ چلو اب جاؤ بھی تم دونوں"

ہانی نے واقعی تنگ ہو کر کہا تھا جس پر وہ دونوں اٹھ گئے تھے۔۔۔

"آئی لو یو ہانی"

ہادی نے ہانی کو فلائنگ کس دے کر جاتے جاتے کہا تھا

"آئی لو یو بوتھ اف یو، اب نظر نہ آنا تم دونوں ادھر"

ہانی واپس بچوں کی طرف متوجہ ہوئی تھی

"جب میری باری ہوتی ہے مجھے شام سے ہی بھیج دیتی ہے مگر خود ادھر بیٹھی رہتی ہے یا اللہ کتنی اچھی دوست دی ہے مجھے۔۔۔۔"

وہ ان دونوں کو ھنستا مسکراتا جاتا دیکھ کر دل ہی دل میں رب کا شکر ادا کر رہی تھی۔۔۔

دوسری طرف زوہیب دوبارہ دبئی شفٹ ہو گیا تھا جہاں ایک انڈین مسلمان لڑکی سے وہ شادی بھی کر چکا تھا۔۔۔

https://classicurdumaterial.com/
For More Novels Please Visit Our Website
For Audio Books Visit Our YouTube Channel
Classic Urdu Novels

رابی کی ہادی کے پاس مستقل واپسی کے وقت وہ اسے وہ سب کہہ دینا چاہتا تھا جو وہ ہمیشہ سے سننا چاہتی تھی مگر اس نے اس کو اس بات کا موقع ہی نہیں دیا تھا۔۔۔

وہ صحیح معنوں میں اس دن اسے چھوڑ کر گئی تھی۔۔

وہ جاتے ہوئے پروین بیگم کو یہی کہہ کر گیا تھا کہ اب وہ کبھی پاکستان نہیں آئے گا۔۔

ایک بزدل انسان ایک ویران زندگی ہی ڈیزرو کرتا ہے جو وہ اب جی رہا تھا۔۔۔۔۔

ختم شد